ماشاء الله لا قوة الا بالله
این رساله هدایت مقاله بمسائل عجیبه و فوائد غریبه مملو است
حسب استدعاء و اجازت حاجی محمد یعقوب صاحب مہتمم کمیٹی تجارت
در مطبع نامی فاروقی ... مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لایق حمد وہی خالق کون و مکان ہی کہ جسکی کُنہ صفات کے دریافت مین عقل تمام عقلای
زمان کی حیران و سرگردان ہی اور قابل نعت وہی سرور عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و
آلہ واصحابہ وسلم ہین جنکی شریعت غرا مین ہزارہا مسائل مالاینحل سہل و رحل ہوتی ہین اور
صدہا مشکلات آسان اور سہل الحمد للہ الذی اراد بنا الیسر والصلوۃ والسلام علی سیدنا
اما بعد عاصی سراپا معاصی سید ابراہیم حسینی غفر اللہ لہ ولوالدیہ خدمت یاران دینی بھائیون
کی عرض کرتا ہی کہ اندنون جو سنہ بارہ سو اٹھاسی ہجری مقدسہ ہی بعض احباب ذو اسبات
کی تحریک کی کہ رسالہ خیرۃ الفقہ جو زبان فارسی مین ہی اور جسسے اردو خوان محروم
ہین اگر اردوی عام فہم مین ترجمہ ہو تو ہر ایک کے لیے مفید ہوگا علی الخصوص جو لوگ
فارسی زبان سے محض ناواقف ہین بہرہ مند ہونگے نظر برین مین نے باوجود اپنی
بے استعدادی کے کمر ہمت چست باندھی اور اقل مدت مین ترجمہ لکھا عما سبان انش

کی خدمت مین گزارش ہی کہ جہان کہین ترجمہ مین غلطی نظر آوی بفحوای کلام صدق بیان
اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ عاصی کو معاف رکھکر صحت فرمائین اور
دعای خیر سے یاد کرین **سوال** اگر کوئی مستے پوچھے کہ کسینے صبح صادق کو جنابت کا
غسل کیا اور پانچ وقت کی نمازین اوسی طہارت سی پڑھین تو اوسکی صبح کی نماز فاسد ہوگئی
اور باقی نمازین درست ہین صورت اس مسئلہ کی کسطرح ہی **جواب** کہو وہ شخص وضو مین
غرغرہ بھول گیا تھا جب آفتاب طلوع ہوا اوسنے پانی پیا بعد اوسکی ظہر کی نماز اور دوسری
نمازین اوسی وضو سے اُن اُن کے وقت پر اداکین اوسکی صبح کی نماز فاسد ہے اور باقی
نمازین جائز ہوگئین کیونکہ پانی پینا قائم مقام غرغرہ کے ہوگیا **سوال** اگر تمسی کوئی پوچھے
کہ کسی نے اپنی بیوی سے مجامعت کی صبح صادق کو جب صبح کی نماز کا وقت ہوا
اوسنے وضو کرکے نماز پڑھلی صورت اس مسئلہ کی کس طرح ہی **جواب** کہو وہ شخص
کافر تھا رات کو اوسنے اپنی بیوی سے مباشرت کی غسل کرنیکے پہلے مسلمان ہوگیا اور جب
صبح کی نماز کا وقت ہوا تو وضو کرکے نماز پڑھی پس نماز اوسکی درست ہی کیونکہ جنابت کا
غسل اوسپر فرض نہین تھا **سوال** اگر کوئی تمسے پوچھے کہ ایک شخص جنگل مین نماز پڑھ
رہا تھا اس اثنا مین دوسرا ایک مرد کہین سے آکر اوسکے بازو پر کھڑا رہا ۔ وہ شخص نماز
سے فارغ ہو لیکن جواز وفساد نماز کا اوس مرد کے اختیار مین ہے اگر چاہے نماز اوسکی درست
رکھے یا چاہے باطل کرے صورت اس مسئلہ کی کیونکر ہی **جواب** کہو وہ شخص جو جنگل مین تھا
اوسکو پانی نہین ملا تھا اوس سے وضو کرے آخر تیمم سے نماز پڑھ رہا تھا کہ اسی مین ایک
مرد آکر اسکے بازو پر کھڑا ہوا جسکے پاس ایک چھاگل پانی سے بھری ہوئی تھی شریعت مین
اس طرح سے ہی کہ اگر کوئی تیمم سے نماز پڑھ رہا ہو دوسرا ایک شخص نمازی پانی لیے ہوئے

آپہونچے اور اوسکی بازو پکڑا ہے تو نماز سے فارغ ہونیکے بعد اوس شخص سے پانی مانگنا چاہئے
اگر وہ پانی نہ دیوے تو نماز درست ہی اگر دیوے تو نماز باطل کیونکہ نماز مین پانیکا موجود ہونا
تیمم کو باطل کرتا ہے پس نماز جائز ہونی یا نہونی اوس شخص کی اختیار مین ہے اگر چاہئے
باطل کرے یا چاہیے درست رکھے **سوال** اگر تمسے پوچھے کہ ایک غلام اور اوسکا مالک
کہین راستے پر جاتے تھے اثنائے راہ مین غلام آزاد ہوکر مالک ہوگیا اور مالک اوسکا
غلام بنگیا صورت اس مسئلہ کی کس طرح ہی **جواب** کہو مالک کافر حربی تھا اور اوسنے
مسلمان غلام کو دار حرب مین خریدا تھا اگر وہ حربی اوس غلام کو لیے ہوئے بغیر امان
کے دار اسلام مین نکل آوے تو جو شخص اوسپر غالب ہو وہ نزدیک ابو حنیفہ کوفی کے
مالک ہوجاتا ہی مگر نزدیک صاحبین کے غلام تو مالک نہین ہوسکتا لیکن حر ہوجاتا ہے
مثلاً کوئی حربی دار حرب سے امان چاہکر دار اسلام مین نکل آیا اور بازار مین جاکر
ایک غلام خریدا تو شریعت مین اوسپر یہ حکم ہے کہ جو حربی امان چاہکر کسی مصلحت
سے دار اسلام مین نکل آوے اوسپر کوئی شخص ظلم و جبر نہ کرے مگر جب وہ شہر
سے باہر نکلے اور جو شخص اوسپر غالب ہووے وہ اوسکو پکڑ لیوے اور مالک بنجاوے
اسی طرح جب یہ غلام شہر سے باہر آیا حر ہوگیا اور اوس حربی کا مالک بنگیا **سوال**
اگر تمسے پوچھے کہ ہر ایک نجاست تو پانی مین دہونے سے پاک ہوتی ہے لیکن وہ
کون سی نجاست ہے جو بغیر پانی کے پاک ہوتی ہے **جواب** کہو وہ شراب اور
مردار کا چمڑا ہے کیونکہ شراب مین نمک ڈالنے سے سرکہ ہوجاتا ہے پس سرکہ تو پاک
ہے اور مردار کا چمڑا دباغت سے پاک ہوتا ہے **سوال** اگر تمسے پوچھے جو دو مرد
ایک بستر پر سوے تھے جب جاگ اوٹھے بستر پر منی پڑی ہوئی دیکھی اور ہر دو احتلام

سے انکار کرتے ہین اب غسل کسپر واجب ہی اور یہ مسئلہ کسطرح ہی **جواب** کہو اسمین علما کا
اختلاف ہی کہتے ہین کہ اگر منی بستر پر لمبی پڑی ہی تو مرد پر غسل واجب ہی اگر پھیل کر گول پڑی
ہے تو عورت پر غسل واجب ہی یا اگر سفید ہی مرد پر غسل واجب ہی اور اگر زرد ہے تو عورت
پر واجب ہی مگر اولے یہ ہی کہ احتیاط کے لیے ہر دو غسل کرین **سوال** اگر تم سے
پوچھے کہ ایک شخص جنابت والا مسجد مین گیا اور پاک ہوکر باہر نکل آیا یہ کیونکہ ہوگا
جواب کہو اوس جنابت والے شخص نے غسل کیا تھا مگر غسل مین غرغرہ
بھول گیا شریعت مین جنابت والے پر غرغرہ فرض ہے وہ شخص مسجد کے
اندر گیا اور غرغرہ کرکے پانی پیا پاک ہوکر باہر آیا **سوال** اگر تجسے پوچھے کہ ایک
مرد دو رکعت نماز پڑھنے لگا اور اون دو رکعت مین بیس سجدے کیے یہ کیونکر ہے
جواب کہو وہ مرد خاتم قرآن ہی یعنی دو رکعت مین تمام قرآن مجید ختم کیا ہی پس چودہ
سجدے تلاوت کے ہین اور چار سجدے نماز کے اور دو سجدے سہو کے **سوال**
اگر تجسے پوچھے کہ ایک مرد نصاب کامل رکھتا ہے زکوۃ دینا اوسپر واجب ہے
اور ساتھ اوسکے وہ فقیر ہے صدقہ لینا اوسکو جایز ہے یہ کیونکر ہوگا **جواب**
کہو وہ ایک شخص ہے جسکے پاس پانچ اونٹ ہین مگر قیمت اونٹون کی دوسو درم
شرعی نہین ہے پس اوسکو غنی نہ بولین گے اسلیے صدقہ لینا اوسکو جایز ہی اگرچہ
اونٹون کے لیے زکوۃ دینا اوسپر واجب ہوا ہے **سوال** اگر تجسے پوچھے کہ ایک شخص
کسی مسجد مین ایک جماعت کی امامت کررہا تھا اوس درمیان مین اور ایک مرد آیا اور موڑ پر
کوڑا مارا نماز تمام کی فاسد ہوگئی یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ شخص وضو مین مسح
موزہ بھول گیا اور اسیطرح امامت کررہا تھا جب اوس مرد نے اپنے موزہ پر کوڑا

نماز مین بیٹھ رہا وسکو یاد آگیا نماز تمام کی فاسد ہو گئی کیونکہ سجدہ سہو اوسپر فرض تھا جب نماز
امام کی فاسد ہوئی تو مقتدیون کی بھی فاسد ہوئی **سوال** اگر کوئی پوچھے کہ ایک مسافر کی
جماعت نے ایک مسافر کے ساتھ اقتدا کی تھی ایک نے ان مقتدیون مین سے اقامت کی نیت
کرلی نماز تمام کی فاسد ہو گئی یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ امام غلام تھا اوسکے مالک نے
نماز مین اقامت کی نیت کرلی غلام کو اس حال سے فہم نہین تھا اوسنے نماز قصر ادا کی اور
سلام کہا پس نماز سبھونکی فاسد ہو گئی کیونکہ اوسپر نماز قصر واجب تھی بسبب اقامت
مالک کے امام پر اور بسبب تابعداری امام کے مقتدیون پر **سوال** اگر کوئی پوچھے کہ
ایک امام اور ایک موذّن اور جماعت والے مسجد مین نماز پڑھ رہے تھے اس بیچ مین
ایک مرد اوس مسجد مین پہونچا اوسکے آتے ہی امام اور موذّن کی عورتین انپر حرام ہو گئینا
اور جماعت والون پر سیاست واجب ہوئی اور وہ شخص مسجد کو خراب کرنیکا اختیار رکھتا ہے
یہ کیونکر ہے **جواب** کہو ایک شخص کی دو عورتین تھین وہ کہین سفر مین گیا جب اسکو
سفر مین عرصہ دراز گذرا اوسکی عورتون نے چاہا کہ دوسرے شخص سے نکاح کرلیوین حیلہ
کیا اور قاضی سے موافقت کرلی کہ ایک مدت سے ہمارا شوہر سفر مین گیا ہے ان دنون وہ
وہان مرگیا ہمکو اجازت ہو تو اس قید سے چھوٹ جائین اور دوسرا شوہر کر لین
— قاضی نے اونکے شوہر کے مرنے پر گواہی چاہی اونھین دو شخصون نے جو جماعت
والے ہین قاضی کے روبرو جھوٹی گواہی دی تھی کہ ہمکو معلوم ہے کہ شوہر ان عورتون
کا سفر مین مرگیا ہے قاضی نے انکی گواہی کے اعتبار پر اونکو اجازت دے دی تو
ایک نے امام سے نکاح کرلیا دوسری نے موذّن سے اور ان ہر دو نے اُس
کے گھر کی مسجد بنائی تھی ایک روز وہی امام اور موذّن اوسی مسجد مین —

نماز پڑھ رہے تھے اور وہی دو جھوٹے گواہ مقتدی بنے تھے اوس وقت وہ شخص
سفر سے لوٹ آیا کیونکہ وہ زندہ تھا اور اوسکی عورتین ادسی کی ہوگئین امام و
موذن پر حرام ہوئین اور اون دو جماعت والون پر جنھون نے جھوٹی گواہی
دی تھی سیاست واجب ہوئی اور گھر جسکی مسجد بنا رکھی تھی اوس کی ملک سے تھا شرعا
شخص مسجد کو خراب کر کے پھر گھر بنا سکتا ہے **سوال** اگر تسے پوچھے کہ ایک مرد
جسکو نہ وضو ہے نہ تیمم نماز مین یہ کیونکر ہوگا **جواب** کہو وہ ایک شخص ہے جسکو عین نماز
مین حدث ہوگیا اور وہ واسطے وضو کے باہر آیا ہے پس گویا وہ نماز مین ہے جب تک
کہ اوس سے کوئی کام نماز توڑنے والا جیسا ہنسنا بات کرنا وغیرہ صادر نہو **سوال**
اگر تسے پوچھے کہ وضو کرنے والے کے اعضا مین وہ کون عضو ہے جو کبھی
اوسکا دھونا فرض ہے اور کبھی نہین **جواب** کہو وہ دو عضو ہین ایک ٹھوڑی
اور دو رخسارے کیونکہ داڑھی نکلنے کے پہلے اون اعضا کا دھونا وضو کرنیوالے پر فرض
تھا سو داڑھی نکلنے کے بعد دھونا اوسکا بسبب تکلیف کے فرض نہین ہے **سوال** ایک مرد نے
نماز مغرب مین تین رکعت کے بیچ نو بار تشہد پڑھا یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ مرد مسبوق
ہے امام کے ساتھ دوسری رکعت مین رکوع سے سر اوٹھانے کے بعد ملا اور برابر اوسکے
تشہد اولے مین تشہد پڑھا پس ایک تشہد ہوا بعد اسکے جو امام کی ایک رکعت باقی تھی
برابر اوسکے پڑھا دو تشہد ہوئے اوسکے بعد امام سے کچھ سہو ہوئی تھی اوسنے سجدہ سہو ادا
کیا اور تشہد پڑھا اوسنے بھی امام کی متابعت کر کے تشہد پڑھا تین تشہد ہوئے پھر امام کو یاد
آیا کہ سجدہ تلاوت جو نماز مین واجب تھا فراموش ہوگیا ہے اوسنے سجدہ کیا اور تشہد پڑھا اوسنے بھی ہمراہ
اوسکے چوتھی بار تشہد پڑھا اور امام نے بسبب اوسکے سجدہ سہو ادا کیا اور تشہد پڑھا اوسنے

متابعت کی اور پانچوین بار تشہد پڑھا امام نے سلام کہا اور نماز سے فارغ ہوا اور یہ
شخص واسطے ادائے قضا اون دو رکعت کے جو پہلے اس سے چھوٹ گئی تھین
اوٹھا اور ایک رکعت ادا کر کے چھٹے مرتبے تشہد پڑھا اور اوسکے بعد تیسری رکعت
پڑھکر ساتوین بار تشہد پڑھا اور اون دو رکعت مین جو سجدۂ سہو لازم ہو گیا تھا ادا
کر کے آٹھوین بار تشہد پڑھا اور سجدۂ تلاوت ادا کر کے نوین بار تشہد پڑھا **سوال**
اگر تمسے پوچھے کہ ایک مرد نے صبح کی دو رکعت نماز شروع کی اور اون دو رکعت مین
سات سجدے کیے یہ کیونکر **جواب** کہو وہ مسبوق ہے جو دوسری رکعت مین امام کے
رکوع سے سر اوٹھانیکے بعد ملا ہے اوسوقت امام کو حدث ہو گیا اور اوسی مسبوق کو خلیفہ کیا
دو سجدے جو امام نے رکعت دوم مین چھوڑ دیے تھے ادا کیے اور ایک سجدہ
جو امام رکعت اول مین بھول گیا تھا ادا کیا بعد تشہد پڑھا اور مقتدی کو لئے سلام
کہا اور آپ واسطے ادا کرنے اون دو رکعت کے جو اوس سے اول فوت ہو گئی تھین
اوٹھا اور چار سجدے کیے پہلے اوسنے تین ۳ سجدے کیے تھے کل سات سجدے
ہوئے **سوال** اگر تمسے پوچھے کہ وضو کرنے والے کا کونسا عضو ہے جو نہ اوسکا
دھونا جائز ہے نہ مسح اور یہ کیونکر ہے **جواب** کہو مسح کیا ہوا پیر ہے جو مسح کی مدت کے
اندر اوسپر سے موزہ نکال دیا گیا ہے کیونکہ اگر ایک پیر دھوے اور دوسرے پیر پر مسح
کرے تو دھونا اور مسح کرنا ہر دو حاصل ہوتے ہین یہ تو درست نہین اور نہ اوس
مسح اول پر ہی اکتفا کرنا درست ہے کیونکہ اوسنے مدت مسح کے اندر پاؤن سے موزہ
نکال دیا اب اوسپر واجب ہے کہ دوسرے پاؤن سے بھی موزہ نکالے اور ہر دو
پیر دھووے **سوال** اگر تمسے پوچھے کہ ایک مرد کے پاس پانچ عورتین

بیٹھی تھین کسی نے اوس سے پوچھا کہ یہ عورتین کون ہین اوسنے جواب دیا ایک میری بیوی ہے اور دو بہنین اور دو باندیان اور حالانکہ یہ پانچون عورتین آپس مین بہنین ہین یہ کیونکر ہین **جواب** کہو ایک مرد نے ایک باندی تین بیٹیون کے ساتھ خریدی تھی اونمین سے ایک آزاد بیٹی کر کے اوسکا اپنے فرزند کے ساتھ نکاح کر دیا اور آپ اس باندی کو اپنے تصرف مین لایا اوس سے دو بیٹیان پیدا ہوئین بعدہٗ وہ مر گیا اس صورت مین وہ دو لڑکیان جو باپ سے پیدا ہوئین اوسکی دو بہنین ہوئین اور ایک دختر تو پہلے سے اوسکی بیوی ہے اور دوسری دو بیٹیان جو باپ کے ملک سے تھین از روے میراث پدری جو اوسکو ملین اوسکی باندیان ہوئین یہ پانچون جو ایک عورت سے پیدا ہوئین ہین اونمین سے ایک اوسکی بیوی ہے دو بہنین اور دو باندیان اور حالانکہ وہ سب آپس مین بہنین ہین **سوال** اگر تمسے پوچھے کہ ایک مرد کے پاس تین عورتین تھین ایک بیوی ایک بیٹی ایک باندی اتفاقاً کسی روز ایک عورت کو بالاخانہ پر دیکھا بفور اسکے کہا کہ اگر وہ میری بیوی ہے اوسکو طلاق دونگا اگر وہ باندی ہے اوسکو آزاد کرونگا اگر بیٹی ہے اوسکو چند تھپیان مارونگا اسپر اوسنے قسم کھائی اور زبان سے بھی کہا غرض جب گھر مین آیا اور پوچھا کہ تمسے کون بالاخانہ پر تھی ہر ایک کہنے لگی کہ مین ہی تھی اب وہ مرد کس عورت کے قول کا اعتبار کرے اور یہ کیونکر ہے **جواب** کہو قول دختر کا معتبر ہے اور اوسکو تھپیان مارنا واجب ہے کیونکہ دوسری عورتون کے قول مین جھوٹ کا گمان ہے باندی نے واسطے آزادی کے کہا ہوگا اور زوجہ نے طلاق لیکر شوہر سے خلاصی پانیکے لیے کہا ہو مگر دختر کے قول مین کسی جھوٹ کا گمان نہین **سوال** اگر تمسے پوچھے کہ دو حاملہ عورتون کو کسی تاریک مکان مین ایک ہی وقت

دو بچے پیدا ہوئے ایک نے لڑکی بر ... ے نے لڑکا اور ہر ایک اسنے کہنے لگی کہ
لڑکا میرا ہے تو جب قاضی کے روبرو جاوین ... ہ اسطرح فیصلہ کرے **جواب**
کہو دو چھوٹی چھوٹی شیشیان ایک وزن کی سے لے آوین اور ... مین ہر دو عورتون
کا دودھ بھرے اور تولے جس دودھ کا وزن زیادہ ہے لڑکا اوسیکو ہے

سوال اگر تجسے پوچھے کہ ایک لڑکا حلال زادہ کہتا ہے کہ اول مرتبہ جب میری ما
میرے باپ کے نکاح مین آئی مین نے اول خطبہ نکاح کا پڑھا تھا یہ کیونکر ہے
جواب کہو ایک مرد کو اپنی باندی سے لڑکا پیدا ہوا تھا بعدہ اوسنے باندی کو آزاد
کر دیا اور جب لڑکا بڑا ہوا وہ شخص وہی باندی اپنے نکاح مین لایا اور نکاح کا خطبہ
اوسی لڑکے نے پڑھا **سوال** اگر تجسے پوچھے کہ کسی مرد نے کسی عورت کے ساتھ
دس درم مہر سے نکاح صحیح شرعی کیا اور سفر کو چلا گیا اوس عورت نے خط لکھا کہ مین نے
دوسرے ایک مرد کے ساتھ نکاح کر لیا ہے اور بے خرچ ہون مجھے جلد خرچ روانہ کر یہ کیونکر ہے
جواب کہو وہ مرد اوس عورت کے باپ کا غلام تھا جب باپ اوسکا مر گیا وہ
غلام میراث پدری مین آیا اور اوس عورت کا مملوک ہو گیا جو نکاح ان ہر دو مین تھا
فاسد ہوا اوس عورت نے مدت عدت گذرنے کے بعد دوسرے مرد کے ساتھ نکاح
کر لیا اسلیئے وہ غلام جو سفر مین تھا اوسکو خط لکھا کہ جلد خرچ روانہ کر **سوال** اگر مرد
گھر سے باہر آیا اور بازار مین گیا تھوڑا وقت بازار کے بیچ سودے سلف مین مشغول
تھا اور پھر گھر آ گیا کیا دیکھتا ہے کہ بیوی نے دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کر لیا اور
اوسکے ساتھ رنگ لیان منا رہی ہے یہ کیونکر ہے **جواب** کہو اوس شخص نے
طلاق اپنی عورت کا ایک شرط کے ساتھ مقرر کیا تھا کہ اگر تو زید کے ساتھ

ساتھ بات چیت کرے گی اور نہ اوس کو [illegible] گھر سے باہر نکلے گی تو تجھکو تین طلاق ہین اوس عورت نے زید کے [illegible] بات کی اور بحکم اوسکے گھر سے باہر آئی پس تین طلاق ثابت ہو گئی اور [illegible] ہی اوسیوقت وضع حمل بھی ہو گیا عدت بسبب وضع حمل [illegible] جاری اوسنے دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کر لیا اور ذوق اور تنعم مین مشغول ہوئی

سوال ایک عورت اکیلی سر راہ پر بیٹھی تھی ایک مرد نے اوس سے پوچھا کہ یہان کیون بیٹھی ہے اوسنے جواب دیا چاہتی ہون کہ مین اپنے تئین کسی مرد کے ساتھ نکاح مین دون اوس شخص نے کہا تو اپنے تئین میرے نکاح مین دے اوسنے جواب دیا کہ دیدیا وہ شخص اوسکے پاس بیٹھ رہا ایسے مین دوسرا ایک مرد اودھر سے نکلا اور پوچھا کہ یہان کیون بیٹھی ہے اوسنے جواب دیا کہ چاہتی ہون اپنے تئین کسی مرد کی نکاح مین دون اوس نے کہا کہ میرے نکاح مین دے اوسنے جواب دیا کہ دیدیا اوسکے بعد اور ایک مرد آیا اور یہی سوال و جواب ہوا بعدہ تینون شخص لڑتے ہوے قاضی کے پاس گئے اور صورت حال جیسا کہ گذری تھی بیان کی قاضی نے تیسرے شخص کے جواز نکاح کا حکم دیا اور اوسکو عورت دلوادی یہ کیونکر ہے جواب کہو وہ نکاح اول بغیر گواہ کے تھا کیونکہ بغیر گواہ کے نکاح باطل ہے اور اسیطرح نکاح دوم بھی لیکن تیسرا نکاح جائز ہے کیونکہ یہی دو شخص جو وہان بیٹھے تھے گواہ ہو گئے پس نکاح ان ہر دو کا فاسد ہے اور تیسرے کا جائز سوال ایک مرد نے مان اور دو بہنون کا نکاح ہزار درم مہر سے کسی شخص کے ساتھ ایک ہی وقت کر دیا اور نکاح ہر تینون کا جائز ہے یہ کیونکر ہوگا جواب کہو وہ تین عورتین آپس مین بیگانی ہین پس اجتماع کرنا ایک نکاح مین درست ہے صورت اس مسئلہ کی اس طرح ہے کہ ایک باندی دو شخصون کے حصہ مین تھی اوس باندی کے

ایک لڑکا پیدا ہوا اور ہر دو نے دعوی شرکت کا کیا اور ہر دو شریک ثابت ہوئے
اور ہر دو شخص اوس لڑکے کے دو باپ ہوئے اور ان ہر دو باپ کو دوسری بیبیون
سے ہر دو کو ایک ایک بیٹی تھی پس وہ لڑکا بعد وفات اپنے ہر دو باپ کے اپنی ان
اور ہر دو پدری دخترون کو جو اوسکی بہنین ہوتی ہین ایک مرد کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے
کیونکہ درمیان اونھون کے کچھ قرابت نہین ہی **سوال** ایک مرد کی دو عورتین تھین
ایک نے ان دو عورتون سے کسی بچہ کو دودھ پلایا تو دوسری بیوی اوس مرد پر حرام ہو گئی
یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ دوسری عورت جو اوسپر حرام ہوئی ایک شخص کی باندی تھی اور
وہ نکاح مین اوس بچے کے تھی جب اوسکے مالک نے اوسکو آزاد کیا وہ اپنے نفس کی
مالک ہوئی نکاح اوس سے ساقط ہو گیا اور بعد گذرنے مدت عدت کے ایک دوسرا شوہر
کر لیا اور اوس دوسرے شوہر کی اور ایک بیوی تھی اوس عورت نے اوس بچہ کو دودھ پلایا پس وہ
دوسری بیوی جو پہلے اسکے اوس بچہ کی بیوی تھی اوس مرد پر حرام ہو گئی کیونکہ وہ بچہ رضاعی
بیٹا اوس شخص کا ہوتا ہے رضاعی بیٹے کی جورو حلال نہین جسطرح اپنے خاص بیٹے کی جورو حلال
نہین ہے **سوال** ایک مرد نے اپنی دو بہنون کو ایک شخص کے ساتھ ہزار درم مہر سے نکاح
کر دیا نکاح ہر دو کا درست ہے یہ کیونکر ہوگا **جواب** کہو وہ ہر دو عورتین آپس مین بیگانی
ہین پس اجتماع کرنا اونھون کا ایک نکاح مین درست ہے صورت اس مسئلہ کی اس طرح ہے
کہ ایک شخص نے کسی عورت کے ساتھ دس درم مہر سے نکاح کر لیا اور اوس سے
ایک لڑکا پیدا ہوا اور اوس عورت کی دوسرے شوہر سے ایک بیٹی بھی
تھی اور اوس مرد کی بھی دوسری بیوی سے ایک بیٹی تھی غرض وہ شخص مر گیا
اوسکے بیٹے نے ہر دو بہنون کو جو اون مین ایک پہلے باپ سے تھی اور ایک

بیہلی مان کے بطن سے تھی ہزار درم مہر سے کسی شخص کے ساتھ نکاح کردیا کیونکہ درمیان اونھون کے کچھ قرابت نہین **سوال** ایک مرد نے اپنے باپکو بیع صحیح وشرعی سے ہزار درم کو فروخت کیا اور وہ مبلغ خاص اپنے اور اپنے عیال پر خرچ کیا یہ کیونکر ہے **جواب** کہو اوسکا باپ کسی ایک شخص کا غلام تھا اوس غلام نے باجازت اپنے مالک کے کسی حرّہ عورت سے نکاح کیا اوس سے ایک فرزند پیدا ہوا اور وہ لڑکا بالغ ہوا آخر اوسکی مان نے وفات پائی اوسکے بیٹے نے مالک پر اپنی مان کی مہر کا دعوے کیا مالک نے واسطے فروخت اوس غلام کے اوس لڑکے کو وکیل کیا اور لڑکے نے اپنے باپ کے مالک کے حکم وکالت سے اپنے باپ کو فروخت کیا اور روپیہ اوسکی قیمت کے اپنے مان کے مہر مین حاصل کرکے اپنے تصرف مین لایا **سوال** ایک بچہ ہے جسکے مان باپ غلام ہین اور وہ خود آزاد بغیر اعتاق کے یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ ایک بچہ ہے جسکا باپ حکم سے مالک کے اپنے باپ کی باندی کو اپنے نکاح مین لایا تھا اور باپ اوسکا حر ہے اون سے ایک لڑکا پیدا ہوا پس وہ آزاد ہے کیونکہ بیٹا اوسکا حر تھا **سوال** ایک مرد نے کسی عورت سے بغیر نکاح کے صحبت کی اوس عورت نے دعوے مہر کا کیا اور مسلمانون کے حاکم کے پاس فریادرس ہوئی بعد ثبوت دعوے کے اوسپر مہر واجب ہوا عدت لازم آئی نسب ثابت ہوا یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ موطوءہ ہے شبہہ سے نکاح کی صورت اس مسئلہ کی اس طرح ہے کہ ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ دس درم مہر سے نکاح کیا جب وقت خلوت کا ہوا اوس عورت کے لوگون نے غلطی سے اور ایک عورت بھیجدی اور کہا کہ یہ عورت تیری ہے اور اوس شخص کو اس حال سے خبر نہین تھی رات بھر ہر دو ہم بستر رہے جب صبح ہوئی

اوس عورت نے دعویٰ مہر کا کیا اور آگے مسلمانون کے حاکم کے فریاد لیگئے تا کہ بعد
ثبوت کے اوسپر حکم کرے سوال کسی شخص نے اپنی عورتون سے کہا کہ جسکو تم مین
سے اتنا نہ معلوم ہو کہ رات دن کی رکعت نماز فرض ہی تو اوسکو مین نے طلاق دی پس ایکنے
نے کہا بیس دوسری نے کہا سترہ تیسری نے کہا پندرہ چوتھی نے کہا گیارہ رکعت اب کہو سے
کون کون عورتین طلاق سے بچین جواب چارون عورتین بچین اوسوقت بچنے کے
یہ ہے کہ جسنے بیس کہا وتر کو ملایا اور جسنے سترہ کہا ٹھیک کہا اور جسنے پندرہ کہا جمعہ کے روز کی
نماز سے مراد لیا اور جسنے گیارہ کہا اوسنے سفر کی نماز سے مراد لیا سوال ایک عورت نے ایک
ہی دن ایک نکاح مین دو مردون کے ساتھ بیاہ کر لیا نکاح ایک کا درست ہی اور دوسرے کا فاسد
کیونکر ہی جواب کہ وہ مرد جسکا نکاح فاسد ہی چار عورتین رکھتا تھا اور پانچوین یہ عورت تھی جو
جائز نہین پس نکاح اوسکا فاسد ہی دوسرے کا جائز سوال ایک عورت ہی کہ مہر اوسکا ایکدوسرے پر
واجب ہی اور حالانکہ درمیان اوس عورت اور مرد کے نکاح نہین ہی یہ کیونکر ہی جواب کہ
اوس عورت کے شوہر نے اوس مرد کو اپنے نکاح مین وکیل مقرر کیا تھا اوسنے وکالت
اوس عورت کا نکاح کر دیا اور ضامن اوسکے مہر کا ہوا اب اوسپر ضمانت ذمہ داری مہر کی اوسپر
واجب ہوئی اگرچہ اونکے درمیان نکاح نہین ہوا ہی واللہ اعلم بالصواب سوال ایک عورت نے
اپنے شوہر کی ہمیانی سے ایکدم اوٹھا لیا اور قصاب کے پاس بھیجدیا اوسنے گوشت وزن
کر کے دیدیا اور وہ درم درمیان بہت سے درمون کے اپنی ہمیانی مین ڈالدیا بعد اوسکے جب شوہر نے یہ
بات سنی اور کہا کہ اگر اسیطرح وہ درم آج مجھے لا کر نہ دیوے تو تجھکو تین طلاق ہین وہ قصاب کے
پاس گئی اور وہ درم مانگا اوسنے کہا کہ مین نے اوسکو درمیان درمون کے ہمیانی مین ڈالدیا ہے معلوم
نہین وہ کونسا درم ہی اوسکو لیوے اب کیا حیلہ چاہیے جواب کہ اوس صورت مین یہی حیلہ ہی کہ ہمیانی

تیرے ساتھ جماعت نکروں تو تجھکو تین طلاق ہین حیلہ اوسکا کیونکر ہی **جواب** کہو اسکا حیلہ
یہ ہی کہ گھر کی چھت مین سوراخ کرے اور نوک نیزہ کی اوس سے باہر نکالے اور اوسپر عورت
کے ساتھ مباشرت کرے تا گنہگار نہو **سوال** ایک شخص کے پاس ایک غلام ہی اوسنے
قسم کھائی کہ اس غلام کو نہ بیچونگا اور نہ آزاد کرونگا بعد اسکے چاہتا ہے کہ فروخت کرے
حیلہ اسکا کیونکر ہی **جواب** کہو حیلہ اس صورت مین یہ ہے کہ آدھی قیمت اوس غلام کی بخشدیوے
اور آدھی فروخت کردیوے تا گنہگار نہو **سوال** ایک مردنے ماہ رمضان مین قسم کھائی کہ شام کا
کھانا نکھاؤنگا بعد افطار کا وقت ہوا اب کسطرح کھاوے ہی حیلہ اسکا کیونکر ہی **جواب**
کہو حیلہ اسکا یہ ہی کہ بعد آدھی رات کے کھاوے کیونکہ اوس کھانیکو شام کا کھانا نہین کہتے
بلکہ سحری بولینگے اسیطرح اگر کسی نے کہا کہ صبح کا کھانا نہ کھاونگا اس صورت مین چاہئے
کہ بعد دوپہر کے کھاوے تا گنہگار نہو **سوال** ایک مردنے وفات پائی اور چار عورتین
چھوڑ گیا ایک اونمین ترکہ مین مہر اور میراث لیگئی دوسری نے مہر پایا نہ میراث تیسری کو مہر ملا
اور وہ میراث سے محروم رہی چوتھی نے میراث پائی مگر مہر سے محروم رہی یہ کیونکر ہی **جواب** عورت
جو ترکہ مین مہر اور میراث سے محروم رہی باندی ہی کہ اوسکے صاحب نے نکاح کردیا تھا اور مہر اوسکا
شوہر سے اوسکے لیا تھا اب دوسری بار مہر نہین مل سکتا ہی اور میراث سے محروم رہنیکا
یہ سبب ہے کہ وہ باندی ہی کیونکہ باندی کو میراث نہین مل سکتی ہی اور وہ عورت جسنے مہر پایا
اور میراث سے محروم رہی نصرانیہ ہی جو نکاح مین مسلمان کے تھی اسلیے مہر اوسکو ملا کہ وہ شوہر
اوسکے قرض تھا مگر میراث سے محروم رہنیکا یہ سبب ہی کہ وہ کافرہ تھی کیونکہ کافرہ کو مسلمان
سے میراث نہین مل سکتی ہی اور وہ عورت جسنے میراث حاصل کی اور مہر سے محروم رہی باندی ہی کہ
صاحب نے نکاح کردیا تھا اور بعد حاصل کرنے مہر کے آزاد کردیا ہی پس اوسکو میراث مل سکتی ہی

نہ مہر کیونکہ وہ حرہ ہے باندی دوسری عورتون کی اور وہ عورت جسنے مہر اور میراث حاصل کی مسئلہ حرہ ہے **سوال** ایک مرد نے وفات پائی اور تین بیٹیان چھوڑ گیا ایک نے ترکہ سے باپ کے تہائی حصہ میراث پائی دوسری نے دو تہائی اور تیسری محروم چلی گئی یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ میت ایک شخص کے غلام کی تھی جسکی تین بیٹیان تھین دو ان مین آزاد اور ایک باندی ایک نے اون دو آزاد دخترون سے اپنے باپ کو خرید کیا پس وہ غلام آزاد ہو گیا کیونکہ جب کوئی قرابتی اپنے محرم کو خریدتا ہے بہ مجرد خریدنے کے آزاد ہو جاتا ہے غرض بعد اسکی اوس شخص نے رحلت کی مثلاً دس درم جو بعد آزادی کے پیدا کیے تھے ترکہ چھوڑ گیا ایک ایک تہائی حصہ اُن ہر دو آزاد بیٹیون نے اور باقی ایک تہائی حصہ بھی وہ بیٹی لیگئی جسنے باپ کو خریدا تھا کیونکہ معتقہ ہے پس ایک کو دو تہائی حصے اور ایک کو ایک تہائی حصہ ملا اور تیسری محروم رہی کیونکہ وہ باندی تھی کیونکہ غلامی مانع میراث ہوتی ہے **سوال** عصبہ کون ہین **جواب** عصبہ کی چار قسم ہین پہلی قسم فروع یعنی وہ لوگ جو میت کی اولاد ہین دوسری قسم اصول یعنی وہ لوگ جو میت انکی اولاد ہین سے ہے مثلاً باپ دادا اور جسقدر اوپر پہونچتے جاوین سب اصول مین داخل ہین تیسری قسم فروع پدر یعنی وہ لوگ جو اولاد ہین میت کے باپ کی ہین مثلاً بھائی بھتیجہ اور اولاد بھتیجے کے چوتھی قسم فروع جد یعنی وہ لوگ جو اولاد ہین دادا کی ہین مثل چچا اور اولاد چچا کی واللہ اعلم بالصواب والیہ المآب **سوال** ایک عورت نے وفات پائی اور دو دوری بھائی چھوڑ گئی ایک بھائی ترکہ سے اوس عورت کی تین حصے لیگیا اور دوسرا ایک حصہ یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ شخص جسنے تین حصے پائے

شوہر اوس عورت کا تھا اسلیے اوسنے پہلے آدھا حصہ اپنی بیوی کے ترکہ مین پایا اور
پھر ہر دو بھائیون نے آدھا آدھا حصہ بانٹ لیا تو ایک کو تین حصے دوسرے کو
ایک حصہ ملا **سوال** ایک جماعت نے مورث کے ترکے کے حصے کرنے چاہے تھے
مین ایک عورت آئی اور منع کرنے لگی اور کہا کہ اسوقت جلدی مت کرو کہ مین حاملہ ہون اگر
میرے بطن سے لڑکی پیدا ہو تو مجھے اور لڑکی کے تین حصے دینا پڑینگے اگر لڑکا پیدا ہو تو
نہ مجھے حصہ ملیگا نہ لڑکے کو یہ کس طرح ہے **جواب** یہ عورت باندی ایک شخص
کی تھی جو نکاح مین اوس میت کے تھی اور اوس میت سے حمل ٹھہرا تھا مالک نے اوس سے
کہا تھا کہ اگر تیرے پیٹ مین لڑکی ہو تو تجھکو آزاد کیا بعد اسکے تولد ہونے کے
پہلے اوس شخص نے وفات پائی مثلاً اوس نے ایک بیٹا چھوڑ گیا ورثا اسکے
آپسمین حصے کرتے تھے وہ عورت آئی اور مانع ہوئی کیونکہ اس حال مین واجب ہے
کہ وضع حمل تک دیر کرین اگر اوس عورت کو لڑکی پیدا ہو تو وہ آزاد ہوتی ہے اور
اوسوقت ہر دو بقدار حصے کے ہوتے ہین اگر لڑکا ہو تو نہین اور نہ ہی وارث حصہ لے
سکتے ہین **سوال** ایک مرد نے وفات پائی اور بھائی ماں باپ اور ایک سالا چھوڑ گیا
تمام ترکہ باوجود بھائی اور ماں باپ موجود ہونے کے تمام میراث سالا لے گیا یہ کیونکر ہے
جواب کسو سالا جو میراث لیگیا کس سبب سے ہے صورت اس مسئلہ کی اسطرح ہے کہ ایک مرد نے
کسی عورت کو ساتھ دس دینار مہر کے نکاح شرعی و صحیح کیا تھا اور اوس شخص کو ایک
بیٹا دوسری بیوی سے تھا اوس عورت کی ماں نے اوس لڑکے کے ساتھ
شادی کر لی بعد اسکے اوسنے ایک بیٹا پیدا ہوا پس وہ لڑکا اپنے دادا کا سالا ہوتا ہے
کیونکہ وہ لڑکا اپنے دادا کی بیوی کا بھائی ہے اور اپنے دادا یعنی میت کا پوتا بھی ہے

ہوتا ہے اسکے ہوتے بھائی محروم رہا کیونکہ پوتا میراث لینے مین بھائی سے بھی زیادہ حقدار
ہے واللہ اعلم بالصواب **سوال** ایک بچہ ہے کہ نزدیک امام ابوحنیفہ رح کی تولد اوسکا
ماہ رمضان مین ہوتا ہے اور نزدیک امام ابویوسف رح کے ماہ شوال مین یہ کیونکر ہے
جواب کہ وہ ایک بچہ آخر ماہ رمضان مین جو تیسوان دن تھا پیدا ہوا تھا اور اوس دن انکو
لیسنے چاند نہ دیکھا جب وہ پیدا ہوا بعد زوال کے چاند نظر آیا نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ کو چاند کے
دیکھنے کا کچھ اعتبار نہین ہے پس وہ روز ماہ رمضان کا ہے افطار کرنا اوس دن حلال نہین
اور نزدیک ابویوسف کی رویت کا اعتبار ہے اور وہ روز شوال کا ہے **سوال** ایک عورت
ہے کہ موافق قول امام ابوحنیفہ رح کے باکرہ ہے اور امام شافعی رح کے قول سے باکرہ نہین
ہے کیونکر ہے **جواب** کہ وہ ایک عورت ہے کہ بسبب ناچنے کے بکارت اوسکا زائل ہوگیا مثلاً اگر
ایک مرد نے وصیت کی کہ یہ دس درہم فلانی باکرہ کو دید و تو وہ اس وصیت مین داخل
ہوسکتی ہے اور نزدیک امام شافعی رح کے وہ باکرہ نہین اور وصیت مین داخل نہین
ہوسکتی **سوال** ایک عورت کے بچہ تولد ہوا اور مرگیا اوس سے پوچھے کہ بچہ زندہ پیدا
ہوا تھا یا مردہ وہ بولی زندہ پیدا ہوا تھا موافق قول ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی زندہ ہے
اور موافق قول امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مردہ صورت اس مسئلہ کی کس طرح ہے **جواب**
کہ وہ ایک بچہ تھا جسنے بعد تولد کے ہاتھ اور پیر ہلایا تھا اور بعد مرگیا کیونکہ ہاتھ اور پیر ہلانا
بلکہ چھینکنا اور آنکھ پھیرانا اور چھینکنا تمام علامتین زندگی کی ہین نزدیک امام اعظم رحمۃ
اللہ علیہ کے اور نزدیک امام مالک رح کی جبتک کہ آواز بلند سے نہ روے حکم حیات اسکا
نہین کرسکتی ہین **سوال** زید نے ایک خط عمرو کو پاس بھیجا تھا لوگون نے اوس شخص سے پوچھا
کہ معنی خط کو تم نے ترجمہ تمام کھینچا ہے اوسکو پڑھا یا نہین اوسنے کہا البتہ پڑھا ہے

تو موافق قول امام محمد رح کے پڑھا ہی اور موافق قول امام ابو یوسف رح کے نہین یہ کیونکہ
ہی جواب کہو عمد و ذی اوسپر نظر کی ہو مگر ہونٹھ اور جیبہ نہین ہلایا نزدیک امام محمد رح کے
اس صورت مین اسکو قاری کہینگے مثلاً اگر ایک مرد نے قسم کھائی کہ فلان شخص کا
خط نہین پڑھا اور بعد اوس خط پر نظر کی اور اوسکا مضمون معلوم کر لیا تو نزدیک
امام محمد رح کے وہ شخص گنہگار ہے کیونکہ اوسکو قاری کہین گے اور نزدیک امام ابو یوسف
کے گنہگار نہین ہوتا ہے جب تک کہ ہونٹھ اور جیبہ نہ ہلاوے اور اوسکو قاری نہ بولین گے
سوال ایک مرد ہے کہ موافق قول ابو حنیفہ رح کے روزہ دار ہے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
قول سے نہین یہ کیونکر ہے جواب کہو ایک مرد نے کہ بعد طلوع ہونے فجر کے روزہ کی
نیت کی تھی پس نزدیک امام اعظم رح کے وہ روزہ دار ہے کیونکہ نزدیک امام موصوف کے
روزے کی نیت رات کو کرنا شرط نہین ہے اور نزدیک امام شافعی رح کے روزہ دار
نہین کیونکہ امام ممدوح روزہ کی نیت رات کو کرنا شرط ہی فرماتے ہین واللہ اعلم بالصواب
سوال ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ دس درم مہر سے نکاح کیا اور اوس
مرد کو اور ایک بیوی سے فرزند تھا اوسنے ماں کو اوس عورت کے نکاح کیا
بعد اسکے ہر ایک کو ایک ایک لڑکا پیدا ہوا پس اونکے درمیان کس قسم کی قرابت ہے
جواب کہو باپ کا فرزند بیٹے کے فرزند کو ماموں ہے اور بیٹے کا فرزند باپ کے فرزند
کو بھانجا ہے پھر اگر برعکس اسکی ہو یعنی باپ ماں کو اوسکے نکاح کرے اور بیٹا اوس
عورت کی بیٹی کو نکاح کرے اور ہر ایک کو ایک ایک فرزند پیدا ہو تو اوس صورت
مین باپ کا فرزند بیٹے کے فرزند کو باپ کی جانب سے اوس سے اور ماں کی طرف
سے بھائی ہوئی مگر بیٹے کا فرزند باپ کے فرزند کو بھتیجہ ہے باپ کی طرف

سے اور بھانجہ ہی ماں کی جانب سی سوال زید نے عمرو کی ماں کو نکاح کیا اور
عمرو نے زید کی ماں کو نکاح کیا اور ان ہردو سے دو فرزند پیدا ہوئے پس ہردو فرزند
کے درمیان کیا قرابت ہی جواب کہو زید کا فرزند عمرو کے فرزند کو اودر سے اور
عمرو کا فرزند زید کے فرزند کو بھائی اگر عمرو نے زید کی بیٹی کو نکاح کیا ہو اور زید نے عمرو
کی بیٹی کو جو دوسری بیوی سے پیدا ہوئی ہو بعد ہردو کے ایک ایک فرزند پیدا ہوا
اس صورت مین عمرو کا بیٹا زید کے بیٹے کو نیا ہوگا اور زید کا فرزند عمرو کے فرزند کو بھی نیا
ہوگا سوال بکر نے ایک عورت کے ساتھ اوس دم مہر سے نکاح کیا اور ایک فرزند
نے اوس مرد کے جو دوسری بی بی سے پیدا ہوا تھا لڑکی کو اوس عورت کی جو دوسرے
شوہر سے پیدا ہوئی تھی نکاح کیا بعد اسکے ہر ایک کی ایک ایک فرزند پیدا ہوا پس
درمیان اونھون کی کیا قرابت ہی جواب کہو باپکا فرزند بیٹی کے فرزند کو اودر ہوگا
باپ کی طرف سی اور بیٹے کا فرزند باپ کے فرزند کو بھتیجہ ہوگا ماں کی جانب سی
واللہ اعلم بالصواب سوال وہ کونسی نماز ہے جسکے فاسد ہونی سی قضا لازم نہین ہوتی ہی
جواب کہو وہ عید کی نماز ہی بعد شروع کے فاسد ہونے سے قضا لازم نہین
ہی سوال وہ کون سی مسجد ہی کہ بعض وقتون مین مسجد کا حکم
نہین رکھتی ہی جواب وہ مسجد عید یعنی عیدگاہ ہی جو دو ہہتک اوسکو مسجد کا حکم کرتے
ہین اوس سوای اوسوقت کی اور وقتون مین نہین سوال وہ کونسا مصلی ہی کہ نماز
اوسکی بغیر قرات کے روا ہی جواب کہو وہ امی ہے جو قرات قرآن نہین جانتا اور
مقتدی اور لاحق یعنی وہ شخص جسنے امام کے ساتھ نماز شروع کی تھی اوسکو حدث
ہوگیا پس وہ وضو کری اور نماز بغیر قرات کے تمام کرے کیونکہ گویا وہ امام کے پیچھے ہی

اور اسلیے اوسوقت اوس سے سہو بھی ہو تو اوسپر سجدہ سہو لازم نہین ہوتا ہی **سوال** ایک شخص
نماز مین تھا اور اوسی عین نماز مین قرآن پڑھا نماز اوسکی فاسد ہو گئی یہ کیونکر ہی **جواب** وہ
ایک شخص ہی جسکو قیام مین حدث ہو گیا جب وضو کیواسطے باہر گیا قرآن مجید سمجھ پڑھا
نماز اوسکی فاسد ہو گئی کیونکہ اوسنے بغیر وضو کی نماز مین ایک اور ہی کام ادا کیا تھا
سوال اسمین کیا حکمت ہے کہ جب آدمی کو چھینک آتی ہی تو اسکی جان مین ایک
راحت پیدا ہوتی ہی **جواب** اسلیے کہ روح کبھی کبھی یہ چاہتی ہی کہ اس جگہ سے نکل
جاوی اور اپنے مقام پر چلی جاوے اور جسم کے باہر آوے اور اسلیے ہر ایک عضو کیطرف
دوڑتی پھرتی ہے کہ شاید وہان سے کہین اوسکو راستہ مل جاویگا پس باغ سے
ایک آواز آتی ہے کہ رہجا ابھی تیرے باہر آنیکا وقت نہین آیا ہی پس اسکی سنتے ہی اوسکو
قرار ہو جاتا ہی اور آدمی کو فرحت معلوم ہوتی ہے اسلیے آدمیون پر الحمد للہ رب العالمین
شکریہ ادا کرنا ضرور ہی **سوال** حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا
کے تئین زہرا کسلیے بولتے ہین **جواب** اسلیے کہ روی مبارک آپکا ایسا روشن و تابان
تھا کہ اندھیری رات کو روشنائی روی مبارک کی سبب سوئی کی ناکہ مین تاگا پرویا جا
سکتا تھا اور سبب اونکی پیدایش کا بہشت کی ایک سیب سے ہی کہتے ہین کہ رضوان نے
ایک سیب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست شریف مین دیا تھا جو مشک سے زیادہ
خوشبودار اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا پیغامبر علیہ السلام نے اوسکو نوش جان فرمایا قوت اونکی
تمام اعضای شریف مین پھیل گئی اور اوسی شب بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا کی ساتھ سوئے
جس سے فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا تولد ہوئین جنکے جسم مبارک سے مشک کی بو آتی تھی
اور ہرگز کبھی حائضہ نہین ہوئین اور جب فرزند پیدا ہوتے اوسی وقت نفاس

سے پاک وصاف ہوجاتین اور نماز ادا کرین **سوال** اصل مشک کی کس چیز سے ہے **جواب**
بعضون نے کہا ہی کہ جب آدم علیہ السلام بہشت سے باہر گئے سب بہشتی لباس
جسم سے گر گیا آخر آدم علیہ السلام نے بہشت کے درختون سی چند پتے توڑکر باندھ لیے
او اپنی ستر چھپائی جب اون پتون کو پھینک دیا ایک ہرن نی کھالیا اس سبب سے
حق تعالے نے ناف مین اوسکے اور نسل مین اوس ہرن کی مشک پیدا کیا اور بعضون نے
کہا ہی کہ جب حضرت ایوب علیہ السلام بیمار تھے اور کنارہ دریا پر ضعیف او ناتوان تشریف
رکھتے تھے ایک ہرنی اودھر نکل آئی اور ایوب علیہ السلام کو اوس حالت مین دیکھا نہایت
مہر و محبت سے دودھ پلایا پس حقتعالی عزوجل نے برکت سے اوس بات کی ناف مین
اوسکے مشک پیدا کیا **سوال** اسمین کیا حکمت تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
شکم مبارک پر پتھر باندھتے تھے **جواب** بعضون نی کہا ہی کہ بھوک کی سبب سے باندھتے
تھے تا اوسکو باندھنے سی کچھ قوت حاصل ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام
کعبے کا مکان بنا تو اور پتھر اسود رکھ رہے تھے اس اثنا مین پتھر اسود حضرت کی دست مبارک سے
چھوٹ کر گر گیا اور ایک ٹکڑا اوس سے پھوٹ کر جدا ہو گیا حق تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا
کہ اوسکو پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے تک جبل الغار مین رکھین اور آپکے
پاس پہونچا دین جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ وس غار مین
تشریف لیگئے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اوس پتھر کو وہانسے اوٹھا کر پیغمبر علیہ السلام کو دیا اور
فرمایا کہ اس پتھر کو اپنے شکم مبارک پر باندھو جو کچھ روے زمین پر نظر آتا ہے پیچھے سے بھی اسیطرح نظر آویگا **سوال**
حضرت موسی علیہ السلام کا عصا جب سانپ بنگیا کس واسطے موسی اوسکو دیکھنے سی ڈرے اور حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے آگ سی جو نمرود نے سلگائی تھی کیون نہین خوف کیا

جواب موسی علیہ السلام کا عصا جو سانپ بنگیا خدا تعالی کی صفت سی بغیر واسطہ کے
تھا پس موسی جو ڈری حقیقت مین خدا تعالی کا خوف تھا لیکن آگ سلگانا آدمی کا کام ہی
پس ابراہیم علیہ السلام کا بخوف رہنا بجا تھا واللہ اعلم بالصواب **سوال** ایک شخص نماز
مین تھا جب داہنے بازو سلام کیا نماز اوسکی فاسد ہوگئی اور جب بائین بازو سلام کیا
زکوۃ اوسپر لازم ہوگئی ور جب آسمان کی طرف دیکھا نذر اوسپر واجب ہوئی اور جب پیچھے نظر
کی غلام اوسکا آزاد ہوگیا جب زمین پر بیٹھ گیا حج اوسپر لازم ہوا جب روبرو اپنی نظر کے
بیوی اوسکی اوسپر حرام ہوگئی یہ کیونکر ہی **جواب** وہ ایک متیمم ہے کہ وہ نماز مین تھا جب اوسنے
داہنی طرف سلام کیا نظر اوسکی پانی پر پڑی نماز اوسکی فاسد ہوگئی جب بائین جانب
سلام کیا دیکھا ہی کہ شریک اوسکا سفر سے آگیا اور مال لایا ہی زکوۃ اوسپر واجب ہوئی
اور جب آسمان کی طرف نظر کی ماہ رمضان کا ہلال نظر آگیا روزہ اوسپر لازم ہوا جب پیچھے
دیکھا مان باپ اوسکی ملک مین آگئے تھے اسکے دیکھتے ہی آزاد ہوگئے اور جب زمین پر بیٹھا حج لازم
ہوگیا کیونکہ اوسکے اور مکہ معظمہ کے درمیان مین منزل کا راستہ تھا اور یہ شخص تونگر تھا
جب روبرو اپنے دیکھا نظر اوسکی شہوت سے اپنی بیوی کی مان کی شرمگاہ پر پڑی بیوی
اوسپر حرام ہوگئی **سوال** ایک مرد جنگل مین تیمم سے نماز پڑھتا تھا عین نماز مین وہنے آواز اپنے
جانورونکی سنی نماز اوسکی باطل ہوگئی یہ کیونکر ہی **جواب** اوس شخص نے اپنا اسباب جانور پر لادا تھا
اور ایک پانی سے بھرا ہوا کوزہ بھی اوس اسباب مین تھا اتفاقاً وہ جانور گم ہوگیا اور جب وقت نماز
کا آیا اوسنے تیمم کرکے نماز شروع کی بعد اسکے اوسکا جانور گم گیا ہوا آگیا اور پکار اوسکی سنتے ہی اوس شخص
کی نماز باطل ہوگئی کیونکہ پانی کی موجود ہونے سے نماز باطل ہوتی ہی **سوال** دو مرد نماز مین تھے اور ہر دو کی
نماز ایک شخص کی درست ہی اور دوسرے کی فاسد یہ کیونکر ہی **جواب** وہ شخص جو عمداً سو گیا اوسکی نماز باطل ہی وہ

جو شخص سہواً سو گیا نماز اوسکی درست ہے **سوال** ایک شخص نے چار رکعت سنت نماز پڑھی اور
پھر چار رکعت فرض تو فرض نماز اوسکی درست ہوا اور سنت فاسد کیونکہ ہے **جواب** اوس شخص نے
وضو کیا تھا لیکن مسح موزہ بھول گیا جب سنت نماز ادا کر کے اس جگہ سے دوسری جگہ
جماعت کی نیت سے باہر آیا منہ کے قطرے جو گھانس پر پڑے تھے اوسکے موزہ پر گرے اور
قایم مقام مسح کے ہو گئے پس فرض نماز اوسکی جائز ہے اور سنت درست نہیں **سوال**
ایک شخص کے پاس تین گھڑے ہیں ایک گھڑا گھی سے بھرا ہے دوسرا دودھ سے تیسرا سرکہ
سے وے ہر ایک سے تھوڑا تھوڑا برتن میں اونڈیلا قضارا اون تین میں مرا ہوا چوہا نکل آیا اب
کس گھڑے پر نجاست کا حکم کرینگے **جواب** پیٹ چوہے کا چیر کر دیکھیں اگر پیٹ سے
گھی نکلے تو گھی کے گھڑے پر نجاست کا حکم کریں اور اگر دودھ نکلے تو دودھ کے گھڑے پر اگر
سرکہ نکلے تو سرکے کے گھڑے پر نجاست کا حکم کریں اگر چیرنے کے بعد پیٹ سے کچھ نہ نکلے تو چاہیے
کہ اوس چوہے کو بلی کے روبرو ڈالیں اگر بلی اوسکو کھا لیوے حکم نجاست کا اوپر گھی و دودھ
کے گھڑوں کے کریں اگر بلی نہ کھاوے تو سرکے کے گھڑے پر نجاست کا حکم ہے **سوال** وہ
کونسی سنت ہے جو قایم مقام فرض کے ہو اور ادا کرنے سے فرض ساقط ہوجاتا ہے **جواب**
وہ مسح موزہ ہے کیونکہ قایم مقام ہوتا ہے پیر دھونے کے جو فرض ہے واللہ اعلم بالصواب **سوال** وہ
کون چیزیں ہیں جو فقط نماز کو فاسد کرتی ہیں نہ وضو کو **جواب** کچھ کھانا یا بات کرنا اور کوئی عمل
جو نماز کے سوا ہو **سوال** وہ کونسی تین چیزیں ہیں جو فقط وضو توڑتی ہیں نہ نماز **جواب** منہ بھر
قے کرنا اور سونا اور نکسیر پھوٹنا **سوال** امام اور مقتدی نے آخر نماز میں قہقہہ مارا تو امام کا وضو
ٹوٹ گیا اور مقتدی کا نہیں یہ کیونکر ہے **جواب** اول امام آخر نماز میں ہنسا اور بعد سلام کے مقتدی نے
اسلئے امام کا وضو و نماز باطل ہوئی اور مقتدی کی فقط نماز فاسد **سوال** وہ کون چیزیں ہیں جو وضو

توڑتی ہے نماز **جواب** ٹوٹتی ہے وضو ٹوٹتی اور تیمم اور حرمت گوشت بغیر خون گرنا **سوال** ایک شخص نے کسی امام کے پیچھے نماز پڑھی مگر جب تک کہ ایک رکعت نماز نہ پڑھی نماز کا ہونا پایا گیا کیونکر ہی **جواب** اس شخص نے نماز مغرب کی گھر مین پڑھلی تھی اور بعد مسجد مین آیا جب جماعت کو سا تھ نماز ہو رہی تھی اسی ہی نفل کی نیت سے اقتدا کیا اور تین رکعت نماز پڑھ لینے کیونکہ تین رکعت نفل نماز درست نہین ہی اسلیے او ایک رکعت اور کرنی پڑی **سوال** وہ کون مسافر ہی کہ باوجود رکھنے پانی کے اور ہونے پیاس کے جسکو تیمم درست ہی **جواب** ایک مسافر ہی جسکا کپڑا نجس غلیظ ہی دھونا اوسکا فرض ہے اسلیے وہ شخص کپڑا دھولیوے اور تیمم کرے **سوال** ایک شخص نے قسم کھائی کہ آج چار ہی رکعت نماز پڑھونگا یہ کیونکر ہی **جواب** وہ شخص مسافر ہی جو فجر کی نماز پڑھکر سفر کو نکلا اور ظہر اور عصر کی نماز مین دو دو رکعت قصر پڑھ لین **سوال** ایک شخص کی تین عورتین تھین پہلی جنابت والی دوسری نفاس والی تیسری حیض والی خاوند نے کہا جو عورت تم مین زیادہ پلید ہو اوسکو طلاق ہی پس کسکو طلاق ہوگی **جواب** طلاق حائضہ کو ہی کیونکہ جنابت اور نفاس کا غسل ایک ہی روز مین ہو سکتا ہے مگر حیض کیلیے کم سے کم تین روز چاہیے **سوال** ایک شخص نے کہا کہ میری باندی سے دو بچے پیدا ہوئے ہین وہ ہر دو نہ مرد ہین نہ عورت نہ زندہ ہین نہ مردہ نہ گورے نہ کالے اسپر اوسنے قسم کھائی یہ کیونکر ہی **جواب** وہ ہر دو بچے جو بطن سے باندی کے پیدا ہوئے اون مین ایک مرد تھا ایک عورت ایک زندہ تھا ایک مردہ ایک گورا تھا ایک کالا **سوال** دلی مین ایک شخص نے انتقال کیا بنگلور مین ایک عورت اپنے خاوند پر حرام ہوگئی کیونکر ہی **جواب** زید نے اپنی بیٹی کو بنگلور مین اپنے غلام کے ساتھ نکاح کر دیا اور آپ دلی چلا گیا اور وہان انتقال کیا یہ غلام میراث پدری مین آکر اوس شخص کی بیٹی کا غلام بن گیا اور

نکاح باطل ہوگیا **سوال** ایک شخص نے کسی عورت پر نظر کی اوس وقت وہ عورت اوس
مرد پر حرام تھی دوپہر حلال ہو گئی ظہر کو حرام ٹھہری عصر کو پھر حلال ہوئی عشا کو پھر حرام
ہوگئی آدھی رات کو پھر حلال صبح کو پھر حرام یہ کیونکر ہے **جواب** وہ عورت کسی دوسرے شخص
کی باندی تھی مثلاً صبح کو زید نے اوسپر نظر ڈالی حرام تھی وہی زید نے پھر دوپہر کے وقت
اوسکو خرید کرلیا حلال ہوگئی ظہر کے وقت آزاد کردیا حرام ہوگئی عصر کو نکاح کرلیا حلال
ٹھہری عشا کے وقت قسم کھائی حرام ہوگئی دوپہر رات کو قسم کی کفارہ میں غلام آزاد کردیا پھر
حلال ہوگئی صبح کو طلاق دیا پھر حرام ہوئی **سوال** ایک عورت نے ایک ہی دن میں
تین مردوں سے مہر حاصل کرلیا پہلے مرد سے کامل دوسرے سے آدھا تیسرے سے
کامل یہ کیونکر ہے **جواب** وہ حاملہ عورت تھی پہلے مرد نے طلاق دیدیا تمام مہر لیا معاً
وضع حمل ہوگیا عدت کی حاجت نرہی دوسرے مرد سے نکاح کرلیا قبل دخول اوسنے طلاق
دیدیا اوسکو آدھا مہر ملا تیسرے نے نکاح کرلیا فوراً وہ بھی مرگیا اسلیے اوسکو ترکہ سے پورا
مہر ملا **سوال** ایک مرد نے اپنی عورت سے کہا نماز پڑھ روزہ رکھ شراب مت پی حرام چیز
مت کھا خون مت کر عورت نے برخلاف اوسکے قسم کھائی کہ میں نماز نہ پڑھونگی نہ روزہ رکھونگی
بلکہ شراب پی لی اور مردار گوشت کھا گئی قتل بھی کرڈالا اب نہ اوسپر قصاص ہے نہ عذر یہ کیونکر ہے **جواب**
وہ عورت نفاس والی اور مسافرہ تھی نہ نماز اوسپر فرض ہے نہ روزہ اور تین دن سے بھوکی
تھی اسلیے شراب اور مردار اوسپر حلال ہوگیا اور کافر حربی کو قتل کیا قصاص بھی
اوسپر نہیں ہے **سوال** ایک شخص نے لکھنؤ میں وفات پائی میسور میں اوسکی
بی بی کو چار برس کی نمازیں اعادہ کرنی واجب ہوئیں یہ کیونکر ہے **جواب**
ایک باندی جو میسور میں رہتی تھی بغیر اوڑھنی کے نماز ادا کرتی تھی جب مالک اوسکا

لکھنو مین مرگیا چار برس کے بعد اوسکو خبر پہونچی مگر اوسکے صاحب کے مرتے ہی یہ ازاد ہوگئے
اور بی بی ہوا اسلیے چار برس کی نمازین پھیرنا واجب ہوا سوال ایک شخص نے پانچ
نماز ایک ہی وضو سے ادا کین تو فجر و ظہر و عصر کی نمازین فاسد ہوگئیں مگر مغرب و عشا کی
نمازین درست ہین یہ کیونکر ہے جواب کہو وہ شخص جنب تھا اور روزہ دار آدمی تھا غسل
کے وقت غرغرہ بھول گیا جب مغرب کو افطار کیا اور پانی پیا غسل کامل ہوا اور نمازین
مغرب و عشا کی جائز ہوئی سوال ایک شخص نے ایک ہی لباس سے پانچ وقت کی نماز
ادا کین صبح کی نماز درست ہے اور باقی نمازین فاسد کہو وہ کون شخص ہے جواب اوس
شخص کے لباس پر روغن نجس لگا تھا صبح کے وقت تھوڑا تھا بعد پھیل کر شرعی درم
سے زیادہ ہوگیا پس صبح کی نماز درست ہے اور باقی فاسد سوال وہ کون شخص ہے جو باوجود
غسل ترک کرنے کے گنہگار نہین ہوتا ہے جواب وہ جنابت والی عورت ہے جب غسل
کے لیے اوٹھی حیض آگیا غسل ترک کر ڈالے اوسپر کچھ گناہ نہین ہے سوال ایک رکابی مین
تین شخصون نے کھانا کھایا تو ایک کو وہ کھانا حرام ہوا دوسرے کو مکروہ تیسرے کو حلال کیونکر
ہے جواب ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ یکایک دودھ رکابی مین گرا اور اوسکو
مرد عورت اور بچہ نے ملکر کھالیا پس مرد پر حرام ہے عورت کو مکروہ بچہ کو حلال ہے سوال
ایک عورت کے ساتھ پانچ شخصون نے جماع کی از روی شریعت اون مین ایک کو چھوڑ دینا چاہیے
دوسرے کو قتل کرین تیسرے کو سنگسار کرین چوتھے کو سو درے لگاوین پانچوین کو اسی کوڑے
مارین کہو وہ کون ہین جواب پہلا دیوانہ ہے دوسرا کافر تیسرا عورت والا چوتھا بے عورت
پانچوان غلام سوال ایک شخص تین عورتون کے ساتھ سفر کو جاتا تھا جب صحرای ریگی مین
گیا ایک عورت اوسپر حرام ہوئی جب آگے دور بڑھا دوسری عورت حرام ہوگئی جب آگے چلا

تیسری عورت بھی ام شہری جب اوپر دو گیا تینون عورتین پھر حلال ہو گئین کیونکہ جواب وہ یہودی تھا جب تینون عورتون کو ہمراہ شہر کے باہر نکلا ایک عورت مسلمہ ہو گئی جب اوپر بڑھا دوسری مسلمہ ہوئی جب اور چلا تیسری بھی مسلمہ ہو گئی جب اوسکے آگے گیا خود مسلمان ہو گیا پھر تینون اوسپر حلال ہو گئین **سوال** وہ کون ہین جو نہین جنے گئے اور مر گئے اور وہ کون ہین جو جنے گئے اور نہین موئے **جواب** پہلے آدم علیہ السلام ہین جو نہین جنے گئے بلکہ قدرت سے پیدا ہوئے اور مر گئے دوسرے عیسیٰ علیہ السلام ہین جو جنے گئے اور ابتک زندہ آسمان پر ہین **سوال** ایک شخص روزہ رکھا اور عمداً کھایا اب نہ اوسپر قضا لازم ہے نہ کفارہ یہ کیونکر ہے **جواب** وہ روزہ عیدین کا ہے یا حیض و نفاس کے دنکا کیونکہ اوس دن روزہ حرام ہے **سوال** جو شخص عمداً نماز قضا کرتا ہے اور روزہ توڑتا ہے اوسکے لیے کسقدر عذاب ہے **جواب** واسطے ایک وقت کے نماز کے چھ ہزار چار سو سال عذاب دوزخ مین گرفتار رہیگا اور واسطے ایک روزہ رمضان کے اوس سے زیادہ عذاب پاویگا۔

مناجات از طرف مصنف

لائق وہی حمد کے ہے مولا
گل پیدا اوسکو شوق مین ہے
ہر طیر ہے یاد حق مین گویا
عالم کا عجیب ہے فسانہ
قدرت کا بیان کس سے کیا ہو
جب نام شریف ہے زبان پر
ممکن نہین ہے کچھ بیان ہو

عالم کو کیا ہے جسنے پیدا
بلبل بھی ویسی ذوق مین ہے
پتھر کو بھی سوہے اوسکا
حیرت کا بنا ہے کارخانہ
حیرت کا سمان جب ہے چھایا
پر نور سے ہے دہان سراپا
خالق ہے جب یکتا تو

انجم کی لڑی ہے زینت
حیرت سے کھڑا ہے سرو سیدھا
ہر برگ ہے محو یاد رب مین
گر غور سے دیکھو اوسکی قدرت
الا نعمت کی [illegible]
حیرت ہے کیا لکھون خدایا
بس عجز ہے درود حق کا اوپر

افلاک کو بخشی جسنے [illegible]
قمری کو بھی ہے اوسیکا [illegible]
ہر بار خمیدہ ہے اوسکے [illegible]
حاصل نہو جز بغیر حیرت
ہر وصلہ ہم مین ہے [illegible]
خاموشی نے کہدیا کہ رہ جا
او آل و اصحاب پر مکرر

بلغ العلی بکماله
کشف الدجی بجماله
حسنت جمیع خصاله
صلوا علیه و آله
گر قبول افتد

من یرد اللہ بہ خیراً یفقہہ فی الدین
مسمّیٰ بہ
باب
دوم
در مطبع احمدی مدراس بحسن انطباع مطبوع جہان شد

فہرست ابواب شرائط المذاہب

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

الحمد للہ این فقہ بی نظیر از تصنیف عالم شہیر جناب مولوی محمد قدرت حلیم صاحب دام افضالہ

المسمی بہ

هب
شرائط المذان

بارہ دوم

بسبب کثرت شائقین باہتمام بندۂ حقیر سید غلام دستگیر نبیرۂ سید کبیر علی مرحوم و مغفور

در مطبع احمدی مدراس بہ طبع مزین مطبوع جہان شد ۱۳۰۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی منّ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلوا علیھم آیاتہٖ
ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وجعلنا من امۃ ھذا الرسول المحمود الذی قال اختلاف
امتی رحمۃ فاختلاف الائمۃ رحمۃ الامۃ والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہٖ وخیر خلقہٖ ومختارہٖ
سیدنا ومولانا وشفیعنا محمدٍ وعلی اٰلہٖ واصحابہٖ کاشفی الغمۃ **اما بعد** امیدوار رحمت
خدای ارحم الراحمین وطلبگار شفاعت نبی شفیع المذنبین محمد قدرت حلیم حنفی مدراسی بن محمد
قدرت رسول ناصری قریشی بن محمد قدرت کریم گوپاموی بخاری نے نجاھم اللہ الباری من عذاب القبر
والنار وحشرھم فی زمرۃ حبیبہ الرؤف الرحیم المنجی البشیر انہ بالاجابۃ وبکل فضل
جدیر چند ضروری مسائل چاروں مذاہب ناجیہ کے معتبر کتب سے مثل غنیۃ الطالبین تصنیف
جناب شہنشاہ اولیا نائب انبیا محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت غوث محی الدین سید
عبد القادر الحسنی الحسینی الحنبلی الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اختلاف الائمۃ الاربعہ تصنیف
علامہ مولانا سید احمد بن سید اسحق بن سید ابراہیم الحسنی الحسینی المعروف بنظام الدین المحدث الحنفی
الشیرازی اور عیون المذاہب تصنیف مولانا قوام الدین محمد بن محمد بن محمد الحنفی البخاری اور
ارکان اربعہ تصنیف بحر العلوم ملک العلما مولانا عبد العلی محمد الحنفی الکھنوی اور شرح مقدمۃ
العزیۃ للجماعۃ الازہریۃ تصنیف شیخ الاسلام عبد الباقی بن یوسف المالکی الزرقانی اور
کفایۃ الطالب الربانی شرح رسالۃ ابن ابی زید قیروانی تصنیف علامہ مولانا ابو الحسین المالکی

اور میزان شعرانی تصنیف عارف الصمدانی عبد الوہاب الشافعی الشعرانی اور رحمۃ الامۃ
فی اختلاف الائمۃ تصنیف علامۃ مولانا صدر الدین محمد بن عبد الرحمن بن حسین القریشی العثمانی
الشافعی اور کافی تصنیف مولانا موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ الحنبلی
المقدسی اور ہدایۃ الراغب شرح عمدۃ الطالب تصنیف علامہ مولانا عثمان بن احمد الحنبلی
النجدی رحمہم اللہ تعالی اور معدن الفقہ وغیرہ سے جمع کر کے **شرایط المذاہب** تاریخی
نام رکھا ۱۲۹۹ امید دینی برادرون سے یہہ ہی کہ اگر اس رسالے مین کہین سہو اور خطا پاوین تو چادر عفو
سے ڈہاپین اور قلم اصلاح سے آراستہ کرین وعلی اللہ توکلت فی البدایۃ والنہایۃ

کتاب الطہارۃ

قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی
المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین یعنے اللہ تعالی فرماتا ہی اے ایمان والو جب
تم کھڑے ہونگے طرف نماز کے یعنے جب تم ارادہ کروگے نماز پڑہنے کا جس حال مین کہ تم محدث
ہو حدث اصغر سے پس دہولو اپنے منہہ کو اور ہاتون کو کہنیون تک اور مسح کرو اپنے سر کا اور
دہوؤ اپنے پاؤنکو ٹخنون تک ۔ معلوم کیجیے کہ خداوند عالم نے اس آیہ شریفہ مین وضو کے
چار فرضون کو بیان فرمایا ہی اور ان چار فرضون پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہی ۔ پہلا فرض غسل
وجہ یعنے منہہ دہونا ۔ غسل کی معنی پانی بہانا ہی اگر پانی سے فقط تر کرے تو فرض ادا نہوگا ۔
منہہ کا حد طول مین سر کے بال جہان اکثر لوگ کو اُگتے ہین وہان سے ٹھڈی کے نیچے تک اور عرض
مین ایک کان سے دوسرے کان تک ۔ دوسرا فرض دہونا دونون ہاتونکا کہنیون سمیت تیسرا
فرض مسح کرنا سر کا اسمین اختلاف ہی ۔ نزدیک امام ابو حنیفہ کے پاؤ سر کا مسح فرض ہی اور تمام
سر کا سنت ۔ اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے تمام سر کا مسح فرض ہی لیکن نزدیک امام
احمد کے عورت اگر بعض سر کا مسح کرے تو کافی ہوگا اور نزدیک امام شافعی کے ایک بال کا مسح
کرنے سے بہی فرض ادا ہوتا ہی لاکن سنت ہی تمام سر کا چوتہا فرض دہونا دونون پاؤنکا

ٹخنون سمیت اور آن چار فرضون کے سوای اور بہی چند فرایض ہین جنمین ائمہ اربعہ کا اختلاف ہی
انمین سی ایک نیت ہی کہ وہ فرض ہی دلمین نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور سنت نزدیک امام ابوحنیفہ کے
اور زبان سی کہنا مستحب ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور زبان سی نہ کہنا افضل ہی نزدیک امام مالک کے
اور ترتیب فرض ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے یعنی اول منہہ دہونا بعد ہاتھ بعد سر کا مسح بعد
پاؤن دہونا اور سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور موالات یعنی اعضا پی در پی دہونا
فرض ہی نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور
دلک یعنی رگڑنا اعضا کا فرض ہی نزدیک امام مالک کی اور مستحب نزدیک ائمہ ثلثہ کے - اور مضمضہ اور
استنشاق یعنی کلی کرنا اور ناک مین پانی لینا فرض ہی نزدیک امام احمد کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ
ثلثہ کے اور مستحب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر روزہ دار نہو مبالغہ کرنا کلی کرنے مین تاکہ پانی حلق تک
پہنچی اور ناک مین پانی لینی مین تاکہ پانی نتہنونکی آخر تک پہنچی اور افضل ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام
مالک کے تین دفعہ مضمضہ بعد تین دفعہ استنشاق کرین اور چہہ دفعہ بہی تازہ پانی لین اور نزدیک
امام شافعی کے افضل ہی ایکہی چلو سی مضمضہ اور استنشاق کرین اور تین ہی دفعہ تازہ پانی لین اور
نزدیک امام احمد کے اختیار ہی چاہی ایک ہی چلو سی تین دفعہ کلی بہی کرے اور ناک مین پانی بہی لیوی
یا تین چلو سی یا چہہ دفعہ بہی تازہ پانی لین اور تسمیہ یعنی بسم اللہ کہنا فرض ہی نزدیک امام احمد کے اور
سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی پس فرایض وضو نزدیک امام ابوحنیفہ کی چار ہین اور نزدیک امام شافعی کی چہہ اور نزدیک امام مالک کے
سات اور نزدیک امام احمد کے دس اور سنت ہی مسواک کرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن مکروہ ہی روزہ دار
کو بعد زوال کے نزدیک امام شافعی کے اور ایک قول سی امام احمد کے مگر دوسری قول مین امام احمد کے
اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے مکروہ نہین اگر مسواک نہو تو انگلی سی دانتونکو ملے اور سنت
ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے دہونا دونون ہاتون کا پونچون تک تین دفعہ اور ہر عضو کا تین بار دہونا اور
نزدیک امام شافعی کے سر کا مسح بہی تین بار سنت ہی نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہی مسح کانونکا بہی تین
بار نزدیک امام شافعی کے اور ایک بار نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مسح کانونکا اُسی تری سی کرے جو باقی ہی

مسح سر سے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور تازہ پانی لینا ہے سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہے
نزدیک ائمہ اربعہ کے خلال کرنا انبوہ داڑہی کا اور پاؤنکے انگلیونکا اور واجب ہے ہات کی انگلیون کا
خلال نزدیک امام مالک کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے تیامن
یعنی سیدہی جانب سے ہر عضو کا دہونا مثلا پہلے داہنا ہاتھہ دہووے بعد ازان بایان مگر رخسارون اور
پونچہونکو ملا کے دہووے اور دونون کانونکا مسح ملا کے کرے اور مستحب ہے گردن کا مسح نزدیک امام
ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور مستحب نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور سنت ہے نزدیک
امام شافعی اور امام احمد کے منہہ دہونا زیادہ مقدار فرض سے اسیطرح دہونا ہاتہون اور پاؤن
کو کاندہون اور زانون تک اور سنت نہین نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے مگر مستحب ہے
نزدیک امام ابوحنیفہ کے منہہ مقدار فرض سے زائد دہونا اور ہاتونکو آدہی ڈہنڈ تک اور پاؤنکو آدہی پنڈلی تک

باب نواقض الوضو

وضو باطل ہوتا ہے نکلنے سے کسی چیز کے آگے یا پیچہے سے معتاد ہو یعنی اسکے نکلنے کی عادت ہو جیسے
بول اور غایط اور ہوا دبر سے یا غیر معتاد ہے جیسے کیڑا اور سنگریزہ فرج سے یا ذکر سے نزدیک ائمہ
ثلاثہ کے اور نزدیک امام مالک کے معتاد سے وضو باطل ہے غیر معتاد سے باطل نہین اور منی نکلنے سے
وضو باطل نہین ہوتا نزدیک امام شافعی کے اور باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ہوا فرج اور
ذکر سے نکلے تو وضو باطل نہین ہوتا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے مگر باطل ہوتا ہے نزدیک امام
شافعی اور امام احمد کے اور وضو باطل ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے نکلنے سے کسی نجس چیز کے
سوا ان دو راہون سے مانند خون اور پیپ کے جب بہ آوے اسجگہہ تک کہ جسکا دہونا وضو یا غسل
مین واجب ہے پس اگر فصد لیوے اور نکلے بہت خون لاکن زخم کی جگہہ نہ بہرے تو بہی وضو باطل
ہوگا اور اگر دبایا زخم کو اور اوس سے خون نکلا اور تجاوز کر گیا اگر نہ نچوڑتا تو نہ تجاوز کرتا تو بہی وضو
باطل ہوگا اور اگر کسی چیز کو دانت سے کاٹا اور خون کا اثر دیکہا یا خلال کیا اور خون خلال پر ظاہر ہوا یا
ناک مین انگلی کی اور انگلی پر خون دیکہا یا ناک جہاڑی اسمین سے جما ہوا خون مثل مسور کے دانے کی نکلا تو

ان سب صورتون مین وضو باطل نہوگا اور ایسا ہی سوئی گڑ جاوی اور خون اپنے مقام تک چڑھ آئی
لیکن نہ بہے اور اسیطرح آنکھہ کے اندر آبلہ ہوا اور اسپر سی پوست اتارا جاوی اور خون نہ نکلے مگر
آنکھہ کے اندر رہی وضو باطل نہوگا کیونکہ آنکھہ اندر وضو اور غسل مین دہونا واجب نہین اسیطرح باطل
نہین ہوتا کیڑا نکلنے سی زخم یا کان یا ناک یا منہہ سی یا گوشت کا ٹکڑا نکلنے سی اور نزدیک امام مالک
اور امام شافعی کی ان سب چیزون سی وضو باطل نہین ہوتا اور نزدیک امام احمد کی زاید نکلے تو
باطل ہوگا تہوڑا نکلی تو نہین اور قی سی بہی وضو باطل ہوتا ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کی کہانا ہو یا تلخہ
یا خون بندہا ہوا اور خون جو تہوک کے برابر ہو ایسا کہ تہوک سرخ ہوجاوی اگر تہوک خون سی زیادہ
ہووی اور تہوک زرد ہوجاوی تو وضو نہین باطل ہوتا ہی اور بلغم سی بہی نہین باطل ہوتا اور شرط
ہی واسطی وضو باطل ہونیکے قی منہہ بہر کے ہووی اگر تہوڑی تہوڑی قی ہووی یک متلی سی اور سب
جمع کرے تو منہہ بہر کے ہووی تو بہی وضو باطل ہی اور وہ چیز کہ جسکے نکلنے سی وضو باطل نہین ہوتا
وہ چیز نجس بہی نہین ہی جیسی خون جبکہ مقام زخم سی جدا نہووی پاک ہی اسیطرح تہوڑی سی قی اور
نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے قی سی بہی وضو باطل نہین ہوتا اور نزدیک امام احمد کے زاید
ہو تو باطل ہی نہین تو باطل نہین اور ردّہ سی یعنے کافر ہوجانے سی مسلمان کی نعوذ باللہ منہا
وضو نہین باطل ہوتا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور باطل ہوتا ہی نزدیک امام مالک
اور امام احمد کے اور وضو باطل ہوتا ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے عقل زائل ہونی سی بسبب جنون یا نشہ یا
بیہوشی کے یا سونے سی چت یا کروٹ یا اوندہی یا سر اپنا دونو زانون پر یا دونون ہاتون پر رکہی ہوئے
یا ایک سرین پر ایسا کہ مقعد اوسکا زمین سی الگ رہی یا کسی چیز پر تکیہ کرکے سووی اسطرحسی کہ اگر وہ
چیز نکالی جاوی تو سونیوالا گر پڑی اور مقعد زمین پر مضبوط نرہی اور نہین باطل ہوتا وضو نزدیک امام
ابوحنیفہ کی سونے سی اوپر ہیئت نماز کے قیام مین ہو یا قعدہ مین یا رکوع مین اگر سجدہ مین سووے
تو شرط ہی وضو باطل نہونے کی لئی ہیئت مسنون پر مرد کے سونا ایسا کہ بازو بغل سی پیٹ ران سی
ران پنڈلی سی جدا رہی نماز مین ہو یا خارج نماز مین اور نزدیک امام مالک کی رکوع یا سجدہ مین سووے تو

وضو باطل ہی بشرطیکہ سونا دراز ہو اور قیام اور قعدے مین سونی سی باطل نہین اور نزدیک امام
شافعی کے سب طرح کی سونی سی وضو باطل ہوتا ہی مگر جسوقت کہ مقعد زمین پر مضبوط رکھکر سووے تو نہین
باطل ہوتا ہی اور نزدیک امام احمد کی کسی ایک ہیئت پر دیر تک سووے تو وضو باطل ہوتا ہی اور باطل ہوتا ہی
وضو نزدیک امام احمد کی اونٹ کا گوشت کہانی سی اور نہین باطل ہوتا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نماز
مین قہقہہ کرنیسی وضو باطل ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی بشرطیکہ نماز ادا کرنیوالا بالغ رہی اور وہ
نماز رکوع اور سجود کی رہی پس لڑکا قہقہہ کرنیسی وضو باطل نہین ہوتا اور ایسا ہی نماز جنازہ اور سجدہ
تلاوت مین قہقہہ کرنے سی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی قہقہہ کرنیسی وضو باطل نہین ہوتا مطلقا اور نہین
باطل ہوتا ہی وضو نزدیک امام ابو حنیفہ کے چہونے سی فرج اور ذکر کو اور باطل ہوتا ہی نزدیک ائمہ
ثلثہ کے بغیر حائل کی چہونی سی اور یہی شرط ہی نزدیک امام شافعی کی باطن کف سی یا انگلیونکی باطن سی
چہونا پشت کف سی چہووی تو وضو باطل نہوگا مگر باطل ہوگا نزدیک امام مالک اور امام احمد کے
اور نہین باطل ہوتا ہی وضو چہونیسی حلقۂ دبر کو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور باطل
ہوگا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور انثیین کو چہونیسی وضو باطل نہوگا نزدیک ائمہ اربعہ
کی اور نہین باطل ہوتا ہی وضو چہونے سی کسی مرد کی کسی عورت کو نزدیک امام ابو حنیفہ کی لاکن
مباشرت فاحشہ ہو یعنی شرمگاہ مرد اور عورت کی یا دو عورت یا دو مرد کی برہنہ چہوئی جاوی
ساتھ انتشار کی تو دونون کا وضو باطل ہوتا ہی لاکن عورت کا وضو باطل ہونیکے واسطی انتشار ذکر
کا شرط نہین ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے باطل ہوتا ہی وضو مرد کا چہونے سی عورت کو اگر حد
شہوت کو پہنچی ہون لاکن نزدیک امام احمد کے شرط ہی شہوت سی چہونا محرم رہی یا غیر محرم اور
نزدیک امام مالک کے چہونے کی وقت لذت پانا شرط ہی اگرچہ نہ قصد کری لذت کا محرم رہی یا غیر
محرم یا قصد کرے لذت کا اور نہ پاوی لذت تو بہی وضو باطل ہو غیر محرم کو چہونیسی اگر محرم کو چہووے
تو باطل نہین بغیر لذت کے اور نزدیک امام شافعی کے شہوتسی ہو یا بغیر شہوت کی وضو باطل ہوتا ہی
لاکن شرط ہی غیر محرم کو چہونا اگر محرم کو چہووی تو وضو باطل نہوگا جیسی مان اور ساس اور دایہ اور سوای

انہونکی جو ہمیشہ محرم ہین اگر سالی کو یا مانند اسکے جو ہمیشہ محرم نہین لاکن عورت نکاح مین رہی تک محرم ہین چہوا تو وضو باطل ہوتا ہی اور چہوئی ہوی عورتکا بہی وضو باطل ہوتا ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور امام احمد کے ایک قول سی اور دوسری قول مین امام احمد کی باطل نہیں اور باطل ہوگا وضو نزدیک امام مالک کی چہونیسی امرد کو شہوتسی نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کی اگر کسی شخص کو یقین ہووی اپنی کو طہارت ہی کرکے اور شک ہووی حدث سی تو وہ محدث ہی نزدیک امام مالک کی اور طاہر نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر یقین ہووی حدث ہی کرکے اور شک ہووی طہارت مین تو وہ محدث ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور حرام ہی محدث کو نماز پڑہنا اور سجدۂ تلاوت اور سجدۂ سہو اور طواف کرنا اور قران شریف کو چہونا بغیر غلاف کی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور غلاف کی ساتہہ چہونا جایز ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور نہین جائز ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے غلاف سی بہی لاکن دوسری اسباب کی ساتہہ قران شریف ہو تو بغیر قصد قرآن بالقصد کے اٹہانا جایز ہی۔

باب الغسل

غسل مین دو چیزین فرض ہین نزدیک امام شافعی کے اور تین نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور پانچ نزدیک امام مالک اور امام احمد کے تمام بدن پر پانی ڈالنا فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور ملنا بدن کا فرض ہی نزدیک امام مالک کی نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نیت سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مضمضہ اور استنشاق فرض ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی اور سنت نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی اور تسمیہ فرض ہی نزدیک امام احمد کی نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور موالات اور خلال کرنا بالون کا فرض ہی نزدیک امام مالک کی نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور عورتون پر واجب نہین کہ اپنی چوٹی کہولین لیکین بالون کے اندر پانی نہ پہنچے تو نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے کہولنا واجب ہی اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے پانی اندر پہنچانا ضرور نہین لاکن بالون کی جڑ کو تر کرلین نہین تو کہولنا واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اجماع ہی ائمہ اربعہ کا غسل واجب ہونی پر غائب

حاشیہ: ...

ہونی سی حشفہ یعنی سر ذکر کے قبل یا دبر مین فاعل و مفعول پر انزال ہو یا نہو اگر بعد انزال کی پیشاب
سی پہلے غسل کری پہر بقیہ منی نکلی تو غسل واجب ہوگا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اگر بعد
پیشاب کے نکلے تو واجب نہین اور واجب ہوگا نزدیک امام شافعی کی دونون صورت مین اور
نہین واجب ہوگا نزدیک امام مالک کی دونون صورت مین اور میت اور چارپائی سی وطی کرنی
سی غسل واجب ہوتا ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی لاکن نزدیک امام ابو حنیفہ کی انزال شرط ہی اور واجب
ہی غسل نزدیک ائمہ اربعہ کی منی نکلنے سی کود کر شہوت کی ساتھہ اگر بغیر شہوت کے انزال ہو تو
غسل واجب ہی نزدیک امام شافعی کے اور واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر سونیوالا جاگے
اور پاوی منی یا مذی کو تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل واجب ہوتا ہی اگرچہ احتلام یاد نرہے
اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے منی نکلنی سے غسل واجب ہی نہ مذی سے اگر احتلام یاد رکھی اور تری نہو تو
غسل واجب نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور واجب ہوتا ہی غسل منقطع ہونے سی حیض و نفاس
کے اگر بغیر خون کے بچہ پیدا ہو تو بہی غسل واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور واجب ہوتا ہی غسل
نزدیک امام مالک اور امام احمد کے نو مسلم پر اور مستحب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی
کی لاکن جنب یا حائضہ یا نفسا ہو تو فرض ہی اور حرام ہی جنب کو جو حرام ہی محدث کو اور سوا
اسکی تلاوت قرآن شریف کی اور مسجد مین جانا اور ٹہرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن نزدیک امام
شافعی اور امام احمد کے داخل ہونا واسطی گذرنے کے حرام نہین۔

باب المیاہ

جائز ہی وضو اور غسل پانی سے برسات کے اور زمین کے مانند چشمی اور حوض اور کنوین اور
تالاب اور دریا وغیرہ کے تہوڑا ہو یا بہت جبکہ پاک اور پاک کرنیوالا ہو اگر نجس ہو تو جائز
نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور پانی مین نجاست پڑی اور رنگ بو مزہ نہ بدلے تو پاک ہی بشرطیکہ
دہ دردہ ہو نزدیک امام ابو حنیفہ کے یا قلتین ہو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور
بغیر شرط کی نزدیک امام مالک کی اگر کوئی ایک صورت بدلی تو نجس ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی پانی تہوڑا ہو

پانی بہت اور دہ دردہ وہ ہی جو مربع دس دس گز ہووے گز سے چوبیس انگل کے اور نہ کہل جاتی
ہو زمین چلو لینے سے اگر پانی جاری ہو تو دہ دردہ کی شرط نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے
اور قلتین ضرور ہی جاری ہو تو بہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور قلتین دہ ہی جو
پانسو رطل بغدادی ہووے تقریبًا پیمایش اسکی یون ہی کہ طول سوا ہاتہہ عرض سوا ہاتہہ عمق
سوا ہاتہہ اور جو پانی کہ مستعمل ہووے رفع حدث مین مثلاً فرض وضو یا غسل کیا ہو تو وہ پاک ہی
اور پاک کرنیوالا نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور امام مالک کے نزدیک پاک ہی اور اس پانی سے
طہارت کرنا دوسرا پانی موجود ہوتے پر مکروہ ہی اگر طہارت کیا تو اعادہ بہی نہین اگر مستعمل
ہووے پانی نیت عبادت سے فقط رفع حدث نہین مثلاً باوضو نے تجدید وضو کی تو مستعمل
پہلی صورت کے ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور پاک کرنیوالا بہی ہی نزدیک
امام شافعی اور امام احمد کے اور ایک قول سے امام احمد کے پاک کرنیوالا نہین اور جو پانی کہ
کہ متغیر ہووے بسبب یا دہ رکہنے کے تو وہ پاک ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جو پانی پاک چیز
ملنے سے متغیر ہوا ہووے جیسے زعفران و صابون تو وہ پانی پاک ہی اور پاک کرنیوالا نزدیک امام ابو حنیفہ
کے اور پاک کرنیوالا نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نہین نجس ہوتا پانی مرنے سے اوس جانور
کے جسمین خون جاری نہین جیسے چیونٹی اور مکہی اور مچہر نزدیک ائمہ اربعہ کے اور پاک ہوتا ہی
چمڑا مردہ کا دباغت سے سواے خنزیر کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور سواے خنزیر
اور کتے کے نزدیک امام شافعی و امام احمد کے اور ایک روایت سے امام احمد کے چمڑا کسیکا پاک
نہین ہوتا اور جن جانورونکا چمڑا دباغت سے پاک ہوتا ہی ذبح سے بہی پاک ہوتا ہی نزدیک امام
ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور پاک نہین ذبح سے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے چمڑا اون
جانورونکا جنکا کہانا حلال نہین اور بال اور ہڈی مردیکے خنزیر کے سواے پاک ہی نزدیک امام
ابو حنیفہ کے اور ہڈی نجس ہی نزدیک امام مالک کے اور سب اجزا مردون کے سواے آدمی کے نجس
ہین نزدیک امام شافعی کے اور خنزیر اور کتے کے سواے سب کے بال فقط پاک ہین نزدیک امام احمد کے اور

مثنہ چھپکلی اور تڈیکا جسکو ملخ کہتے ہین پاک ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کوئی شخص کنوین
کے پانی سے وضو کرتا تھا جو دہ در دہ نہین ہی اور اسمین سی نجاست نکلی یا حیوان مرا ہوا
مگر پہولا پہٹا نہین اور معلوم نہین کہ کسوقت گرا ہی تو ایکرات دنکی نمازین قضا کرے نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اور اگر پہولا یا پہٹا ہی تو تین رات دنکی اور نزدیک امام شافعی اور امام
احمد کے اگر پانی قلتین ہووے اور متغیر نہو تو اعادہ نکرے اگر متغیر ہو تو جب سی متغیر ہوا تب
سی اعادہ کرے اگر پانی قلتین سی کم ہو تو اتنی نمازین قضا کرین جو دلمین یقین ہو کہ مرغ
مرنے کے بعد ادا کی ہین اور نزدیک امام مالک کے اگر متغیر نہووے اوصاف ثلثہ سے تو
پاک ہی اور اعادہ نکرے نمازکا اور اگر متغیر ہووے کوئی ایک اوصاف ثلثہ سی تو پانی نجس
ہی نماز کا اعادہ کرے اگر کنوین مین مانند چڑیا یا چوہے کے مرا ہی پہولا پہٹا نہو تو
بیس ڈول سی تیس تک کہینچا جاوے اور کبوتر یا مرغی کے مثل مرجاوے تو چالیس سے ساٹھ
تک اگر بکرا یا آدمی یا کتا مرجاوے یا اور کوئی نجاست پڑی یا کوئی حیوان مرکر پہولا پہٹا تو سب پانی کہینچنا ضرور ہی
امام ابو حنیفہ کے اگر ممکن نہو تو دو آدمی جنکو مہارت ہو وہ پانی کے مقدار کی پہچان ہو جتنا
پانی بتا دین اتنا کہینچ ڈالا جاوے اگر نہو سکے تو دو سو سے تین سو ڈول تک کہینچے اور ڈول اوسط ہو
یعنی جسمین ایک صاع پانی آتا ہو اور حساب ہر اسی صاع کے تین پڑی ہوتے ہین تخمینا
اور نزدیک امام مالک کے اگر اوصاف ثلثہ سی کوئی ایک وصف بدلے تو پانی نجس ہے
اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے پانی متغیر ہے تو نجس ہی اگر متغیر نہو تو پاک ہی
جبکہ کنواں قلتین ہو لیکن کوئی جانور گرکر پاش پاش ہو جاوے تو سب پانی نکالا جاوے کیونکہ جو پانی نکالینگے
اسمین نجاست نکل آویگی اگر سب پانی نکالنا ممکن نہو تو اتنا نکالین جو دلکو تشفی ہو
کہ اب کچہ نجاست باقی نہین اگر قلتین سی کم ہو تو نجس ہی پہر پانی نکالنے سی پاک نہین
ہوتا چاہیے کہ اسمین اور پانی ڈالے یا چہوڑ دیوے دو قلے پانی ہونے تک اور نجس نہین
نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے جہوٹا اور پسینا جانور وحشی خنزیر اور کتے کے سوا سب کے

بنجاست آلودہ نہو تو اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے درندونکا بہی نجس ہے اور خچر اور گدہے
کا مشکوک اگر سوا اس مشکوک پانی کے دوسرا پانی نہو تو وضو کرے اُس پانی سے اور تیمم بہی کرے
اور امام احمد کے ایک روایت مین نجس ہے اور پرندونکا مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور نجس
امام احمد کے نزدیک اور جہوٹا اور پسینا بلی کا مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور پاک نزدیک امام احمد
کے اور آدمی اور گہوڑے اور حلال جانورونکا پاک ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر نبیذ تمر کے سوا
پانی نہ ملے تو وضو کرے نزدیک امام ابوحنیفہ کے ظاہر روایت مین اور صحیح یہہ ہے کہ تیمم کرے اور نزدیک
ائمہ ثلثہ کے بہی تیمم کرے اور اختلاف اسصورت مین ہے جبکہ وہ شیرین اور پتلا بہتا ہو مانند پانی
کے اگر نشہ پیدا ہو تو کسی کے نزدیک اس سے وضو جایز نہین

باب التیمم

تیمم کا حکم جناب باری کے طرف سے خاص ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امت کو ہوا ہے
اتفاق ہے ائمہ اربعہ کا تیمم جایز ہونے پر محدث اور جنب اور حایض اور نفسا کو بسبب بیماری
اور نہ میسر ہونے پانی کے اور جایز ہے تیمم نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اوس چیز سے جو
جنس زمین اور پاک ہو جیسے خاک اور ریگ اور پتھر اور سرمہ اور ہرتال وغیرہ اور نزدیک امام
شافعی اور امام احمد کے نہین جایز ہے تیمم سوا پاک خاک کے اور شرط ہے نزدیک امام شافعی کے
خالص خاک رہنا اگر اسمین آٹا وغیرہ ملا ہے تو تیمم جایز نہین اور جایز ہے نزدیک امام احمد کے اوس
خاک سے جسمین آٹا وغیرہ پاک چیزین مخلوط ہین لاکن شرط ہے سب چیزونمین غبار رہنا اور فرض
ہے نیت تیمم مین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نیت کرے نزدیک امام ابوحنیفہ کے طہارت کی یا مباح
ہونے نماز یا رفع حدث یا جنابت کی یا عبادت مقصودہ کی جو نہین صحیح ہے بغیر طہارت کے
اور نزدیک امام مالک کے نیت مباح ہونے نماز کی کرے اور لازم نہین نیت حدث اصغر کی
اگر حدث اصغر ہو تو اگر حدث اکبر ہے تو ضرور ہے نیت حدث اکبر کی اور جایز نہین نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے نیت رفع حدث اور جنابت اور طہارت کی بلکہ نیت نماز مباح ہونیکی کرے اور

امام احمد کے دوسری روایت مین ضرور ہی نیت حدث اصغر اور اکبر کی اور تعین کرنا ان دونون
مین سی جسکی طہارت ضرور ہی اور تیمم کیواسطی دو ضرب مارنا فرض ہی ایک سی مسح تمام منہہ کا کری
دوسری سی مسح ہاتونکا کہنیون سمیت ایسا کہ ذرا بھی نچہوٹے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام
شافعی کے اور ایک ضرب فرض ہی دوسری سنت نزدیک امام مالک کی پہلی سی مسح منہہ کا کری
دوسری سی ہاتونکا پونہچون تک فرض ہی اور کہنیون تک سنت اور نزدیک امام احمد کے سنت ہی
ایک ضرب ماری اور اس سی مسح کری منہہ کا اور ہاتونکا پونہچون تک اگر دو ضرب مارکے ایک سی مسح
منہہ کا اور دوسری سی ہاتونکا کہنیون تک کری تو بھی مضایقہ نہین لاکن فرض ہی مسح منہہ اور
ہاتونکا پونہچون تک فقط اور جائز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک تیمم سی فرض و نوافل جتنی چاہین
پڑہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سوا ایک فرض کے دوسرا ادا نکری لاکن نوافل جتنی چاہین ادا کرین
اور قضا نماز بھی پڑہنا جایز ہی نزدیک امام احمد کے اور جائز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے تیمم آگے
وقت کے کرنا اور باطل نہین وقت جانیسی اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک جائز نہین اور باطل ہوتا ہی
تیمم وقت جانیسی اور ایک روایت سی امام احمد کے باطل نہین اور جائز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کی نفل نماز کی
واسطی تیمم کرکے فرض نماز ادا کرنا اور ایسا ہی مطلق نماز کی نیت کرکے اور جایز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ
کے اور اسیطرح جائز ہی سجدہ تلاوت یا نماز جنازہ کی نیت کرکے فرض نماز ادا کرنا اگر نیت مس مصحف
یا مسجد مین داخل ہونیکی کی تو اوس تیمم سی نماز جایز نہین اور جائز ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی تیمم کیا ہوا
شخص امامت کرنا وضو کیہوی لوگ کی اور سنت ہی تیمم مین موالات اور ترتیب نزدیک
امام ابو حنیفہ کے مانند وضو کے اور نزدیک امام مالک کی موالات فرض ہی اور ترتیب سنت
اور نزدیک امام شافعی کے ترتیب فرض ہی اور موالات سنت اور نزدیک امام احمد کی دونون
فرض ہین اور تسمیہ فرض ہی نزدیک امام احمد کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جائز ہی
تیمم نزدیک ائمہ اربعہ کے مسافر کو درحالیکہ نزدیک اسکی پانی ہی اگر خوف کری تشنگی کا اور جائز
ہی تیمم اوس شخص کو جو مقید ہی شہر مین اور قادر نہین پانی پر لیکن نماز کا اعادہ کری بعد زوال عذر

کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور اعادہ ضرور نہین نزدیک امام مالک اور امام
احمد کے اگر کسیکو تھوڑا پانی میسر ہو جو طہارت کو کافی نہین تو تیمم کرے نزدیک امام ابوحنیفہ اور
امام مالک کے اور جتنا ہو سکے اسنا دھووے اور باقی کیواسطے تیمم کرے نزدیک امام شافعی اور امام
احمد کے اگر کسی جای پانی میسر نہو اور نہ تیمم کے لایق کوئی شئی تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے تشبہ
کرنا ساتھہ حالت مصلی کے واجب ہے پس رکوع کرے اور سجدہ کرے لاکن قرأت اور نیت نکرے
حدث اکبر ہو یا اصغر اگر جای خشک نہو تو اشارہ کرے کھڑے رہکے اور دونون صورت مین اعادہ
کرے نماز کا جب پانی یا تیمم کے لایق کوئی چیز ملے اور نزدیک امام مالک کے نہ تیمم کرے نہ نماز پڑھے
جبتک کہ کوئی چیز لایق تیمم کے یا پانی نہ ملے اور امام ابوحنیفہ سے ایک روایت اور امام شافعی کا
قول قدیم اسیطرح ہے اور قول جدید مین فرض نماز پڑھے اور اعادہ کرے جسوقت کہ پانی یا تیمم
کے لایق کوئی چیز ملے اور امام مالک اور امام احمد کی ایک روایت مین ایسا ہی ہے اور امام مالک
کے تیسرے قول مین اور امام احمد کے دوسری روایت سے نماز پڑھے اور اعادہ نکرے اور ردّۃ
ناقض تیمم نہین ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور ناقض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جو ناقض وضو ہے
وہ ناقض تیمم ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور لغو ہے تیمم کافر کا نہ وضو نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور
دونون لغو ہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل ہوتا ہے تیمم اوس شخص کا جو بسبب میسر نہونے پانی
کے تیمم کیا ہے اگر پانی ملے آگے نماز کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر نماز شروع کئے بعد پاوے تو
باطل ہے نماز اور تیمم نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور صحیح ہے نزدیک امام مالک کے نماز
اور نزدیک امام شافعی کے اگر مسافر ہو تو نماز صحیح ہے لاکن نماز قطع کرکے طہارت کرنا افضل ہے
اگر وقت تنگ ہو تو قطع کرنا حرام ہے اور مقیم کی نماز باطل ہے ایسا ہی مسافر نیت اقامت کی کرے
تو بہی باطل ہے اگر پاوے پانی بعد نماز کے تو اعادہ نکرے نماز کا نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مسافر
کے اسباب مین پانی تہا اور وہ بہول کے تیمم سے نماز پڑھے بعد پانی یاد آوے تو نماز کا اعادہ نکرے
نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور اعادہ فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور جائز

ہی تیمم واسطی نماز جنازہ اور عید کے فوت کا اندیشہ ہو تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور جایز
نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور خوف سے فوت وقت اوس نماز کے جسکا بدل ہی تیمم نکرے
نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور بعض علماء حنفیہ کہتے ہین احتیاطاً تیمم کرے اور نماز پڑہے پہر اعادہ
کرے اور نزدیک امام شافعی کے بہی ایسا ہی ہی اور نزدیک امام مالک کی تیمم کرکے نماز پڑہے اور
اعادہ نکرے اور امام احمد سے دو روایت ہین ایک مین تیمم جایز ہی دوسری مین نہین اگر دو برتن
مین پانی بہرا ہے اور انمین سے ایک کا پانی پاک اور دوسری کا نجس ہی اور مصلی نہین جانتا
کہ نجس کون ہی اور پاک کون ہی تو تیمم کرے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور تحری کرے
نزدیک امام شافعی کے اور وضو کرے اوس پانی سے کہ جسکے طہارت کا ظن غالب ہو اور امام مالک
سے دو روایتین ہین ایک مین تحری کرے اور دوسری مین نکرے۔

باب مسح الخفین

مسح موزونکا خصائص سے اسی امت کی ہی اور وہ جایز ہی بی وضو کو نزدیک ائمہ اربعہ کے
جنب ہو تو جائز نہین اور جائز ہی نزدیک امام مالک کے بغیر حصر ایام کے اور نزدیک ائمہ
ثلثہ کے مسافر کو تین رات دن اور مقیم کو ایک رات دن اور مسح فقط اوپر موزون کی کرے
نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور اوپر اور نیچے بہی کرے نزدیک امام مالک اور امام شافعی
کی اگر اختصار کرے اوپر فقط تو جایز ہی بالاتفاق اور تین انگلیونکی مقدار مسح فرض ہی نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اور تمام موزونکا مسح نزدیک امام مالک کے اور اکثر موزونکا مسح نزدیک
امام احمد کے اور اوسقدر کہ جسپر اطلاق مسح کا آوے نزدیک امام شافعی کی فرض ہی اور ایک
بار مسح کافی ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور مسح درست ہونے کے لئے شرط ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی
بعد پہننے کے حدث کیوقت طہارت تمام رہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی پہننے کی وقت طہارت تمام
رہے اگر کسینے دونون پاؤن دہوکے موزے پہنے بعد اسکے باقی اعضا دہوئے اسکے بعد حدث
ہوا یا وضو ترتیب سے کیا اور داہنے پاؤن کو دہوکے موزہ پہنا اور دوسرے پاؤن کو دہوکے

دوسرا موزہ پہنا بعد اسکے حدث لاحق ہوا تو دونون صورت مین مسح جایز ہی نزدیک امام
ابوحنیفہ کے کیونکہ وقت حدث کے دونون صورتین طہارت کامل تہی اور نزدیک ائمہ
ثلثہ کے دونون صورت مین مسح جایز نہین کیونکہ پہلی صورت مین موزہ پہننے کی وقت
طہارت تمام نتہی اور دوسری صورت مین داہنا موزہ پہننے کے وقت طہارت کامل نہی
اور واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی نکالنا دوسرے موزی کا جب نکلے ایک موزہ اور ابتدا مدت مسح
کی حدث کیوقت سی ہی بعد مسح کے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن ایک روایت سی امام احمد
کے وقت مسح سی اور باطل ہوتی ہی طہارت گذر جانیسی مدت مسح کی نزدیک ائمہ ثلثہ کی نہ
نزدیک امام مالک کی اور باطل ہوتی ہی طہارت نکالنی سی موزونکی پس دہووی دونون
پاؤنکو فقط نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی کے لاکن باطل ہوتا ہی پورا
وضو نزدیک امام مالک کی زیادہ وقت ٹہری تو موزہ نکالی بعد اور امام احمد سی دو روایتین
ہین مشہور روایت مین باطل ہوتا ہی پورا وضو اور دوسری روایت مین کافی ہی دونون
پاؤن کا دہونا اور مسح درست ہونی کے واسطی شرط ہی کہ وہ موزہ پہنکر چلنے کی لایق اور
ساتر ہو تمام قدم کو مع ٹخنون کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جائز نہین مسح نزدیک امام
ابوحنیفہ کی اگر موزہ تین انگلیونکی مقدار مین پہٹا ہو تو اور نزدیک امام مالک کی جایز نہین
جبکہ پہٹا ہووی مقدار ثلث قدم کی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی اگر تہوڑا سا بہی
پہٹا ہو تو مسح درست نہین اگر مقیم مسح کر کے ایکرات دن گذرنیکی آگے مسافر ہوا تو
تین رات دن تک مسح کری نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور ایک راتدن تک نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اگر مسافر ایک راتدن گذرنی کے آگے مقیم ہوا تو ایک راتدن کی بعد موزہ
اتاری نزدیک ائمہ ثلثہ کی نہ نزدیک امام مالک کی اور مسافر سفر معصیت مین مانند مقیم کی ہے
نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور ساقط کرتی ہی مسح موزہ کو جو
چیز کہ ساقط کرتی ہی وضو کو نزدیک ائمہ اربعہ کے ۔

باب الحیض والنفاس

حیض وہ خون ہی جو رحم سی عورت بالغہ کے آتا ہی اور کم مدت حیض کی مقرر نہین نزدیک امام مالک کی اور تین رات دن ہی کم مدت نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ایکرات دن نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور اکثر ایام حیض کے دس رات دن نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور پندرہ رات دن نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک قول سی امام احمد کی سترہ دن آور اقل طہر درمیان دو حیض کی پندرہ رات دن نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ایک قول سی امام احمد کی تیرہ رات دن آو نہین ہی حد واسطی اکثر ایام طہر کے نزدیک ائمہ اربعہ کی اور حرام ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی نماز اور روزہ حالت حیض ونفاس مین لاکن قضا کرنا روزیکا فرض ہی او نماز کا نہین کیونکہ نماز کے قضا کرنی مین حرج ہی بخلاف روزیکی اور ایک حکمت اسکی یون بیان کی گئی ہی کہ جب حوا علیہا السلام پہلی وقت حایضہ ہوئین تو پوچہا آدم علیہ السلام سے ایا نماز پڑہون یا نہین فرمایا آدم علیہ السلام نے کہ مین نہین جانتا ہون پس وحی بہیجی اللہ تعالی نے طرف اونکے واسطی ترک کرنے نماز کے اور جس وقت کہ پاک ہوئین حوا علیہا السلام تو پوچہا آدم علیہ السلام سے واسطی قضا کرنے نماز کے فرمایا آدم علیہ السلام نے مین نہین جانتا ہون پس وحی بہیجی اللہ تعالی نے طرف اونکی کہ نہین ہی قضا اوپر حوا کی اور جبکہ حایضہ ہوئین روزیکی حالتمین پہر پوچہا آدم علیہ السلام سے تب حکم کیا آدم علیہ السلام نے واسطی ترک کرنے روزیکی اور نہین قضا کرنے پر اسکے قیاس کرکی اوپر نماز کی اوسوقت حکم فرمایا اللہ تعالی نے انکو واسطی قضا کرنی روزیکی اسوجہہ سی کہ آدم علیہ السلام نے حکم کیا بغیر حکم اللہ تعالی کے اور یہی کہا گیا کہ یہہ قیاس حوا علیہا السلام سی ہی حضا در ہوا اور حرام ہی حایضہ ونفسا کو جو حرام ہی جنب کو اور حرام ہی وطی کرنا حایض و نفسا سی نزدیک ائمہ اربعہ کی اگر مباشرت کری سوای فرج کی تو جائز ہی نزدیک امام احمد کی اور نہین جائز ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی مابین ناف اور زانو کی لذت حاصل کرنا آور جایز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی وطی کرنا آگی غسل کے اگر خون موقوف ہو وی بعد دس دن کی اگر آگے دس دن کی موقوف ہووی موافق عادت کی تو نہین جایز ہی یہانتک کہ غسل کری یا گذری وقت موافق غسل او تکبیر تحریمہ کی یا تیمم کرکی نماز پڑہی یا نی نہو تو اگر عادت سی کم مدت مین خون موقوف ہو تو وطی جایز نہین جبتک کہ عادت

کیمواقف وقت نگذرے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے وطی آگے غسل کے لاکن جایز ہے بعد تیمم کے
پانی نہو تو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام مالک کے اور نفاس وہ خون ہے جو بعد
تولد کے نمود ہوتا ہے اگر کامل بچہ پیدا ہونے کے آگے یا حمل کے دنون مین خون آوے تو استحاضہ ہے نزدیک
امام ابوحنیفہ کے نہ نفاس ہے نہ حیض اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے حیض کی صلاحیت
اسمین ہو تو حیض ہے نہین تو استحاضہ اور نزدیک امام احمد کے بچہ پیدا ہونیکے دو تین دن آگے خون نمود
ہووے تو نفاس ہے اوسکے آگے حمل کے دنون مین نمود ہو تو استحاضہ ہے اور نفاس توأمین کا یعنے
ان دو بچونکا جنکی ولادت مین فاصلہ کم چھہ مہینونسے رہے پہلے بچے سے ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے
اگر پہلے بچے سے چالیس دن گذرے بعد خون رہے تو نفاس نہین اور نزدیک امام مالک کے بھی پہلے بچے سے
ہے لاکن ساٹھہ دن کے بعد بھی خون رہے تو وہ نفاس ہے اور نزدیک امام شافعی کے دوسرے بچے سے نفاس
شروع ہوتا ہے اور امام احمد سے دو روایتین ہین ایک روایت مین پہلے بچے سے ہے دوسری روایت مین
پہلے بچے سے شروع ہوتا ہے بعد پھر دوسرے بچے سے اور منقضی ہوتی ہے عدت دوسرے بچہ سے نزدیک
ائمہ اربعہ کے اور اقل مدت نفاس کی مقرر نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اکثر چالیس دن نزدیک امام
ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور ساٹھہ دن نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگر منقطع ہو خون نفاس
کا آگے اکثر مدت کے تو جایز ہے وطی بعد غسل کے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن مستحب ہے نزدیک امام احمد کے جبتک
چالیس روز نگذرین وطی نکرے اور استحاضہ وہ خون ہے جو جاری ہوتا ہے رحم سے بغیر ایام حیض و نفاس کے
اور حکم اسکا یہ ہے کہ اسمین نماز اور روزہ اور دوسری عبادتین۔ اور مجامعت منع نہین نزدیک ائمہ اربعہ
کے اور ایک قول سے امام احمد کے وطی کرنا جایز نہین مگر اس عورت کا شوہر زنا کا اندیشہ رکھتا ہو تو جائز
ہے اور فرض ہے ہر فرض نماز کیوقت ایسی عورت کو تازہ وضو کرنا ایسا ہی اگر کسی کو سلس البول
ہو تو نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور امام احمد کے اور واسطے ہر فرض نماز کے بھی تازہ وضو کرے
نزدیک امام شافعی کے فقط اور نزدیک امام مالک کے اگر مدت انقطاع خون کی اکثر خون جاری رہنے
کی مدت سے ہو تو وضو فرض ہے اگر دونون برابر یا مدت انقطاع کی کم ہے یا کسی کو سلس البول ہووے تو

وضو مستحب ہی واسطی ہر فرض نماز کے

باب النجاسۃ

شراب نجس ہی مگر سرکہ ہوجاوی بغیر علاج آدمی کے تو پاک ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اگر آدمی کی علاج سی ہو تو پاک ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور نجس نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی اور منی نجس ہی نزدیک امام مالک کی اگر وہ کسی چیز کو لگجاوی تو وہ چیز پاک نہین ہوتی سوای دہونی کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے بہی نجس ہی لاکن اگر سخت اور سوکہی ہو تو کہرچ ڈالنی سی بہی پاک ہوجاتی ہی بشرطیکہ سر ذکر کا پاک رہی ایسا کہ پیشاب نی اپنی مخرج سی تجاوز نکیا ہو یا بعد پیشاب کی پانی سی پاک کیا ہو نہین تو سوای دہونی کے پاک نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے منی پاک ہی بشرطیکہ پیشاب کی بعد پانی سی پاک کیا ہو نہین تو نجس ہوجاتی ہی اور بہی پاک ہی نزدیک امام شافعی کے منی سب جانورونکی سوای خنزیر اور کتی کے اور پاک ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے کپڑا وغیرہ پانی سی اور اس چیز سی جو بہتی ہو مانند پانی کی جیسی سرکہ و گلاب وغیرہ اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سوای پانی کے اور کوئی چیز سی پاک نہین ہوتا اور مستعمل پانی سی بہی پاک ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نہین پاک ہوتا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی اور مکروہ ہی نزدیک امام مالک کے مستعمل پانی سی طہارت کرنا دوسرا پانی موجود ہوتی ہوئی اور موزہ پاک ہوتا ہی رگڑنی سی نزدیک امام ابو حنیفہ کے نجاست جرم دار ہو تو وگرنہ دہونا ضرور ہی اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے سوائی دہونے کے پاک نہین ہوتا مطلقا اور امام احمد سی تین روایتین ہین ایک روایت مین رگڑنا کافی ہی دوسری روایت مین دہونا واجب ہی تیسری روایت مین بول و براز ہو تو دہونا واجب ہی نہین تو رگڑنا کافی ہی اور پونچہنی سی پاک ہوتی ہی تلوار اور چہری اور مانند اسکے اور زمین پاک ہوتی ہی خشک ہونی اور اثر نجاست زائل ہونی سی نزدیک امام ابو حنیفہ کی لیکن اوس خاک سی تیمم جائز نہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی سوای دہونی کے پاک نہین اور دہونی سی پاک ہوتی ہی وہ چیز جو نجاست مرئیہ رکہتی ہی زائل ہونے سی عین نجاست کی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جو نجاست مرئیہ نہین رکہتی ہی ایکبار دہونی سے پاک نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کی تین دفعہ دہونا ضرور ہی اور ہر بار نچوڑنا ہی موافق اپنی قوت کی اگر نچوڑنا ممکن نہو تو

تین دفعہ دہو وے اور ہر دفعہ خشک کرے ایسا کہ قطرہ نہ بہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایکبار کافی ہے اور ایک روایت مین امام احمد کے تین دفعہ دہونا شرط ہے اور ایک روایت مین سات دفعہ لیکن زمین کی نجاست کو ایک دفعہ کافی ہے اور زائل ہوتی ہے نجاست کتے کی دہونے سے مانند دوسری نجاست کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور سات بار دہونا ضرور ہے ایک دفعہ مٹی سے مگر کے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور خنزیر کی نجاست بہی مانند دوسری نجاست کے ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور سات دفعہ دہونا ضروری نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور پاک ہوتا ہے کپڑا جسپر پیشاب ایسے لڑکے کا ہو جو دودھ کے سواے کچھ نہین کہاتا پانی چہڑکنے سے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور سواے دہونے کے پاک نہین نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اگر ایسی لڑکی کا پیشاب ہو تو سواے دہوئے کے پاک نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور معاف ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے نجاست خفیفہ کم پاؤ کپڑے سے جیسے پیشاب گہوڑیکا اور جسکا گوشت حلال ہے اور بیخال پرندونکی جو ہوا پر بیخال کرتے ہین اور انکا گوشت حلال نہین اگر حلال ہے تو پاک ہے اور نجس غلیظ ہے بیخال ان پرندونکی جو ہوا پر بیخال نہین کرتے مانند مرغ کے اور معاف ہے نجاست غلیظہ کم درہم سے جیسے خون اور شراب اور بول و براز آدمی کا اور بیخال مرغیونکی اور پیشاب جانورونکا جنکا گوشت حلال نہین اور لید انداختہ چارپایونکا جنکا گوشت حلال ہے اور درہم سے مراد ہتیلی کے گڑہے کی چوڑائی ہے نجاست پتلی ہو تو اگر گاڑہی ہو تو مثقال کا وزن مراد ہے اگر نجاست غلیظہ کم درہم سے ہو تو دہونا سنت ہے برابر ہو تو واجب زائد ہو تو فرض ہے اور نجاست خفیفہ پاؤ عضو یا پاؤ کپڑے برابر ہو تو دہونا فرض ہے کم ہو تو سنت اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے کوئی ایک نجاست معاف نہین کسی چیز پر ہو مگر تہوڑا خون اور پیپ کپڑے اور بدن کو لگجاوے تو معاف ہے لکن پاک ہے بول و براز حلال جانورونکا نزدیک امام احمد اور امام مالک کے نہ نزدیک امام شافعی کے

باب الاستنجا

استنجا کرنا کلوخ سے یا پانی سے فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت موکدہ نزدیک امام ابوحنیفہ کے لاکن نجاست درم برابر ہو تو دہونا واجب ہے زائد ہو تو فرض ہے حدیث شریف مین ہے پاکی کرو پیشاب

سے اکثر عذاب قبر کا اسی سے ہوتا ہے اور حرام ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے پیخانہ مین منہہ اور پیٹھہ قبلہ کی طرف کرنا ایسا ہی میدان مین بہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے فقط میدان مین حرام ہے مگر کوئی چیز حائل ہو تو جائز ہے اور پیخانے مین جاتے وقت نام خدا تعالی کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آیت قران شریف کی نہ لیجاوے اور نہ پڑہے اگر بہول سے لیجاوے تو دستار مین یا رومال یا جیب مین چھپا لیوے اور مکروہ ہے پیشاب کرنا رستے مین لوگونکے چلنے پہرنے کے اور میوے والے جہاڑ کے نیچے اور سائے مین لوگون کے نفع کے اور سخت چیز پر اور ہوا کے سامنے اور سوراخ مین اور مکروہ ہے پیشاب اور پیخانے کے وقت بات کرنا بیضرورت اور پیخانے مین جاتے وقت بایان پاؤن پہلے رکھے اور باہر نکلتے وقت داہنا پاؤن نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

کتاب الصلوٰۃ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے محافظت کرو تم نمازون پر اور نماز وسطی پر اور وہ عصر کی نماز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور صبح کی نماز نزدیک امام مالک کے اور حدیث شریف مین ہے جو شخص کہ محافظت کرے نماز پر تو ہوگی وہ نماز واسطے اوسکے نور اور برہان اور نجات قیامت کے روز اور جس نے محافظت نہ کی ہوگی اسکو نور اور نہ برہان اور نہ نجات اور رہیگا وہ قیامت کے دن ساتھہ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے اور بہی حدیث مین ہے کہ حکم کرو تم اپنی اولاد کو واسطے نماز کے جس وقت کہ ہووین وہ سات برس کے اور مارو انکو واسطے نماز کے دس برس کی عمر مین اور نماز ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور اوسکی سترہ رکعتین ہین ایک رات دن مین فجر کے دو ظہر کے چار عصر کے چار مغرب کے تین عشا کے چار نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نماز فرض ہے ہر مسلمان عاقل و بالغ پر مرد ہو یا عورت جو خالی رہے حیض و نفاس سے اور منکر نماز کے فرضیت کا کافر ہے اور واجب ہے قتل اسکا بسبب ردت کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تارک نماز کا عمداً جو معتقد ہے وجوب کا اوسکی قید کیا جاوے نماز پڑہنے تک نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور قتل کیا جاوے نزدیک ائمہ ثلثہ کے حداً تلوار سے اور احکام اسکی مانند مسلمانونکی ہین غسل اور دفن اور نماز اور ورا ثت

ہین اور نماز مین نیابت صحیح نہین نہ نفس سے نہ مال سے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور وقت ظہر کا زوال
آفتاب سے شروع ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور دو سائے تک رہتا ہے سوا ہے سایہ اصلی کے نزدیک
امام ابو حنیفہ کے وہانسے عصر کا وقت شروع ہوتا ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور ایک
قول سے امام ابو حنیفہ کے ایک سائے تک ہے سوا ہے سایۂ اصلی کے وہانسے عصر کا وقت شروع ہوتا ہے
اور نزدیک امام مالک کے ایک سائے تک وقت اختیاری ظہر کا ہے وہانسے وقت اختیاری عصر کا شروع
ہوتا ہے اور آفتاب زرد ہونے تک رہتا ہے اور وقت ضروری دونونکا آفتاب غروب ہونے تک
ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے بھی وقت عصر کا آفتاب غروب ہونے تک رہتا ہے اور وقت مغرب کا
غروب شمس سے شفق ابیض غائب ہونے تک ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک امام شافعی اور امام
احمد کے اور ایک قول سے امام ابو حنیفہ کے شفق احمر تک اور نزدیک امام مالک کے وقت اختیاری مغرب
کا تنگ ہے نماز ساتھہ شرایط کے ادا کرنے تک باقی رہتا ہے اور عشا کا وقت اختیاری غروب شفق احمر
سے ثلث لیل تک ہے اور دونونکا وقت ضروری طلوع صبح صادق تک ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے بھی
عشا کا وقت غروب شفق سے طلوع صبح صادق تک رہتا ہے اور وقت اختیاری صبح کا طلوع صبح
صادق سے تھوڑی روشنی ہونے تک ہے نزدیک امام مالک کے اور وقت ضروری آفتاب طلوع ہونے
تک ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے بھی وقت صبح کا طلوع صبح صادق سے آفتاب طلوع ہونے تک ہے
اور سخت حرام ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے نماز نہین پڑہنا وقت پر مگر عذر شرعی ہو جیسا غفلت سے سو جاوے
یا نماز کا خیال نرہے اور وقت نماز کا گذر جاوے لاکن دونون صورت مین نماز قضا کرنا فرض ہے اور
پہلی صورت مین توبہ اور استغفار بھی کرے اور یہی حرام ہے نزدیک امام مالک کے تاخیر کرنا وقت
ضروری تک اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے صبح کی نماز پڑہنا اسفار یعنی روشنی کیوقت سوا ہے مزدلفہ
کے ایسا کہ چالیس آیتین پڑہہ سکین اور پھر اگر باطل ہو وے وضو یا نماز تو اعادہ کر سکین چالیس آیتین پڑہکے
اور عورت کو تغلیس یعنی اندھیرے مین افضل ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سبکو تغلیس افضل ہے لاکن ایک
روایت مین امام احمد کے اعتبار کیا جاوے حال مصلیونکا اگر دشوار ہووے ان پر تغلیس تو اسفار افضل ہے

اگر صبح کی نماز مین آفتاب طلوع ہوجاوے تو نماز باطل ہوتی ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور صحیح ہے
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر عصر کی نماز مین آفتاب غروب ہوجاوے تو نماز صحیح ہے نزدیک آئمہ اربعہ کی اور
مستحب ہے تاخیر نماز ظہر کی حرارت کے موسم مین نزدیک ائمہ اربعہ کی لاکن نزدیک امام شافعی کی گرم
ملکو نمین لوگ دور سے آکے جماعت سے پڑہتے ہون تو مستحب ہے تاخیر ظہر کی نہین تو تعجیل افضل ہے اور
مستحب ہے تعجیل ظہر کی ٹھنڈ کی موسم مین نزدیک ائمہ اربعہ کی اور تاخیر عصر کی نزدیک امام ابوحنیفہ کی
آفتاب زرد ہونے تک مستحب ہے اور تقدیم افضل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مغرب مین تعجیل افضل ہے
نزدیک ائمہ اربعہ کے اور عشا مین تعجیل افضل ہے نزدیک امام شافعی کے اور تاخیر افضل ہے نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور منع ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کی نماز اور سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ آفتاب طلوع
ہونیکی وقت یہانتک کہ ایک نیزے کے مقدار بلند ہووے اور استوا اور غروب آفتاب کیوقت ہی
مگر اوسی دن کی عصر جایز ہے غروب کیوقت اور مکروہ ہے نفل نماز بعد نماز فجر اور عصر کے اور بعد فجر کے
سواے سنت فجر کے اور حرام ہے نزدیک امام مالک کے نماز سواے فرائض خمسہ کے وقت طلوع اور غروب
آفتاب کے اور مکروہ ہے بعد طلوع فجر کے مگر دو رکعتین سنت فجر اور وتر کی آگے اسفار کی اور مکروہ ہے
بعد نماز عصر کے مگر نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت بعد نماز صبح کے آگے اسفار کی اور آگی آفتاب زرد ہونیکی جایز
ہے اور مکروہ نہین کوئی نماز وقت استوا کے اور نزدیک امام شافعی کے ان سب اوقات مین نماز
پڑہنا منع ہے مگر جس نماز کا سبب مقدم ہے جیسے نماز جنازہ اور کسوف اور طواف اور نذر اور قضا اور
تحیت المسجد اور تحیت الوضو اور سجدہ تلاوت اور شکر لاکن جایز ہین تمام نمازین مکہ کی مسجد مین
اور جمعہ کے روز استوا کیوقت اور جایز ہے بعد فجر کے آگے نماز فجر کے اور نزدیک امام احمد کی قضا نماز
ان سب اوقات مین جائز ہین اور نفل نمازین جائز نہین اور نماز جنازہ اور دو رکعتین طواف کی اور
اعادہ کرنا جماعت کا بعد فجر اور عصر کے جائز ہے اور باقی اوقات مین دو روایتین ہین ایک روایت
مین جائز ہے دوسری مین نہین ۔

باب الاذان

اذان اور اقامت فرض کفایہ ہی واسطے فرض نماز کے نزدیک امام احمد کی اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور اذان سنت نہین واسطے عورات کی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اقامت مستحب ہی واسطے عورات کی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے نہ نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اگر سب لوگ شہر کے اذان اور اقامت ترک کرین تو قتل کئے جاوین نزدیک ائمہ اربعہ کی اور اذان مین شروع اللہ اکبر چار دفعہ بعد اشہد ان لا الہ الا اللہ دو دفعہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ دو دفعہ اور حی علی الصلوۃ دو دفعہ اور حی علی الفلاح دو دفعہ اور اللہ اکبر دو دفعہ اور لا الہ الا اللہ ایکدفعہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایسا ہی ہی نزدیک امام مالک کی بہی لاکن شروع مین اللہ اکبر دو دفعہ ہے اور سنت ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اللہ اکبر کہہ بعد شہادتین دو بار آہستہ کہکی پہر دو بار پکار کی کہی اور یہ سنت نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور قضا نماز کو بہی اذان اور اقامت کہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی لاکن ایک سی زائد قضا ہون تو ایک کیواسطے اذان کہنا اور تمام کو اقامت کہنا سنت ہی اور نزدیک امام مالک کے قضا نماز کو فقط اقامت کہی اور سننیوالا اذان کا وہی کلمی کہے جو موذن کہتا ہی لاکن حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کیوقت لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کہے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن بعض علمای حنفیہ کہتے ہین حی علی الفلاح کیوقت ما شاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن کہی اور اقامت نزدیک امام ابو حنیفہ کی مانند اذان کی ہی ساتھہ زیادہ کرنی قد قامت الصلوۃ کے دو دفعہ بعد حی علی الفلاح کے اور نزدیک امام مالک کے ایک ایک بار کہے سب کلمی اور قد قامت الصلوۃ سوای اللہ اکبر کے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دو بار اللہ اکبر اور قد قامت الصلوۃ کہے باقی کلمے ایک ایک بار اور قد قامت الصلوۃ کے جواب مین کہے اقامہا اللہ وادامہا ما دامت السموات والارض نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز نہین اذان آگے وقت کی نزدیک ائمہ اربعہ کی لاکن واسطے صبح کی نماز کی جائز ہی دو اذان ایک آگی وقت کے اور ایک بعد وقت کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور صبح کی نماز مین بعد حی علی الفلاح کی الصلوۃ خیر من النوم دو دفعہ کہے اور اسکی جواب مین صدقت

وبر شرات کہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اذان کہڑے ہو کے کہے قبلہ کیطرف منہہ کر کر اور دونون انگلیون
کو شہادت کی کانون مین رکہے اور حی علی الصلوٰۃ کیوقت داہنی طرف منہہ پہیرے اور حی علی الفلاح کے
وقت بائین طرف اور اذان کے بعد درود شریف پڑہکے یہہ دعا مانگے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ
التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ
وَعَدْتَّهٗ نزدیک ائمہ اربعہ کے ۔

باب شروط الصلوٰۃ

طہارت کپڑے کی اور بدن کی نجاست حقیقی اور حکمی سے اور طہارت جاے نماز کی اور استقبال قبلہ
اور جاننا وقت کا اور شرمگاہ چہپانا یہہ سب شرایط ہین واسطے نماز کے نزدیک ائمہ اربعہ
کے اور شرمگاہ مرد کی نزدیک امام ابو حنیفہ کے ناف کے نیچے سے گہٹنون کے نیچے تک ہے اور نزدیک ائمہ
ثلثہ کے مابین ناف اور زانو کے اور شرمگاہ عورت حرہ کی نزدیک امام ابو حنیفہ کے تمامی بدن
ہے سواے منہہ اور ہتیلیون اور قدمون کے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے سواے منہہ اور ہتیلیون کے
اور نزدیک امام احمد کے سواے منہہ کے اور شرمگاہ کنیز کی مانند مرد کی ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن
پیٹ اور پیٹہہ مانند عورت حرہ کی ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور باطل ہوگی نماز نزدیک امام ابو حنیفہ
کے اگر ظاہر ہووے چوتہائی اس عضو کی جو شرمگاہ مین داخل ہے جیسے چوتہائی ران وغیرہ کی
اور نزدیک امام مالک کے اگر ذکر یا انثیین یا مقعد سے کوئی شے نظر آوے تو نماز کا اعادہ کرے وقت
باقی رہے یا نرہے اگر سرین یا زیر ناف نظر آوے تو اعادہ کرے اگر وقت باقی رہے اگر ران نظر آوے تو
اعادہ نہین اور عورت کے اعضا مین چہاتی یا گردن یا سر یا ہاتہہ یا ظاہر قدم یا پشت سے کل
عضو یا بعض نظر آوے تو اعادہ کرے اگر وقت باقی رہے اور قدم کا باطن نظر آوے تو اعادہ
ضرور نہین اور سواے انکے کوئی عضو نظر آوے تو اعادہ کرے وقت باقی رہے یا نرہے اور نزدیک
امام شافعی کے تہوڑا بہی نظر آوے تو نماز باطل ہے اسیواسطے مرد کو ضرور ہے کچہہ نیچے ناف اور زانو
سے بہی چہپانا اور نزدیک امام احمد کے زائد نظر آوے تو نماز باطل ہوگی اور مونڈہے پر کپڑا رہنا

فرض ہی نزدیک امام احمد کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر کسیکو دو کپڑی رہین ایک طاہر اور ایک نجس
اور معلوم نہین کہ طاہر کون ہے اور نجس کون تو تحری کرہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی
کے اور جسکو طہارت کا ظن غالب ہو اسی سی نماز پڑہی اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے ہر
کپڑ ےسی نماز پڑہی اگر ننگا وی مصلی کپڑا واسطی نماز کے تو افضل ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی نماز پڑہنا
بٹھیکر اشارے سی اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی کہڑی ہوکر پڑہی اور نزدیک امام احمد کے
بٹھیکر پڑہی اشارے سی دوسری روایت مین کہڑی ہوکر پڑہی رکوع و سجود سی نیت دلسی فرض ہی واسطی
نماز کی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور زبان سی نہ کہنا اولی ہی نزدیک امام مالک کی اور کہنا مستحب ہی نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور نیت اللہ اکبر کے مقارن رہنا فرض ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی اور
مستحب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے

باب صفۃ الصلوۃ

تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر ساتھہ تلفظ کے فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ
اربعہ کی تکبیر تحریمہ کی وقت رفع یدین یعنی دونون ہاتھہ اوٹھانا ایسا کہ دونون انگھوٹھی دونو ن
کانکی لوتک آوین لاکن نزدیک امام ابو حنیفہ کی لو کو انگھوٹھی سی مس کری مگر عورت مونڈھون تک ہی
اوٹھاوی اور سنت ہی ہاتھہ باندہنا سیدہا اوپر بائین کی نیچی ناف کی نزدیک امام ابو حنیفہ کی لاکن
عورات چہاتی پر باندہین اور نزدیک امام شافعی کے اور ایک روایت سی امام مالک اور امام احمد
کے مرد ہو یا عورت نیچی چہاتی کے اوپر ناف کے باندہی لاکن مشہور روایت مین امام مالک کی ہاتھہ
باندہنا سنت نہین اور مشہور روایت مین امام احمد کی ناف کی نیچی باندہی اور قیام فرض ہی نزدیک
ائمہ اربعہ کے اور بعد تکبیر تحریمہ کی ثنا پڑہنا سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے نہ نزدیک امام مالک
کے اور ثنا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی یہہ ہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اور نزدیک امام شافعی کے ثنا یہہ ہی وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي

لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور بعد ثنا کے مستحب ہی
نزدیک امام شافعی کے یہہ دعا پڑہنا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ اَنْتَ
رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ
عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ
تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ لاکن وقت جانیکا خوف ہو یا امام کے پیچھے قرأت
فوت ہونیکا اندیشہ ہو تو مستحب نہین اور امام کو مستحب ہی اگر مقتدی راضی ہون تو اور قرأت
یعنی قرآن شریف کی ایک آیت جسمین دو کلمہ یا زاید ہون پڑہنا فرض ہی امام اور منفرد کو ہر رکعت
مین نفل اور واجب کی اور دو رکعتون مین فرض کی خواہ پہلی دو رکعتین ہون یا آخر کی یا پہلے
کی ایک اور آخر کی ایک لیکن واجب ہی پہلی دو رکعتون مین اور واجب ہی سورۂ فاتحہ اور ضم
سورہ یا بڑی ایک آیت یا چہوٹے تین آیتین بعد سورۂ فاتحہ کے ہر رکعت مین واجب اور نفل
کے اور پہلے دو رکعتون مین فرض کی اور دوسری رکعتونمین فرض کے سورۂ فاتحہ مستحب ہے
اور ضم سورہ مستحب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سورۂ فاتحہ فرض ہی نزدیک ائمہ ثلاثہ کے
ہر رکعت مین سب نمازون کی امام اور منفرد کو اور ضم سورہ سنت ہی نوافل کے سب رکعتونمین
اور فرض کے پہلے دو رکعتون مین فقط اور قرأت نکرے مقتدی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور فرض
ہی نزدیک امام شافعی کے سورۂ فاتحہ مقتدی پر بہی اور دوسرا سورہ سنت لاکن جہریہ نماز مین
دوسرا سورہ نہ پڑہے امام کی قرأت سنی جاویگی اور مستحب ہی امام کو توقف کرنا سورۂ فاتحہ پڑہکے
مقتدی سورۂ فاتحہ پڑہنے تک اور اوسوقت امام کو مستحب ہی کچہہ قرأت یا ذکر یا دعا کرنا آہستہ ایسا
کہ اپنے کو سنی جاوے اور فرض نہین قرأت مقتدی پر نزدیک امام مالک اور امام احمد کی لاکن مستحب
ہی نزدیک امام مالک کی سریہ نماز مین اور مکروہ ہی جہریہ نماز مین قرأت امام کی سنی یا نہ سنی اور سنت
ہی نزدیک امام احمد کے سریہ نماز مین اور مکروہ نہین جہریہ نماز مین امام کی قرأت نہ سنی تو اگر قرأت

سننے تو مکروہ ہی لاکن مستحب ہی امام کو توقف کرنا سورہ فاتحہ پڑہکے مقتدی سورہ فاتحہ پڑہلیتک
اور سنت ہی قرأت کیواسطے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہنا نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور مکروہ ہی
نزدیک امام مالک کے فرض نماز مین اور بسم اللہ آیت ہی سورہ فاتحہ کی نزدیک امام شافعی کے
پس فرض ہی قرأت اسکی ساتہ سورہ فاتحہ کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے آیت سورہ فاتحہ کی نہین
لاکن سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی آگے سورہ فاتحہ کے پڑہنا اور مکروہ ہی نزدیک
امام مالک کی فرض نماز مین اور علما ہی مالکیہ کہتے ہین کہ بسم اللہ پڑہے مالکی آہستہ بغیر نیت فرض
اور نفل کے واسطے خروج کے خلاف سے امام شافعی کے اور بسم اللہ جہر سے پڑہنا سنت ہی جہریہ
نماز مین نزدیک امام شافعی کے اور آہستہ پڑہنا سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد
کے اور سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے آمین کہنا آہستہ سورہ فاتحہ تمام ہوے
بعد اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے آمین جہر سے بولے جہریہ نماز مین اور واجب ہی قرأت
جہر سے کرنا امام کو فجر مین اور مغرب اور عشا کے پہلی دو رکعتون مین اور آہستہ پڑہنا ظہر اور عصر
مین اور مغرب کی اخیر کی ایک رکعت اور عشا کی اخیر دو رکعتون مین امام اور منفرد کو نزدیک امام
ابوحنیفہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور منفرد کو اختیار ہی جہریہ نماز مین خواہ پکار کے
پڑہے خواہ آہستہ لاکن افضل ہی پکار کے پڑہنا نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور سنت ہی پکار کے
پڑہنا نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور مستحب نہین نزدیک امام احمد کے لاکن پکار کی
پڑہے تو مضایقہ نہین اور بعد قرأت کی رکوع کرنا فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور تکبیر واسطے رکوع
اور سجود کے اور سجدے سے اور پہلی قعدے سے اوٹہتے وقت واجب ہی نزدیک امام احمد کے اور سنت
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور رکوع کیوقت سنت ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے رفع یدین ایسا
کہ رفع ساتہہ ابتدا تکبیر کے کری جب ہاتہہ کان تک اوٹہاوے رکوع مین جاوے اور مکروہ ہی
نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی رفع یدین اور رکوع مین تسبیح یعنی سبحان ربی العظیم
کہنا تین بار سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہی امام احمد کی نزدیک ایکبار اور تین بار

سنت اور مستحب ہی نزدیک امام شافعی کے منفرد کو یہہ دعا بہی زیادہ کرنا اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ
وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي
وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور امام بہی اسکو پڑہی جو قوم راضی ہو تو نہین تو مکروہ
ہی اور اقل رکوع اتنا جہکنا کہ دونون ہاتہہ گہٹنون تک پہنچین نہین تو رکوع ادا نہین ہوگا نزدیک
ائمہ اربعہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے دونون پہنچون سی گہٹنون کو پکڑنا اوسوقت انگلیان
کشادہ رہین اور سر پیٹہہ کے برابر رہی اور مرد کہنیون کو پسلیون سی جدا رکہی اور عورت ملاوی اور رکوع
مین طمانیت یعنی آرام لینا فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور قومہ یعنی
رکوع سی قیام مین آنا اور اسمین آرام لینا فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت نزدیک امام ابوحنیفہ
کی لاکن بعضی علماء محققین حنفیہ کی کہتی ہین کہ واجب ہی اور رکوع سی سر اٹہاتی وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہنا
اور قومہ مین اللہم ربنا ولک الحمد کہنا سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب نزدیک امام احمد کے
اور سنت ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی ربنا لک الحمد کی بعد یہہ زیادہ کرنا مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ
وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اور منفرد یہہ دعا بہی پڑہی اَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا
لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ اور اسکو امام بہی
پڑہی جو قوم راضی ہو تو اور سنت ہی رفع یدین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی رکوع سی سر اوٹہاتی وقت اسیلیا
کہ سر اوٹہاتی وقت ہاتہہ اٹہانا شروع کری اور سیدہا کہڑا ہوکر ہاتہہ چہوڑ دیوی اور مکروہ ہی نزدیک امام ابوحنیفہ
اور امام مالک کی اور دو سجدی کرنا فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور سنت ہی تین بار سبحان ربی الاعلی کہنا سجدی
مین نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور واجب ہی نزدیک امام احمد کے ایکدفعہ اور تین دفعہ سنت اور مستحب ہی نزدیک
امام شافعی کے منفرد کو اور امام کو جو قوم راضی ہو تو یہہ دعا پڑہنا اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ
اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اور
سجدہ مین آرام لینا فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور مستحب ہی نزدیک امام مالک
کے سجدہ مین جاتی وقت اول دونون ہاتہہ رکہی بعد زانو بعد مینشانی اور ناک اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی اول زانو رکہی بعد

ہاتہہ بعد پیشانی اور ناک لیکن نزدیک امام ابو حنیفہ کی اول ناک رکھی بعد پیشانی اور اٹھاتی وقت
اول پیشانی بعد ناک اوٹھاوی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی دونون ملکر رکھی اور سجدہ سی
اور پہلی قعدہ سی اٹھتی وقت اول زانو اٹھاوی اور ہاتہ زمین پر ٹیک کی اٹھی نزدیک امام مالک اور امام
شافعی کے اور مستحب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اول ہاتہ اٹھاوی اور زانو پر ٹیکہ کر کی اٹھی
اور سنت ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی سجدہ مین دونون ہاتہ کانون کی مقابل اور انگلیان
قبلہ کے طرف رہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی مقابل کاندہون کی رہین اور کہنیون کو زمین اور
پہلو سی اور پیٹ کو ران سی جدا رکھی نزدیک ائمہ اربعہ کی لیکن عورات ملاوین بعض اعضا کو اپنی ساتہہ بعض
کے اور مستحب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے سجدہ مین نظر ناک اور جنبارہ پر رہی اور قعدہ مین گود مین
اور قیام مین جای سجدہ پر اور رکوع مین پاؤن کی پشت پر اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی تمام نماز مین نظر جای
سجدہ پر رہی لیکن نزدیک امام شافعی کے اشہد ان لا الہ الا اللہ کی وقت انگلی پر نظر رہی اور سجدی
مین فرض ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے پیشانی زمین پر رہنا اور واجب ہی ناک اور دونون ہاتہ
اور زانو اور انگلیان قدم کی رکہنا مگر ایک انگلی پاؤن کی زمین پر رکہنا فرض ہی اور نزدیک امام مالک کی
سجدہ پیشانی پر فرض ہی اور سنت ہی ناک اور گہٹنون اور پنجون اور قدمون پر اگر ناک پر سجدہ نہین
کیا تو نماز کا اعادہ کری وقت باقی رہی تو نہین تو نہین اور نزدیک امام شافعی کے پیشانی اور
گہٹنی اور باطن ہاتہہ کے پنجونکا اور پاؤن کی انگلیونکا زمین پر رہنا فرض ہی اور ناک رکہنا سنت ہی
اور نزدیک امام احمد کے ان سب اعضا پر سجدہ کرنا فرض ہی اگر سجدہ کی وقت عمامی کا پیچ پیشانی پر
آوی ایسا کہ پیشانی زمین پر قرار پکڑتی ہی تو نماز جائز ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور جائز نہین نزدیک امام شافعی
کے اور جلسہ یعنی درمیان دو سجدونکی بیٹھنا اور اسمین آرام لینا بہی فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور
سنت نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور بعض علمای حنفیہ کہتی ہین کہ واجب ہی لاکن سجدہ سی سر اٹھاوی
ایسا کہ قریب سجدہ کی رہی پہر دوسری سجدہ مین ویسا ہی جاوی تو نماز جائز نہین کیونکہ دونون ایکہی
سجدہ کی حکم مین ہین اگر قریب قعدہ کی ہو تو نماز جائز ہی اور واجب ہی نزدیک امام احمد کی جلسہ مین

رب اغفر لی ایکبار کہنا اور تین بار سنت اور سنت ہی نزدیک امام شافعی کے یہ دعا پڑہنا
اللّٰھم اغفر لی وارحمنی واجبرنی وارفعنی وارزقنی واھدنی وعافنی اور نزدیک امام ابو حنیفہ
کے یہ دعا اور رکوع وسجود اور قومہ مین جو دعائین مذکور ہوئین سب نفل نماز مین پڑہنا سنت ہی اور
بعد دو سجدونکی جلسہ استراحت سنت ہی نزدیک امام شافعی کے ایسا کہ سبحان اللہ کہی اتنا
وقت بیٹھی اگر اس جلسہ کو زائد کیا مقدار فرض تشہد سی تو نماز باطل ہی اور سنت نہین جلسہ
استراحت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور دوسری رکعت مثل پہلی رکعت کی ادا کری لاکن ثنا نہ پڑہی
اور رفع یدین نکری قیام مین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تعوذ پڑہی نزدیک امام شافعی کے سورہ
فاتحہ پر ہر رکعت مین اور نہ پڑہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن پہلی رکعت مین بہولگیا ہو تو دوسری
رکعت مین پڑہی نزدیک امام احمد کے اور بسم اللہ پڑہی ہر رکعت مین ہر سورہ پر سوای سورہ
توبہ کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے سوای امام مالک کے لاکن جہریہ نماز مین جہر سی پڑہی نزدیک امام شافعی
کے فقط اور صبح کی نماز کی دوسری رکعت مین قنوت بہی پڑہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی لاکن
نزدیک امام مالک کی مستحب ہے قنوت رکوع کی آگی قرأت سی فارغ ہوی بعد آہستہ پڑہنا اور نزدیک
امام شافعی کی سنت ہی بعد رکوع کی دونون ہاتہہ اوٹہا کی قنوت پڑہنا اور قنوت نزدیک امام مالک
کے یہہ ہی اللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ
کُلَّہٗ نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْنَعُ لَکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّکْفُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ
وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخَافُ عَذَابَکَ الْجِدَّ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکَافِرِیْنَ
مُلْحِقٌ اور نزدیک امام شافعی کے یہہ ہی اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ
وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ مِنَ الْخَیْرِ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا
یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ
عَلٰی مَا قَضَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ
اگر امام ہو تو اہدنا وغیرہ جمع سی کہی اور جہر سی پڑہی اور مقتدی آمین کہی لیکن فانک تقضی سی مقتدی ہی

آہستہ پڑہی یا خاموش رہی اور درود پڑہتی وقت بہی آمین کہی اگر امام کی قنوت نہین سنی جاتی ہو تو مقتدی بہی
پڑہی اور منفرد آہستہ پڑہی اگر شافعی امام اور مقتدی مالکی ہو تو امام کی تابعداری کری امام کے
ساتہ رکوع کے بعد قنوت پڑہی ایسا کہ فانک تقضی امام شروع کری تو قنوت پڑہی اور اسکی آگی آمین نا
کہتا رہی اور سنت نہین قنوت صبح کی نماز مین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی لاکن شافعی
امام قنوت پڑہی تو حنبلی مقتدی متابعت کری اور حنفی مقتدی تابعداری نکری بلکہ ہاتہہ چہوڑ کے
کہڑا رہی اگر مقتدی شافعی ہو اور امام کوئی ایک تین مذہبون سی ہو تو شافعی مقتدی امام کی سلام
کے بعد سجدۂ سہو کری خواہ وہ شافعی قنوت پڑہی یا نہ پڑہی بسبب قنوت نہ پڑہنی حنفی اور حنبلی
کے اور مالکی اگرچہ قنوت پڑہتا ہی لاکن آگے رکوع کے اور وہ کافی نہین نزدیک امام شافعی کے
اگر شافعی آگے رکوع کے قنوت پڑہی تو بعد رکوع کے اعادہ کر کے سجدۂ سہو کری اور واجب ہی
دوسری رکعت مین قعدہ اور تشہد پڑہنا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور سنت ہی
نزدیک امام شافعی اور امام مالک کی تین یا چار رکعتون کی نماز ہو تو اگر دو رکعتون کی نماز ہی تو
قعدہ فرض ہی ایسا ہی تیسری رکعت مین تین رکعتون کی نماز ہو تو اور چوتہی رکعت مین چہار
رکعتون کی نماز ہو تو نزدیک ائمہ اربعہ کی اور اسمین تشہد پڑہنا فرض ہی نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اور واجب نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور سنت نزدیک امام مالک کی اور درود
پڑہنا بہی فرض ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور سنت نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام
مالک کے اور پہلی قعدہ مین درود نہ پڑہی نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور سنت ہی نزدیک امام شافعی
کے اللّٰہم صل علی سیدنا محمد پڑہنا اور قعدہ مین مفترش بیٹہنا سنت ہی نزدیک امام ابو
حنیفہ کی اور متورک نزدیک امام مالک کی پہلا ہو یا آخر اور نزدیک امام شافعی کی پہلی مین مفترش
بیٹہنا سنت ہی دوسری مین متورک اگر ایک ہی قعدہ ہو تو متورک بیٹہی لیکن سجدۂ سہو ہو تو مفترش
بیٹہی بعد سجدۂ سہو کی متورک بیٹہکر سلام کہی اور نزدیک امام احمد کے جہان دو قعدہ ہون
پہلی مین مفترش دوسری مین متورک بیٹہنا سنت ہی اگر ایک ہی ہو تو مفترش بیٹہی اور جلسہ

میں درمیان دو سجدوں کے متورک بیٹھے نزدیک امام مالک کے اور مفترش نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور
مفترش اسکو کہتے ہیں کہ بائیں پاؤں کو بچھاکے اسپر بیٹھے اور داہنے پاؤں کو کھڑا کرے اور انگلیوں کو
پاؤں کی قبلے کی طرف کرے اور متورک یہہ کہ سرین زمین پر رکھے اور دونوں پاؤں داہنی طرف نکالے مگر
سیدہا پاؤں کھڑا کرے اور عورت دونوں پاؤں سیدہے طرف نکالکے سرین پر بیٹھے نزدیک ائمہ ثلثہ کے
قعدوں میں اور نزدیک امام شافعی کے مانند مرد کے بیٹھے اور جب پہلے قعدہ سے اٹھکر تیسری رکعت کے
قیام میں آوے تو سنت ہے دونوں ہاتھ کان تک اٹھاکے باندہنا نزدیک امام شافعی کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اور یہہ تشہد پڑہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور نزدیک امام مالک کے یہہ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ
الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور نزدیک امام شافعی کے یہہ
اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰةُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور مستحب ہے
نزدیک امام ابو حنیفہ کے شہادت کیوقت سیدہے ہاتھہ کی خنصر اور اسکی پاس کی انگلی کو بند کرے اور بیچ
کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ کرکے شہادت کی انگلی کو اوٹھاوے جب لا الٰہ کو پہونچے تو چھوڑ دیوے اور
نزدیک امام احمد کے ایساہی اٹھاوے لاکن حلقہ باندہے اول تشہد سے اور نزدیک امام شافعی کے اول
تشہد سے سیدہے ہاتھہ کے انگلیوں کو بند کرے لیکن کلمے کی انگلی کو کھولا اور انگوٹھے کو اسکے جڑ کے پاس
رکھے اور شہادت کیوقت اٹھاکے تھوڑا جھکا کر رکھے اور نزدیک امام مالک کے بھی ویساہی انگلیوں کو بند کرے
مگر شہادت کی انگلی کو شہادت کیوقت سے آخر تک حرکت دیتا رہے اور یہہ درود ابراہیم کہے نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ

سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور نزدیک امام احمد کے ایسا کہنا اولی
ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے دعاء ماثورہ پڑھنا بعد درود ابراہیم کے جیسے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا
قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ
وَالْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اور اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ
فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اور اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ
اور اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ
وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اور حدیث شریف میں ہے تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا
ایک شخص سے کہ کہتا تھا اللهم اغفرلی یعنی یا اللہ مغفرت کر میری پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
افسوس ہے تجھ پر اگر تو عام دعا کرتا تو سرا سیہ قبول کی جاتی واسطے تیرے یعنے وہ دعا قبول ہوتی ہے جو
شامل ہووے سب مسلمانوں کو جیسا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور دعا کے بعد سلام کہے پہلا سلام واجب
ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے لاکن فرض ہے اپنے کام سے نماز کے باہر آنا اور سلام سے باہر آنیسے فرض اور
واجب دونوں ادا ہوتے ہیں اور نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے سلام فرض ہے اور سلام کیوقت نماز سے
باہر ہونیکی نیت سنت ہے اور دوسرا سلام فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ
کے اور سنت نزدیک امام شافعی کے اور ارادہ کرے پہلے سلام سے اُن لوگوں کا جو سیدھے طرف ہیں مسلمان
اور فرشتوں سے اور منہہ پھیرے سیدھے طرف ایسا کہ رخسارہ نظر آوے پیچھے والوں کو اوس طرف کے اور بائیں
طرف بھی ایسا ہی اور امام کی بھی نیت کرے جسطرف امام ہو اور نزدیک امام مالک کی دوسرا سلام سنت نہیں ہے
امام اور منفرد کو مگر سنت ہے مقتدی کو دوسرا سلام بائیں طرف اور نیت کرے اُن لوگوں کی جو بائیں طرف
ہیں اور ایک سلام اور بھی سنت ہے نیت کرے اس سے امام کی اور سیدھے طرف کے سلام سے بھی ان لوگوں کی

جو سید ہی طرف ہین اور ترتیب فرض ہی ان ارکان مین جو مکرر نہین ہر رکعت مین جیسی ترتیب
قیام اور رکوع اور سجود اور قعدہ اخیرہ کی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر ہر رکعت مین مکرر ہی جیسا سجدہ
تو ترتیب اسکے ساتھہ مابعد اسکی واجب ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کے

باب الجماعة

جماعت سنت موکدہ ہی واسطی فرض نماز کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی اور فرض کفایہ
نزدیک امام شافعی کے اور واجب نزدیک امام احمد کے اور مکروہ ہی جماعت عورتونکی جسمین عورت
امام ہو نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور جایز نہین نزدیک امام مالک کی اور سنت ہی نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے لاکن افضل یہ ہی کہ جماعت گہر مین کرین اور جو عورت کہ امام ہوتی ہی درمیان صف
کے کہڑی رہی اور فرض ہی مقتدی کو نیت کرنا اقتدا کی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور نیت کرنا امامت کی
امام کو بہی فرض ہی نزدیک امام احمد کے اور مستحب نزدیک ائمہ ثلثہ کے مگر جمعہ مین فرض ہی نزدیک امام
مالک اور امام شافعی کے اور فرض ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے عورات مقتدی ہون تو نیت کرنا
عورت کی امامت کی سب نمازونمین سوای جنازیکی نہین تو عورات کی نماز صحیح نہین اگر جماعت سی نماز پڑہکر
بعد معلوم ہو کہ امام محدث تہا تو نماز کا اعادہ کری امام اور مقتدی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور
مقتدی قضا کرنا ضرور نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن جمعہ مین اگر امام چالیس آدمیونمین داخل ہی تو نماز
سب کی فاسد ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر چالیس آدمیون سی زیادہ ہون تو مقتدیونکی
نماز صحیح ہی اگر عین نماز مین معلوم ہو کہ امام محدث ہی تو اوس سی مفارقت کرنا فرض ہی نزدیک امام
شافعی کے اور اعادہ کری نماز کا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور افضل واسطے امامت کی فقیہ ہی بعد قاری
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور قاری افضل ہی فقیہ سی نزدیک امام احمد کے اور نہین جایز ہی اقتدا مرد
کی ساتھہ نابالغ لڑکے کے فرض نماز مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے
ساتھہ تمیز پہچے کے اور اقتدا فرض پڑہنی والے کی ساتھہ نفل پڑہنی والے کی اور فرض نماز پڑہنا
پیچہے اوسکے جو دوسری فرض نماز پڑہتا ہی ایسا ہی ادا نماز پڑہنا پیچہے قضا نماز پڑہنی والیکے

جائز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے اور امام احمد کے
اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے اقتدا کرنا مسبوق کی بعد سلام امام کے اور جایز نہین نزدیک
ائمہ ثلثہ کے لاکن اگر اوس مسبوق نے ایک رکعت بھی اپنے امام سے نہ پائی ہو تو جایز ہی نزدیک امام
مالک کی اگر رکوع پاوے تو وہ رکعت پائی نہین تو وہ رکعت قضا کرنا ضرور ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے
اور جایز ہی اقتدا نفل پڑہنے والے کی ساتھہ فرض پڑہنے والے کے نزدیک ائمہ اربعہ کی اور
جایز نہین نزدیک امام مالک کے اقتدا کہڑی رہکر پڑہنے والی کی ساتھہ بیٹھکر پڑہنے والی کے عذر سے
اور جایز ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے لیکن نزدیک امام احمد کے شرط ہی کہ وہ امام حی رہی اور عذر دفع
ہونیکی امید رہی اور مقتدی بھی بیٹھکر نماز پڑہین نہین تو جایز نہین اور جایز نہین اقتدا
مرد کی ساتھہ عورت کے اور قاری کی ساتہ امی کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر امام امی ہو اور
مقتدی قاری اور امی تو نماز سب کی باطل ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فقط قاری کی نماز
باطل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہی اقتدا رکوع اور سجدہ کرنیوالیکی ساتہ اوس شخص کی جو
اشارہ کرتا ہی رکوع اور سجود کو اور اقتدا طاہرہ کی ساتہ مستحاضہ کے جو متحیرہ نہین ہی نزدیک
امام شافعی کے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین اقتدا صحیح کی ساتھہ معذور
کے جسکو سلسل البول ہو یعنی پیشاب ہمیشہ ٹپکتا ہو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور
جایز ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگر امام سے کچہ سہو ہو تو مقتدی سبحان اللہ کہے
نزدیک امام مالک کی مرد ہو یا عورت اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مرد سبحان اللہ کہی اور عورت
ہاتہہ پر ہاتہہ مارے اور مسبوق یعنی جسکو پہلی رکعت امام کی ساتہ نہ ملی ہو جو پایا اوسنے نماز سے
امام کے سو وہ آخر نماز ہی نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور اول نماز نزدیک امام شافعی
کے اور اول نماز ہی واسطی تشہد کے اور آخر واسطی قرأت کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور
مکروہ ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے تنہا کہڑا رہنا ایک شخص کا صفونکی پیچہے اور نزدیک امام احمد کی تنہا
کہڑا رہنی سے نماز باطل ہوتی ہی مگر امام رکوع سے اوٹہنے کے آگے صف مین داخل ہوا یا دوسرا آکے

[illegible]

اوسکو ساتھ ملا تو نماز جایز ہی اور اقل جماعت سوای جمعہ کے امام اور ایک مقتدی ہی نزدیک ائمہ اربعہ
کے اگر مقتدی ایک ہو تو سیدہی طرف امام کی کھڑا رہی اگر بائین طرف یا پیچھے کھڑا رہا تو نماز مکروہ ہی
نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور باطل ہی نزدیک امام احمد کی اگر دو یا زائد مقتدی ہون تو امام کی پیچھے کھڑی رہین
نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مقتدی امام سی آگی کھڑا رہا تو نماز باطل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور صحیح ہی نزدیک
امام مالک کی لیکن مکروہ ہی بغیر ضرورت کی ہو تو اور جماعت مین اول مرد رہین بعد لڑکی بعد خنثی نزدیک
ائمہ ثلثہ کی اور نزدیک امام مالک کی دو دو مرد کی بیچ مین ایک ایک لڑکا کھڑا رہی اور عورات سب کے
پیچھی رہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر عورت مرد کی محاذی ہووی تو نماز نہین باطل ہوتی نزدیک ائمہ
ثلثہ کے اور باطل ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے بشرطیکہ وہ عورت قابل جماع کی رہی اگرچہ نابالغہ ہو
خواہ محرم ہو یا نامحرم یا زوجہ لاکن مجنونہ ہو تو نماز باطل نہین اور وہ نماز رکوع اور سجود کی رہے
جنازیکی نماز مین ہو تو باطل نہین اور وہ دونون ایک مکان مین بغیر حایل کے ایک ہی نماز پڑہتی ہووین
ساتھہ امام کی اور امام نیت عورات کی امامت کی کی ہووے اور محاذات ایک رکن کامل مین رہے
اگر تکبیر تحریمہ کے وقت ایک صف مین رہی اور رکوع کے وقت دوسری صف مین اور سجدیکے
وقت تیسری صف مین تو ہر صف سی تین شخص کی نماز باطل ہی جو پیچھے اور سیدہی اور بائین طرف
عورت کی ہین اگر عورت پہلی صف مین امام کے برابر کھڑی رہی تو نماز سب کی باطل ہوتی ہی اگر مرد
اور عورت لاحق ہو کے محاذی ہووین یعنی دونون کو نماز مین حدث ہووی اور وضو کر کی اسی
پر بنا کرین اوسوقت عورت محاذی مرد کے ہووی تو نماز مرد کی باطل ہی اگرچہ امام نماز سے فارغ
ہونی کے بعد محاذی ہو لاکن مسبوق کی محاذی ہووی امام فارغ ہونی کی بعد تو نماز مسبوق کی
باطل نہین ہوتی۔

باب الحدث فی الصلوٰۃ

نماز مین حدث ہونیسی نماز باطل ہوتی ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگرچہ حدث بغیر اختیار کی ہو اور
نزدیک امام ابو حنیفہ کے بارہ شرطین پائی گئین تو نماز باطل نہین ہوتی اسی پر بنا کرنا جایز ہی

یعنے جس رکن مین حدث ہووے مثلا رکوع مین تو پہر وضو کرکے اسی رکن سے نماز شروع کرنا جایز
ہی لیکن استیناف یعنی شروع سے پڑہنا افضل ہی اگر کوئی ایک شرط فوت ہو تو بنا نکرے پہلی شرط
یہہ کہ حدث بی اختیاری ہو اگر مصلی کے یا اور کسی کے سبب سے ہو تو بنا نکرے جیسا کہ کہٹنی پر دبل
ہووے اور اسپر ہاتہہ ٹیکنے سے خون بہے یا کانٹا چبہے یا زنبور کاٹے یا پتہر یا بندوق سے کوئی مارے اور
بسبب اوسکے خون بہے یا چہینکے یا کہکارے اور بسبب اسکے حدث سبقت کرے تو بنا نکرے اگر
کُرسُف ساقط ہووے ساتہہ تری کے بغیر حرکت عورت کے تو بنا جایز ہی اگر حرکت سے ہو تو جایز نہین
دوسری شرط حدث موجب وضو کا ہووے اگر موجب غسل کا ہو جیسا کہ مصلی سویا اور احتلام ہوا یا نجاست
پہنچی بغیر حدث کے تو بنا نکرے تیسری شرط حدث نادر نہو جیسے قہقہہ اور بیہوشی چوتہی شرط
وہ فعل نکرے جسکی ضرورت نہو جیسا کہ پانی نزدیک ہوتے پر دور جانا بغیر نسیان کے مگر نزدیک
کنواں ہی تو دور جانا جایز ہی کیونکہ کنوین سے پانی نکالنے سے نماز باطل ہوتی ہی مختار قول پر اگر استنجے
کیوقت شرمگاہ نظر آوے تو بنا نکرے اگر برتن سے پانی لیوے دو ہاتہہ سے تو بنا نکرے ایک ہاتہہ سے
ہو تو جایز ہی اگر وضو موافق سنت کے کرے جیسے تمام سر کا مسح اور تین دفعہ دہونا اعضای وضو کو
اگر چہار دفعہ دہووے تو بنا جایز نہین اگر وضو کرنے کے بعد یاد آوے کہ مسح بہول گیا ہی تو جاکر
مسح کرے اور بنا جایز ہی اگر نماز کو کہڑے ہونے کے بعد یاد کیا تو بنا نکرے اگر کپڑا بہول جاوے اور پہر
آکے کپڑا لیوے تو بنا نکرے پانچوین شرط نماز کا منافی نکرے بعد حدث کے جیسے کلام اور کہانا اور پینا اور
قہقہہ اور حدث عمدا وغیرہ اور چہٹوین شرط حدث ہوتے ہی نکلے اگر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار
مین ٹہرے بغیر عذر کے تو بنا نکرے ساتوین شرط نہ ادا کرے کوئی ایک رکن ساتہہ حدث کے مثلا حدث
سجدہ مین ہوا اور سر اوٹہاوے سجدہ سے تکبیر کہتے ہوے تو بنا نکرے اور وضو کرنے جاتے وقت بہی قرات
نکرے آٹہوین شرط نہ ادا کرے کوئی ایک رکن وضو کرکے آتے وقت نوین شرط آگے کا حدث
پہر نہ آوے مثلا پٹی پر مسح کیا تہا اور وضو کرتے وقت زخم درست ہو گیا یا موزہ پر مسح کیا تہا اور
وضو کرتے وقت مدت مسح کی تمام ہوے یا تیمم کیا تہا بعد حدث کے پانی پایا تو بنا نکرے دسوین شرط

اگر مقتدی ہی تو آوی طرف امام کے جبکہ ہووی درمیان دونون کے حایل جو مانع ہی جواز اقتدا
کو اور امام فارغ نہین ہوا ہی اگر امام فارغ ہوا یا درمیان دونون کی کچہ حایل نہین ہی تو وضو کے
جگہہ پر نماز تمام کرہی اور اول اسکو پڑہی جو چہوٹا ہی حدث کی حالت مین بغیر قرأت کی بعد امام کے
ساتہ ملی اگر امام فارغ ہوا ہی تو تمام نماز تنہا پڑہی بغیر قرأت کی اور منفرد کو اختیار ہی چاہی آوی طرف
پہلی جگہہ کے یا وضو کی جگہہ نماز تمام کرے لیکن افضل ہی رجوع طرف پہلی جگہہ کی اور امام بہی مانند منفرد
کے ہی اگر خلیفہ نے نماز کو تمام کیا ہو تو نہین تو آوی اور تمام کرہی یہی خلیفہ کی گیارہوین شرط نہ یاد کرہی
بعد حدث کے قضا نماز کو صاحب ترتیب ہو تو بارہوین شرط اگر امام ہو تو خلیفہ نکرہی اسکو
جو لایق امامت کی نہین ہی جیسی نابالغ لڑکا وغیرہ اور حکم بنا کرنیکا فقط نماز مین ہی نہ طہارت مین
یعنی اگر اثنای وضو یا غسل مین ناقض وضو کا یا موجب غسل کا حاصل ہووے تو پہر شروع سی وضو
اور غسل کرنا فرض ہی پہلی طہارت باطل ہوتی ہی اور جس حدث مین نماز بنا کرنا جایز ہی ویسا حدث
امام کو ہو تو خلیفہ کرنا جایز ہی اور جس حدث مین بنا جایز نہین خلیفہ کرنا بہی جایز نہین نزدیک
امام ابوحنیفہ کے اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے خلیفہ کرنا حدث ہو تو خواہ سہوًا ہوا ہو یا
عمدًا اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے حدث سبقت کرہی تو خلیفہ کرنا جایز ہی عمدًا ہو تو جایز نہین

باب مفسدات الصلوۃ

باطل ہوتی ہی نماز ترک ہونیسی کسی ایک فرض کے شرائط یا ارکان سے اور کلام کرنیسی عمدًا نزدیک
ائمہ اربعہ کے اگر کلام مصلحت سی ہو تو باطل نہین نزدیک امام مالک کی بشرطیکہ زائد نہو اور باطل
ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سہو لکر کلام کرنیسی بہی باطل ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی اور
باطل نہین نزدیک امام مالک کے کلام تہوڑا ہو یا بہت مگر سجدہ سہو کرہی اور نزدیک امام شافعی کے
زائد ہو تو باطل ہی تہوڑا ہو تو سجدہ سہو کافی ہی اور باطل ہی رونیسی ساتہہ آواز کی جس سے حروف ظاہر
ہون نزدیک امام ابوحنیفہ کے بسبب مصیبت یا درد کی ہو تو اگر جنت یا دوزخ کی ذکر سی رووے
تو باطل نہین اور نزدیک امام مالک کی خشوع سی رووے تو باطل نہین اگر بغیر خشوع کی ساتہ آواز

کے رو دیتو مانند کلام کی ہی آور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دو حرف ظاہر ہو وین بغیر غلبہ کی تو باطل ہی دگرنہ باطل نہین اور باطل ہی عمل کثیر سی اور ہنسنی سی ساتھہ آواز کے نزدیک ائمہ اربعہ کی لاکن نزدیک امام شافعی کے دو حرف ظاہر ہونا شرط ہی نہین تو باطل نہین آور باطل ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے ایسی دعا کرنیسی جو آدمیونسی مانگ سکتی ہین جیسا کہ کہی یا اللہ فلانی عورت سی میرا نکاح کردی یا مجھکو ہزار دینار دی اور باطل نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور باطل ہی کہنکارنیسی بغیر عذر کے کہ جس سی دو حرف نکلین جیسا اخ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل نہین نزدیک امام مالک کے آور باطل ہی کہانی اور پینی سے نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر سہواً تہوڑا کہاوی تو باطل نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن سجدہ سہو کری اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی سہواً کہانے سے بہی باطل ہی بشرطیکہ چنی کے برابر منہہ مین کی چیز کہاوی اور باہر سی تل کے برابر کہاوی تو بہی باطل ہی آور باطل ہی یرحمک اللہ کہنی سی جواب مین چہینک کے اور سلام اور جواب سلام زبان سی کہنی سی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور مستحب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اشارےسی ہاتہہ کے یا سر کے سلام کا جواب دینا اور مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے آور مارنا سانپ اور بچہو کا مکروہ نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے ۔

باب الوتر والنوافل

وتر کی نماز واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت موکدہ نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور اسکے تین رکعتین ہین ایک سلام سی نزدیک امام ابو حنیفہ کی آور ایک رکعت ہی اور آگے اسکی شفع نزدیک امام مالک کی اور اقل شفع دو رکعتین ہین اور اکثر کو حد نہین آور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ادنی ایک رکعت اور اکثر گیارا اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے پہلی رکعت مین سبح اسم پڑہنا دوسری مین قل یا تیسری مین قل ہو اللہ اور سورہ فلق اور سورۂ ناس زیادہ کرنا سنت ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے نہ نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور مداومت ان سورونکی مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی تا کہ کوئی

واجب نسمجھو اور وقت اوسکا نزدیک ائمہ ثلثہ کے بعد نماز عشا کے صبح صادق تک ہی
اور نزدیک امام مالک کے وقت اختیاری صبح صادق تک ہی اور وقت ضروری طلوع
آفتاب تک اور دعاء قنوت پڑہنا تیسری رکعت مین آگے رکوع کے واجب ہی نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اور واجب ہی تکبیر واسطے قنوت کے اور سنت ہی دونون ہاتہہ کان تک
اوٹہا کر پہر باندہنا تکبیر کیوقت اور قنوت یہہ پڑہی آہستہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ
وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ
مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ
وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
اور نزدیک امام احمد کے سنت ہی قنوت پڑہنا جہر سے اخیر رکعت مین وتر کے بعد رکوع
کے ہاتہون کو چہاتی تک اوٹہا کر اور قنوت یہہ ہی اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ
فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّكَ
تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ
قنوت کے بعد درود بہی پڑہے اور قنوت رکوع کے آگے پڑہنا بہی جایز ہی اگر امام ہو تو
مقتدی آمین کہی اگر قنوت امام کی نہین سنی جاتی ہو تو مقتدی بہی پڑہی اور قنوت پڑہکر
کے بعد منہہ پر ہاتہہ پہیرے اور قنوت وتر مین ہمیشہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام
احمد کے اور رمضان شریف کی نصف اخیر مین فقط نزدیک امام شافعی کے اور قنوت
نزدیک امام شافعی کے مانند صبح کے ہی لیکن مستحب ہے یہہ دعا بہی زیادہ کرنا اَللّٰھُمَّ اِنَّا
نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَھْدِیْكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ
الْخَیْرَ كُلَّهٗ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ
نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ
بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ اَللّٰھُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِكَ وَیُكَذِّبُوْنَ

رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَائَكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَالْحِكْمَةَ وَثَبِّتْهُمْ عَلٰى
مِلَّةِ رَسُوْلِكَ وَاَوْزِعْهُمْ اَنْ يُّوْفُوْا بِعَهْدِكَ الَّذِيْ عَاهَدْتَّهُمْ عَلَيْهِ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ
وَعَدُوِّهِمْ اِلٰهَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اور افضل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے وتر فصل سے پڑہنا لاکن مقتدی
حنفی ہوں تو وصل سے پڑہے نہیں تو اقتدا حنفی کی صحیح نہیں۔ اور حنفی مقتدی تابعداری کرے شافعی
اور حنبلی امام کی قنوت میں بعد رکوع کی اور یہی ضرور ہے شافعی امام کو رکوع دراز کرنا نصف اول
میں رمضان کی تاکہ مقتدی حنفی قنوت پڑہکر رکوع میں ملجاوے اگر امام رکوع دراز نکرے تو مقتدی اور
کوئی دعا چہوٹی بدل میں قنوت کے پڑہے جیسا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ یا یَا رَبِّ تین بار پڑہے اگر حنفی امام ہو اور شافعی مقتدی تو
مقتدی امام کے ساتھہ ایک سلام سے پڑہے یا دو رکعت پڑہکے سلام پہیر کر تیسری رکعت میں
ملجاوے اگر مالکی اور حنبلی حنفی کی اقتدا کرے تو وصل سے پڑہے اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کی قنوت
سوای صبح کے اگرچہ واسطے دفع بلا کے ہو اور نزدیک امام شافعی کے تمام فرض نمازوں میں قنوت
پڑہنا جایز ہے واسطے دفع بلا کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے صبح کی نماز میں پڑہے
امام نہ دوسری نمازوں میں اور سنت ہیں نزدیک ائمہ اربعہ کے دو رکعتیں آگے نماز فجر کے اور
سنت ہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے چار رکعتیں آگے ظہر کے ایک سلام سے اور دو بعد ظہر کے
اور پہر دو مستحب اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے چار رکعتیں آگے ظہر کے اور چار بعد دو دو سلام سے پڑہے
اور مستحب ہیں چار رکعتیں آگے عصر کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہیں نزدیک امام شافعی
کے دو رکعتیں آگے مغرب کی اور بعد مغرب کی دو رکعتیں سنت ہیں نزدیک ائمہ اربعہ کی اور چہہ
مستحب لیکن نزدیک امام شافعی کے اقل دو رکعتیں اور غالب چہہ اور اکثر بیس رکعتیں مستحب
ہیں اور سنت ہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کی دو رکعتیں بعد عشا کے اور مستحب چار آگے
اور بعد عشا کی اور نزدیک امام احمد کے مستحب ہیں چار بعد عشا کے اور نزدیک امام شافعی

کے دو رکعتین سنت ہین بعد عشا کے اور نزدیک امام مالک کی جتنی ممکن ہون پڑہین
بعد عشا کے اور سنت ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے دو رکعتین تحیۃ المسجد کے اور استخارہ کی
اور سنت ہی ضحی کی نماز اور وقت اسکا آفتاب ایک نیزہ بلند ہونے بعد سے استوا تک ہی لیکن افضل
ہی پہر دن چڑہی پر پڑہنا اور اقل اسکے دو رکعتین ہین اور اکثر آٹہہ اور سنت ہی نماز تہجد کی اور
سنت ہین رمضان شریف مین بیس رکعتین تراویح کی جماعت کے ساتہ دس سلام سے
بعد نماز عشا کے آگے وتر کے اور وتر بہی جماعت سے پڑہے اور مستحب ہین چہار رکعتین
صلوۃ التسبیح کی اور حدیث شریف مین ہی جو شخص کہ اس نماز کو پڑہیگا اللہ تعالی اسکی سب
اگلے پچہلے گناہونکو بخشیگا صغیرہ ہون یا کبیرہ خطا سے ہون یا عمداً پوشیدہ ہون یا علانیہ اگر
طاقت ہو تو یہہ نماز ہر روز پڑہا کرے نہین تو ہفتہ مین ایکبار یا مہینے مین ایکبار نہو سکے تو
سال مین ایکبار یا تمام عمر مین ایکبار اور اسکے چہار رکعتین ہین انمین تین سو مرتبہ یہہ تسبیح
کہے سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ ہر رکعت مین ستر پر پانچ بار اور اسکے
دو طریق ہین ایک طریق مین یہہ تسبیح پندرہ بار کہے آگے قرات کے اور دس دس بار کہے
بعد قرات کے اور رکوع اور سجود مین بعد تسبیح رکوع و سجود کے اور اعتدال مین بعد تحمید کے
اور جلوس مین درمیان دو سجدون کے اور دوسری طریق مین قرات کی بعد پندرہ بار کہے
اور آگے قرات کے نہ کہے مگر بعد دونون سجدون کے بیٹہکر دس دس بار کہے اور تشہد بعد
تسبیح کے پڑہے اور جایز ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے فرض نماز کے سوای تمام نمازین بیٹہکر پڑہنا
بغیر عذر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے فرض اور واجب اور سنت فجر کے سوای باقی نماز
بیٹہکر پڑہنا جایز ہی لیکن بیٹہکر پڑہنے والی کو آدہا ثواب ہی کہڑا رہکر پڑہنے والی کا نزدیک ائمہ اربعہ
کے اور قیام کی حالت مین تربع بیٹہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کی اور مفترش نزدیک
امام شافعی کے مرد ہو یا عورت اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے مرد مفترش اور عورت متورک بیٹہے

باب ادراك الفريضة

اگر تنہا فرض نماز شروع کیئے بعد جماعت اسی نماز کی ہووی تو مستحب ہی نزدیک امام احمد کے نماز توڑکے جماعتمین ملنا اور نزدیک امام شافعی کے اگر صبح کی نماز مین ہی یا دوسری نماز ون کی تیسری رکعت مین ہی تو نماز تمام کرکے جماعتمین داخل ہووی اگر تیسری رکعت کی واسطی نہین اٹھا ہی تو اوس نماز کو نفل کی نیت کرکے دو رکعتون پر سلام پہیرے اور جماعتمین داخل ہووے اگر دو رکعتین پڑہکی سلام پہیرنے سی جماعت نہین ملتی ہی تو نماز کو توڑی اور نزدیک امام مالک کے اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہین کیا ہی تو نماز توڑی اور جماعت مین داخل ہووی اگر پہلی رکعت کا سجدہ کیا ہی اور نماز فجر یا مغرب کی ہی تو نماز کو توڑی اور جماعت مین ملی اگر دو رکعتین پڑہی ہین تو نماز تمام کری اور صبح کی جماعت مین ملے اور مغرب مین نہ ملے اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز ہی اور ایک یا دو رکعتین پڑہی ہین تو دو رکعتون پر نماز تمام کری ایسا ہی تیسری رکعت کا سجدہ نہین کیا ہی تو بیٹھکر سلام پہیری اگر سجدہ کیا ہی تو نماز تمام کری اور جماعت مین داخل ہووی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر فجر یا مغرب کی نماز ہی تو توڑی اور جماعت مین داخل ہووی دوسری رکعت کا سجدہ نہین کیا ہی تو اگر سجدہ کیا ہی تو نماز تمام کری اور اقتدا نکری اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز ہی تو توڑی پہلی رکعت کا سجدہ نہین کیا ہو تو اگر سجدہ کیا ہی تو دو رکعت پر تمام کرکے جماعت مین داخل ہووی اگر تیسری رکعت مین ہی اور سجدہ نہین کیا ہی تو توڑی اگر سجدہ کیا ہی تو نماز تمام کری اور پہر جماعت سی نفل پڑہی مگر عصر مین نہ پڑہی اگر نماز نہین توڑکے نیت اقتدا کی کرکے اقتدا کی اثنای نماز مین تو جایز نہین اور نماز باطل ہوتی ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے لاکن جماعت کا ثواب نہین ملیگا اور امام احمد سی دو روایتین ہین ایک مین جایز نہین دوسری مین جایز ہی اگر مسجد مین داخل ہووی جماعت کیوقت تو سنت نماز نہ پڑہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مگر جماعت کے بعد پڑہی اور سنت نماز فوت ہو تو قضا کرنا بہی سنت ہی اور نزدیک امام مالک کی مسجد مین رہی تو سنت نہ پڑہکی جماعت مین داخل ہووی اگر خارج مسجد رہی اور

اوسوقت جماعت صبحکی ہووے تو سنت پڑہے بشرطیکہ پہلی رکعت فرض کی فوت نہوتی
ہو نہین تو سنت نہ پڑہکر جماعت مین ملے اور بعد طلوع آفتاب کے قضا کرے اور مکروہ ہے
قضا نماز پڑہنا سواے فرایض کے مگر یہہ دو رکعتین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر داخل ہووے
مسجد مین فجر کی جماعت کیوقت تو سنت پڑہکے جماعت مین داخل ہووے بشرطیکہ جماعت ملتی
ہو نہین تو سنت نہ پڑہے اور جماعت مین داخل ہووے اور بعد طلوع آفتاب کے زوال تک قضا
کرے اگر فرض کے ساتھہ سنت قضا ہو تو بہی زوال تک قضا کرے اور دوسری کوے سنت قضا
نکرے بعد وقت کے اگر ظہر کی جماعت کیوقت آوے تو سنت پڑہکے جماعت مین داخل ہووے پہلی
رکعت جماعت سے ملتی ہو تو نہین تو سنت نہ پڑہکے جماعت مین داخل ہووے اور بعد جماعت
کے سنت پڑہے وقت ظہر مین اور سنت نماز پڑہنا جماعت کے صفونکے پیچہے بغیر کسی حائل کے
مکروہ ہے اور صف کے ساتھہ ملکر پڑہنا سخت کراہت ہے

باب قضاء الفوائت

اگر کسی شخص کی ایکرات دن کی نمازین یعنے پانچ فرض نمازین اور وتر یا اوس سے کم فوت ہون
تو ترتیب سے پڑہنا فرض ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور اول قضا نماز پڑہے اگرچہ وتر ہو
بعد ادا نماز اگر اول ادا نماز پڑہے تو صحیح نہین اور ترتیب کو ساقط کرتی ہے وقت کی تنگی
اور بہول جانا اور پانچ نمازونسے زیادہ قضا ہونا لیکن تمام قضا نمازین ادا کین تو پہر ترتیب
لازم ہوتی ہے اگر ایک بہی باقی رہے تو ترتیب لازم نہین اور نزدیک امام مالک کے ترتیب فرض ہے
قضا نمازونمین اور قضا اور ادامین چار یا پانچ نمازین فوت ہون تو زائد ہون تو نہین
اور فرض ہے ترتیب ادا نمازونکی جو مشترک ہین وقت مین جیسے ظہر اور عصر کی اور مغرب اور
عشا کی اور نزدیک امام شافعی کے قضا نمازین ترتیب سے ادا کرنا سنت ہے اگرچہ وقتیہ نماز
کی جماعت فوت ہوتی ہو مگر وقتیہ نماز فوت ہونیکا اندیشہ ہو تو اول وقتیہ پڑہے بعد قضا
اور نزدیک امام احمد کے ترتیب فرض ہے قضا بہت رہین یا کم لاکن ادا نماز کا وقت تنگ ہے

جو نماز ظہر اور عصر ... [illegible]

تو اول ادا پڑہی اور قضا نماز مانند ادا کے ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے پکار کر پڑہنی اور
آہستہ پڑہنی مین اور نزدیک امام شافعی کے جہریہ کو سریہ کیوقت مین قضا کری تو آہستہ
پڑہی اور سریہ کو جہریہ کیوقت مین قضا کری تو پکار کر پڑہی اور نزدیک امام احمد کے جہر کو جہریہ کیوقت
قضا کری ساتہہ جماعت کے تو پکار کے پڑہی اگر سریہ کیوقت پڑہی یا سریہ نماز کو جہریہ کیوقت
پڑہی تو آہستہ پڑہی

باب سجود السہو

سجدۂ سہو واجب ہو تا ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے واجب ترک ہونیسی سہوًا
اگر عمدًا ترک کری تو نماز کا اعادہ کرے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے واجب فرض
کو کہتی ہین اور سجدۂ سہو سنت ہی نزدیک امام مالک کی سنت موکد ترک ہونے سی سہوًا اگر
عمدًا ترک ہو تو نماز باطل ہوتی ہی ایک قول سی دوسری قول مین ایک سنت ترک ہو تو باطل نہین
اور سجدۂ سہو بہی نہین اگر دو ترک ہون تو باطل ہی اور وہ چہہ ہین سورۂ فاتحہ کے بعد دوسرا
سورہ پڑہنا یا ایک آیت اگرچہ چہوٹی ہو فرض نماز مین اور پکار کے پڑہنا جہریہ فرض نماز
مین اور آہستہ سریہ نماز مین اور قعدہ اولی اور تشہد اول اور تشہد آخر اور یہی سجدہ سہو
کری دو یا زاید سنت خفیفہ ترک ہونیسی اور وہ تسمیع اور تکبیر ہی سوای تکبیر تحریمہ کے اور نزدیک
امام شافعی کے سجدۂ سہو سنت ہی سنت ابعاض سی کوئی ایک ترک ہو تو سہوًا ہو یا عمدًا اور وہ
چہہ ہین قنوت صبح کی نماز مین اور وتر مین رمضان شریف کے نصف اخیر مین اور قیام
واسطی قنوت کے اور تشہد اول اور قعدۂ اولی اور درود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قنوت
اور تشہد اول مین اور درود آل پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قنوت اور تشہد اخیر
مین اور سجدۂ سہو بعد سلام کے ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے ایسا کہ اخیر رکعت مین بعد
تشہد کے ایک سلام سیدہی طرف کہکر دو سجدہ کری پہر بیٹہکر تشہد اور درود اور دعا پڑہکر
سلام پہیری لاکن مسبوق ہو تو بغیر سلام کے سجدۂ سہو کری ساتہہ امام کے اور پہر سجدۂ سہو کا

اعادہ نکرے اگر سلام کرے عمداً تو نماز باطل ہوتی ہے اگر سہواً سلام پہیرے ہمراہ یا آگے امام کے
تو مضایقہ نہین اگر امام کے بعد سلام پہیرے تو سجدۂ سہو کرے آخر نماز مین اور نزدیک امام
مالک کے نماز مین کچہہ زیادہ کیا ہو تو سجدۂ سہو بعد سلام کے کرے اور اسوقت مسبوق امام کے
ساتہہ سجدۂ سہو نکرے مگر آخر نماز مین کرے اگر نماز مین کچہہ نقصان واقع ہو یا دونون جمع ہون
تو آگے سلام کے کرے اور اسوقت مسبوق امام کے ساتہہ سجدۂ سہو کرے بشرطیکہ ایک رکعت
پائی ہو نہین تو آخر نماز مین کرے اور نزدیک امام شافعی کے سب صورتون مین آگے سلام کے
بعد تشہد اور درود اور دعا کے دو سجدے کرے پہر بیٹہکر معاً سلام پہیرے اور مسبوق امام کے ساتہہ
سجدہ سہو کرے اور پہر اعادہ کرے آخر نماز مین اور نزدیک امام احمد کے آگے سلام کے سجدہ
سہو کرے مگر جسوقت کہ بہولکر سلام پہیرے آگے اتمام نماز کے تو بعد سلام کے کرے اور مسبوق
امام کے ساتہہ سجدۂ سہو کرے اور اعادہ نکرے اور حنفی مقتدی تابعداری کرے شافعی امام کی سجدہ
سہو مین اور شافعی مقتدی حنفی امام کی تابعداری نکرے اور مفارقت کی نیت کرکے تنہا سجدۂ
سہو کرے اور سلام پہیرے اگر کوئی اخیر قعدہ بہولکر اٹہے جب یاد آوے بیٹہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سجدۂ
سہو کرے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر یاد آوے سجدہ کرنیکے آگے تو بیٹہے اور سجدۂ سہو کرے
اگر سجدہ کرنے کے بعد یاد آوے تو فرض باطل ہو چکا ہے اور ایک رکعت پڑہے تاکہ سب نفل
ہو جائین لاکن قعدۂ اخیر بیٹہکے بہولکر اٹہے اور سجدہ کئے بعد یاد کرے تو فرض باطل نہین چاہیے اور
ایک رکعت پڑہے تاکہ دو رکعتین نفل اور باقی فرض ہون اور سجدۂ سہو کرے اگر پہلا قعدہ
بہولکر اٹہے تو بیٹہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے قریب قعدہ کے ہو تو اور سجدۂ سہو نکرے اگر قریب قیام
کے ہو نہ بیٹہے اور سجدۂ سہو کرے اور نزدیک امام مالک کے اگر ہاتہہ اور گہٹنے زمین سے اٹہالے ہون تو
نہ بیٹہے اور سجدۂ سہو کرے اگر نہین اٹہائے ہون تو بیٹہے اور سجدۂ سہو نکرے اور نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے سیدہا کہڑا ہونیکے آگے یاد آوے تو بیٹہے اگر سیدہا کہڑا ہو گیا تو نہ بیٹہے اور سجدۂ
سہو کرے اگر پہلے قعدے مین درود یعنی اللھم صل علی محمد پڑہے تو سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے

نزدیک امام ابو حنیفہ کے بسبب تاخیر ہونے قیام کے اگر اوس سے کم پڑہے تو سجدۂ سہو
واجب نہین اور نزدیک امام احمد کے سجدۂ سہو سنت ہے درود پڑہنے سے پہلے قعدہ مین
اور نزدیک امام مالک کے سجدۂ سہو سنت نہین اور نزدیک امام شافعی کے درود نہ پڑہنے سے
سجدۂ سہو کرے اگر کسیکو شک ہووے کہ کتنی رکعتین پڑہی ہین مثلا تین یا چار تو کم کو اختیار
کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سجدۂ سہو کرے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے نماز شروع سے
پڑہے پہلے وقت شک واقع ہو تو اگر اکثر ہو تو دل جو یقین کرے اوسکو اختیار کرے اگر یقین نہو
تو کم کو اختیار کرے اور قعدہ بہی کرے وہان جہان گمان ہو قعدۂ اخیر کا اور سجدۂ سہو کرے
اور سجدۂ سہو لازم ہے مسبوق پر امام سلام پہیرنے کے بعد سہو کیا تو اگر اقتدا کیوقت
سہو ہو تو سجدۂ سہو لازم نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر امام سہو سے سجدۂ سہو نکرے
تو مقتدی کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نکرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دو سجدے
کافی ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے متعدد سہو ہون تو لاکن نزدیک امام شافعی کے بہولکر
سجدۂ سہو کیا تو پہر سجدۂ سہو کرے

باب صلوۃ المریض

بیمار اگر عاجز آوے کہڑے رہنے سے تو بیٹہکر نماز پڑہے اگر بیٹہنے سے عاجز آوے تو لیٹکر اشارے
سے سر کے ادا کرے اور منہہ قبلہ کے طرف رہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر اشارہ کرنیسے بہی عاجز
آوے تو تاخیر نماز کی کرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور قضا ضرور ہے ایکرات دن سے کم عذر
ہووے تو اگر زائد ہو تو قضا ضرور نہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے آنکہہ کے اشارے سے یا دلسے پڑہے
اگر کوئی قادر ہو قیام اور قعود پر اور رکوع اور سجود ادا نکرسکے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے بیٹہکر
اشارے سے پڑہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے کہڑے ہوکر رکوع اور بیٹہکر سجود اشارے سے ادا کرے اگر کوئی پانچ
نمازون تک جنون یا بیہوشی مین رہے تو اون نمازونکو قضا کرنا ضرور ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر
چہے یا زیادہ ہون تو قضا نکرے بشرطیکہ کسی چیز کے کہانے پینے سے نہو اور نزدیک امام مالک اور

امام شافعی کے کسی ایک نماز کا وقت جنون یا بیہوشی مین گذرے بسبب بیماری یا سبب آج
سبب کے تو قضا ضرور نہین اور نزدیک امام احمد کے جنون ہو تو قضا نکرے اگر بیہوشی ہو
تو قضا کرے کتنی ہی نمازین ہون اگر کافر اصلی ہو یا مرتد ایمان لاوے تو کفر کے دنونکی نماز
قضا کرنا ضرور نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور قضا فرض ہے نزدیک امام شافعی کے مرتد پر
اصلی کافر پر نہین۔

باب سجود التلاوة

سجدۂ تلاوت واجب ہے قاری اور سامع پر سجدہ کی آیت کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت
ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور شرط ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے سامع قصد سے
سننا اور شرط نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور سجدے تمام قرآن مین یا
گیارہ ہین نزدیک امام مالک کے اور چودہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور دس سجدو نمین ائمہ اربعہ
کا اتفاق ہے پہلا سورۂ اعراف مین دوسرا رعد مین تیسرا نحل مین چوتھا بنی اسرائیل مین
پانچوان مریم مین چھٹا سورہ حج کا پہلا سجدہ ساتوان فرقان مین اٹھوان نمل مین نوان
الم تنزیل السجدہ مین دسوان حم السجدہ مین گیارہوان نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک
کے ص مین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ص مین سجدۂ تلاوت نہین ہے سجدہ
شکر ہے مستحب ہے خارج نماز مین اگر نماز مین کیا تو نماز باطل ہوتی ہے اگر حنفی امام سجدہ کیا
تو مقتدی شافعی مفارقت کی نیت کرکے جدا ہووے یا انتظار کرتا ہوا کھڑا رہے اور
گیارہوان نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے سورۂ حج کا دوسرا سجدہ بارہوان نزدیک
ائمہ ثلثہ کے والنجم مین تیرہوان انشقت مین چودہوان اقرا مین اور کافی ہے نزدیک امام
ابو حنیفہ کے ایک سجدہ اگر مکرر پڑھے تو آیت سجدے کی ایکہی مجلس مین اور نزدیک ائمہ ثلثہ
کے مکرر کرے اگر شافعی امام سورۂ حج کا دوسرا سجدہ کرے تو حنفی مقتدی سجدہ کرے اور مکروہ
ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے سجدے کی آیت پڑھنا امام سریہ نماز مین اور

مکروہ ہی نزدیک امام مالک کی فرض نماز مین اگرچہ جہریہ ہو اور مکروہ نہین نزدیک امام شافعی
کی لاکن مستحب ہی امام کو سرّیہ نماز مین پڑہے تو نماز کی بعد سجدہ کرنا اور رکوع سی سجدہ ادا نہین ہوتا نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور ادا ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے سجدہ کی نیت کی تو اگر سجدہ کی آیت کی
بعد تین آیتین یا زائد پڑہین تو رکوع سے سجدہ ادا نہین ہوگا اور شرائط واسطی سجدہ تلاوت
کے تمام شرائط نماز کے ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سجدہ مین جاتی وقت اور سر اٹہاتی وقت
تکبیر کہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور رفع یدین اور سلام نکرے اور نزدیک
امام شافعی کے بہی ایسا ہی ہے نماز مین ہو تو اگر خارج نماز ہی تو نیت اور تکبیر تحریمہ فرض ہی
اور مستحب ہی اوسوقت رفع یدین اور سجدہ مین جاتی وقت اور سر اوٹہاتی وقت تکبیر کہنا
بغیر رفع یدین کے اور فرض ہی سلام بغیر تشہد کے اور نزدیک امام احمد کے تکبیر کہے واسطے
سجدہ کے اور رفع یدین کری اگرچہ نماز مین ہو اور سر اوٹہاتی وقت تکبیر کہے اور سلام پہیرے
نماز مین نہو تو اور سجدہ مین یہہ کہے نزدیک امام احمد کے سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ
وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ اور نزدیک امام مالک
کے یہہ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا
وِزْرًا وَاقْبَلْهَا مِنِّي كَمَا قَبِلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ اور نزدیک امام شافعی کی سجد وجہی سے
مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ تک پڑہنا مستحب ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے بہی یہی مستحب ہی
نفل نماز مین یا نماز کے باہر ہو تو اگر فرض نماز مین ہی تو تسبیح پڑہی سجدہ کی۔

باب صلوٰۃ المسافر

مسافر وہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے جسکا سفر تین دن کے مسافت کا ہی کم دنونمین سال
کے اونٹ یا پیادہ کی چال سی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دو دن کی مسافت کا سفر ہی معتدل
دنونمین سال کے اور یہہ دو دن کی مسافت زائد ہی امام ابو حنیفہ کے تین دن کی مسافت سے
کیونکہ ائمہ ثلثہ کے نزدیک صبح سے شام تک چلنی کی مسافت شرط ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ

کے صبح کی نماز پڑھکر بعد زوال تک چلنی کی مسافت بس ہی اور یہہ مسافت سولا فرسخ کی ہی
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک فرسخ کے تین میل اور نہین ہی اعتبار فرسخونکا نزدیک امام
ابو حنیفہ کے اور ایک میل کے تین ہزار پانسو ہاتھہ ہین نزدیک امام مالک کے اور ایک ہاتھہ
کے چہتیس انگل اور انگریزی میلو نسی ستر پر پانچ میل ہوتی ہین اور نزدیک امام شافعی اور
امام احمد کے ایک میل کے چھے ہزار ہاتھہ اور ایک ہاتھہ کی چوبیس انگل اور انگریزی میلونسہ
اسی پر پانچ میل ہین اور واجب ہی مسافر کو قصر کرنا یعنی چار رکعتون کی فرض نماز کو دو رکعتیں
پڑہنا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر چار رکعتین پڑہیگا تو گنہگار ہوگا مگر نماز ادا ہو جائیگی اگر
دوسری رکعت مین قعدہ کیا ہو تو نہین تو فرض باطل ہی اور وہ نماز نفل ہوگی اور نزدیک
امام مالک کے قصر کرنا سنت موکد ہی اگر قصر نہین کیا تو اعادہ کری وقت باقی رہنی تک اور
نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے قصر کرنا افضل ہی اگر قصر نہین کیا تو مضایقہ نہین
اور جایز نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے قصر کرنا مغرب اور صبح کی نماز کو اگر اثنای نماز مین قصر
کی نیت اقامت کی کی تو چار رکعتین پڑہنا فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نماز توڑے
نزدیک امام مالک کہ ایک رکعت نہین پڑہی ہو تو اگر ایک رکعت پڑہی ہو تو دو رکعت پر
تمام کر کی نفل گردانی اور پہر چار رکعت فرض پڑہی اور سفر باطل ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ
کے پندرہ رات دن رہنی کی نیت کرنے سے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے
چار دنکی نیت کرنے سے اور نزدیک امام احمد کے اکیس فرض نماز پڑہنے تک رہنی کی نیت کرنے
سے اگر مسافر کسی شہر مین سفر کے دنون سے زائد رہی بغیر نیت اقامت کے اس ارادے سے
کہ کل یا پرسون چلا جاونگا تو قصر کرے جتنی مدت رہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہی نزدیک
امام شافعی کے اٹھارہ دن تک قصر کرنا اوس سے زیادہ جایز نہین اگر مسافر مقیم کی اقتدا کرے
تو قصر نکرے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مقیم مسافر کی اقتدا کری تو امام سلام پہیرنے کے بعد مقتدی
پہر دو رکعتین پڑہکر سلام پہیرے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن ان دو رکعتون مین قرأت

نکرہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور قرآت کرہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر نماز سفر کی مقیم ہوا بعد
قضا کرہی تو قصر کرہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور قصر نکرہی نزدیک امام شافعی اور
امام احمد کے اگر نماز اقامت کے دنونکی قضا کرہی سفر مین تو قصر نکرہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور
سفر گناہ کا نرہنا شرط ہی واسطی قصر کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور شرط نہین نزدیک امام ابوحنیفہ
کے اور جایز ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے جمع کرنا دو نمازونکو یعنی ظہر اور عصر کو اور مغرب
اور عشا کو سفر مین جمع تقدیم کرہی یا جمع تاخیر یعنی عصر کو ظہر کیوقت یا ظہر کو عصر کیوقت اور مغرب
کو عشا کیوقت یا عشا کو مغرب کیوقت پڑہی لاکن شرط ہی واسطی جمع تقدیم کے پہلی نماز اول
پڑہنا اور نیت کرنا جمع کی اور پی درپی نماز پڑہنا اور سفر مین رہنا دوسری نماز شروع کرنی تک
اگر جمع تاخیر ہو تو پہلی نماز کا وقت گذرنیکی آگے اور نماز شروع کرنیکی وقت جمع تاخیر کی نیت
کرہی اور نزدیک امام مالک کی جمع جایز ہی خشکی کے سفر مین فقط اور جمع نہین کرنا اولی ہی نزدیک
ائمہ ثلثہ کی اور جمع جائز نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے مگر عرفات مین محرم کو جایز ہی عرفی کے
دن ظہر اور عصر کو جمع کرنا ظہر کیوقت ساتھ ایک اذان اور دو اقامت کی جماعت سی اور جایز
ہی اوسی روز مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو جمع کرنا عشا کیوقت اگر مغرب کو عشا کی وقت کے
آگے پڑہی تو اعادہ کرہی مغرب کا طلوع فجر تک اور جمع جایز ہی بیمار کو جبکہ مشقت ہوتی ہو ہر
نماز وقت پر پڑہنے سے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے سوای امام ابوحنیفہ کے اور جایز ہی جمع تقدیم
نزدیک امام شافعی کے بسبب برسات کی بشرطیکہ پہلی نماز کے سلام کیوقت برسات ہو اور
لوگ دور سی آکے جماعت سی نماز پڑہتی ہون اور راستی مین اذیت ہو بسبب برسات کی اور
جایز نہین جمع تاخیر اور اولی اور برف مانند برسات کے ہین جبکہ گہلین اور کپڑی تر ہو وین
اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے جایز ہی جمع تقدیم درمیان مغرب اور عشا کے فقط اور
جایز نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے ۔

باب صلوۃ الجمعۃ

جمعہ کی نماز فرض ہی ہر مرد پر جو مسلمان اور عاقل و بالغ ہی اور غلام اور مسافر اور بیمار نہ ہووے
نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اسکے واسطے کئی شروط ہین از انجملہ شرط ہی نزدیک امام ابوحنیفہ
کے شہر ہونا یعنی ایسا مقام ہو کہ جسوقت وہانکے لوگ جمع ہون تو وہانکی بڑی مسجد مین نہ
سماوین یا شہر کا کنارہ رہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے جمعہ فرض ہی اوسجا ہی کہ جہان اتنی لوگ
ہون کہ جنکی ضرورت جماعت مین ہی اور اذن عام اور سلطان کا حاضر ہونا یا حکم ہونا شرط ہی
نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور مستحب نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جماعت شرط ہی نزدیک ائمہ
اربعہ کے اور کافی ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے تین مرد عاقل و بالغ رہنا سوای امام کی اور
نزدیک امام مالک کے شرط ہی بارہ آدمی رہنا سوای امام کے متوطن اوسی شہر کے جنپر نماز
جمعہ فرض رہی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے چالیس آدمی ضرور ہین امام ملاکر متوطن
اوسی شہر کے جن پر نماز جمعہ فرض ہی اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے امامت غلام اور
مسافر اور ممیز لڑکے کی امام کے سوای چالیس آدمی ہون تو اور نزدیک امام مالک اور امام
احمد کے جایز نہین اور شرط ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اتنی لوگ امام کی سلام تک رہنا اور نزدیک
امام ابوحنیفہ کے پہلی رکعت کا سجدہ کوئی تک رہی تو جمعہ صحیح ہی نہین تو باطل ہی اور جایز ہی نزدیک
امام ابوحنیفہ کے متعدد مسجدونمین جمعہ کی نماز پڑہنا اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کی لاکن
شہر بڑا رہی اور سب لوگ ایک مسجد مین جمع ہونا ممکن نہین تو بقدر حاجت تعدد مساجد کا جایز
ہی اور ایک خطبہ شرط ہی اور دو سنت آگے نماز کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور دو خطبے شرط
ہین آگے نماز کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور تین شروط ہین نزدیک امام شافعی کے ہر خطبے مین
حمد اللہ تعالی کی ساتھہ لفظ حمد اور اللہ کے رہنا اور صلوۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم
پر ساتھہ لفظ صلوۃ کے اور انحضرت صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کا کوئی ایک اسم مبارک صراحۃً ہی گر
حضرت کا اسم مبارک آگے مذکور ہونیکے سبب سی ضمیر لاوی مثلا کہی صلی اللہ علیہ تو صحیح نہین
اور وصیت کرنا تقوی کی اور یہہ دونون لفظ رہنا شرط نہین اگر اطیعوا اللہ کہی تو بھی

کافی ہی اور شرط ہی دوسری خطبی مین دعا واسطی مؤمنین کے اور قرآن شریف کی ایک آیت
رہنا شرط ہی پہلی مین ہو یا دوسری مین لاکن پہلے مین سنت ہی اور نزدیک امام احمد کے
حمد اور صلوۃ اور وصیت اور تقوی اور قرآن شریف کی ایک آیت شرط ہی ہر خطبی مین
اور دعا واسطی مؤمنین کے سنت ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے یہہ سب
سنتین ہین اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے خطبہ منبر پر پڑہنا اور خطبہ اور نماز ظہر کیوقت
پڑہنا شرط ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہی نزدیک امام احمد کے آگی زوال کے مانند
عید کے اور مستحب ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے سلام کرنا خطیب جسوقت
منبر کے نزدیک پہنچی نزدیک کے لوگون پر اور جسوقت منبر پر چڑہی تمام پر سلام کہکی بیٹھی
اور سلام کرنا مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک امام مالک کی مستحب ہی سلام جب
نکلے امام منبر پر چڑہنی کے لئے اور مکروہ ہی منبر پر چڑہی بعد اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے
خطبہ پڑہتی وقت عصا یا تلوار پکڑنا اور فرض ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی کہڑی
رہکر دونون خطبی پڑہنا اور سنت ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور شرط ہے
طہارت اور ستر عورت اور بیٹہنا درمیان دونون خطبونکے نزدیک امام شافعی کے اور ہے
سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور شرط ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے خطبہ اتنی لوگ سننا کہ جنکی حضور
جماعت مین ہی اور خطبہ پڑہتی وقت نماز نہ پڑہی نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن تحیت المسجد
پڑہی اسیوقت آوے تو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام
مالک کے اور خطبہ پڑہتی وقت بات کرنا حرام ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مکروہ ہی نزدیک
امام شافعی کے اور شرط ہی نزدیک امام مالک کی جو شخص خطبہ پڑہتا ہی وہی نماز پڑہنا مگر
پڑہی بعد کچہ عذر ہووی جیسی جنون وغیرہ تو دوسرا اسکی ساتھہ نماز پڑہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ
کے خطیب اور امام ایکہی رہنا شرط نہین لاکن مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک شخص
خطبہ اور دوسرا نماز پڑہنا اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے جمعہ کی پہلی رکعت مین سورہ

جمعہ یا سبح اسم پڑہنا دوسری مین سورۂ منافقون یا ہل اتیٰ اور قرات پکار کے کرنا واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر کوئی شخص امام کی ساتھہ قعدہ مین ملے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے جمعہ صحیح ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دوسری رکعت کی رکوع مین ملاہی تو ایک رکعت پر ہی جمعہ کی اگر رکوع کے بعد ملاہی تو چار رکعتین پڑہی ظہر کی اگر جمعہ کی نماز مین سلام کے آگے عصر کا وقت داخل ہووی تو نماز باطل ہوتی ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور صحیح ہی نزدیک امام مالک کی مغرب تک اور نزدیک امام شافعی کے چار رکعتین پڑہی ظہر کے اور نزدیک امام احمد کے تکبیر تحریمہ کے بعد عصر کا وقت داخل ہووی تو جمعہ صحیح ہی اور مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے سفر کرنا جمعہ کے روز بعد زوال کے نماز نہین پڑہکر اور آگی زوال کی مکروہ نہین اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے بعد زوال کے حرام ہی اور آگی زوال کے مکروہ اور نزدیک امام شافعی کے حرام ہی آگے اور بعد زوال کے مگر راستی مین نماز ملتی ہی یا ضرر ہے بسبب جہو ٹ جانی رفیقونکی اور سفر معصیت کا نہین ہی تو جایز ہی اور حرام ہی بیع پہلی اذان سی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دوسری اذان سی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے جمعہ کے روز غسل کرنا اور بہتر کپڑی پہنا اور خوشبوئی لگانا واسطی نماز کے اور سورۂ کہف اور درود بہت پڑہنا

باب صلوة العیدین

عید کی نماز واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت موکد نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور فرض کفایہ نزدیک امام احمد کے اور شرائط عیدین کے مانند جمعہ کی ہین سوائی خطبی کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور کوئی شرط نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور اسکی دو رکعتین ہین بغیر اذان اور اقامت کی اور نماز کی بعد دو خطبی پڑہنا سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور وقت نماز کا آفتاب ایک نیزہ بلند ہووی تب سی زوال تک ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور طلوع آفتاب سی زوال تک نزدیک امام شافعی کی اور مکروہ ہے

نزدیک امام ابو حنیفہ کے نفل نماز پڑھنا آگے نماز عید کے نماز کی جاہ مین اور گھر مین اور نزدیک
نماز کے فقط نماز کی جاہ مین لاکن عوام لوگ کسی جاہ مین نماز پڑہین تو منع نکرے اور نزدیک
امام مالک اور امام احمد کے مکروہ ہی نماز کی جاہ مین مگر مسجد مین نماز پڑھتی ہین تو نزدیک امام
مالک کی مکروہ نہین اور نزدیک امام شافعی کے فقط امام کو مکروہ ہی اور سنت ہی عید کے
روز غسل کرنا اور بہتر کپڑے پہننا اور خوشبوئی لگانا اور مسواک کرنا اور عید الفطر مین آگی نماز کی
خرما یا اور کوئی چیز کہانا اور عید الضحی مین آگی نماز کے کچھ نکہانا اور رستے مین تکبیر کہتی ہوئی عیدگاہ
کو جانا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تکبیرات زواید عیدین مین نزدیک امام ابو حنیفہ کی ہر رکعت
مین تین ہین اور نزدیک امام شافعی کے پہلی رکعت مین سات دوسری مین پانچ اور
نزدیک امام مالک اور امام احمد کے پہلی مین چھ دوسری مین پانچ اور تکبیرین پہلی رکعت
مین بعد ثنا کی کہی دوسری مین بعد قرأت کی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ہر رکعت مین آگی قرأت
کے کہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مستحب ہی تسبیح درمیان ہر دو تکبیر کے نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اور مستحب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور تسبیح یہہ کہی نزدیک
امام شافعی کے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور نزدیک امام احمد کے
یہہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا اور سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے ہر تکبیر زائد کیوقت ہاتہ کو
اٹھانا اور نزدیک امام مالک کے نہین اٹھانا اولی ہی اور مستحب ہی نزدیک امام احمد کی پہلی رکعت
مین سبح اسم اور دوسری مین ھل اتی پڑھنا اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مستحب ہی پہلی
رکعت مین سورۂ قاف یا سبح اسم اور دوسری مین اقترب یا ہل اتی اور امام قرأت پکار
کے کرنا واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہی
نزدیک امام ابو حنیفہ کے تکبیرات تشریق کہنا اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور تکبیرات
تشریق عرفہ کی صبح سی شروع کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ظہر سی روز عید کے نزدیک امام

مالک کے اور انتہا نزدیک امام مالک کے تیرہوین کی صبح تک ہی اور مذاہب ثلثہ مین تیرہوین
کے عصر تک ہی اور تکبیر بعد ہر نماز کے کہے نزدیک امام شافعی کے خواہ فرض ہو یا نفل یا جنازہ
خواہ ادا ہو یا قضا اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے فقط فرض کے بعد کہی لاکن قضا نماز کو تکبیر کہے
نزدیک امام مالک کے اور کہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے بشرطیکہ انہین روزون کی
نماز ہووی اور تکبیر نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے یہ کہی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا
اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے یہ اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اگر عیدین مین امام حنفی ہو اور
مقتدی شافعی یا شافعی امام اور مقتدی حنفی تو تکبیرونکی عدد مین اور تقدیم و تاخیر مین امام کی تابعداری
کرے۔

باب صلوٰۃ الکسوف والخسوف

سنت ہین دو رکعتین سورج گہن کیوقت نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ہر رکعت مین نزدیک
امام ابو حنیفہ کے ایک رکوع ہی مانند دوسری نمازونکی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دو رکوع اور
دو قیام اور دو قرأت ہین اور قرأت جہر سے کرے نزدیک امام احمد کے اور آہستہ نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہی جماعت سی پڑہنا اور قرأت اور رکوع کو دراز کرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے
لاکن نزدیک امام ابو حنیفہ کے امام جمعہ کا رہی تو جماعت سی پڑہی نہین تو تنہا تنہا اور سنت
ہین دو رکعتین چاندگہن کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد
کے جماعت سی پڑہنا ساتہہ دو رکوع اور دو قیام اور دو قرأت کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ
اور امام مالک کی تنہا تنہا پڑہی ایک رکوع سی اور قرأت آہستہ کرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور
پکار کر نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور دو خطبے بہی پڑہی نزدیک امام شافعی کے سورج گہن ہو یا چاند
گہن بعد نماز کے اور ارکان اور سنن مانند جمعہ کے ہین اور خطبہ نہین ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے
لاکن ذکر اور دعا کرتے رہی گہن چہوٹے تک۔

باب صلوٰة الاستسقاء

اور جب برسات موقوف ہووے تو دعا اور استغفار کرے اور نماز تنہا تنہا پڑہی ہی ایسے
نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دو رکعتین جماعت سی پڑہنا پکار کر سنت ہی نزدیک امام شافعی
اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے اور تکبیرات بہی کہے مانند عید کے نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے فقط اور نہین ہی خطبہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دو خطبے پڑہے جیسے نماز کی
نزدیک امام مالک اور امام شافعی اور امام محمد کے اور ایک خطبہ ہی نزدیک امام احمد اور امام ابو
یوسف کے اور خطبہ مین استغفار بہت کرے اور خطبہ ثانیہ کے درمیان امام قبلہ کو متوجہ
ہو کر چادر کو الٹے اور مقتدی مرد بہی بیٹھے ہوئے اپنی اپنی چادر الٹے نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایسا کہ
جو سیدہے کاندہے پر ہی اسکو بائین پر کرے جو بائین کاندہے پر ہی اسکو سیدہے پر لاوے لیکن چادر مدور
اور مثلث اور زائد لینی نہین ہی تو اوپر کی جانب کو نیچے اور نیچے کے جانب کو اوپر بہی کرے نزدیک
امام شافعی کے فقط ایسا کہ سیدہے طرف کے نیچے کے کنارہ کو بائین ہاتہہ سے پکڑے اور بائین طرف
کے نیچے کے کنارہ کو سیدہے ہاتہہ سے پکڑ کر دونون ہاتہہ پیچہے کرے تاکہ کنارہ سیدہے ہاتہہ کا
سیدہے کاندہے پر ہو اور بائین ہاتہہ کا بائین کاندہے پر اور نزدیک امام ابو یوسف اور امام
محمد کے چادر کو الٹے امام فقط ایسا کہ نیچے کے جانب کو اوپر اور اوپر کی جانب کو نیچے کرے اگر ممکن ہو
تو نہین تو جو سیدہے کاندہے پر ہی اسکو بائین پر اور جو بائین پر ہی اسکو سیدہے کاندہے پر کرے

باب صلوٰة الخوف

جبکہ خوف دشمن کا ہو سفر یا حضر مین تو امام مقتدیونکو دو گروہ کرکے ایک کو دشمن کی طرف
روانہ کرے دوسرے کے ساتہہ ایک رکعت پڑہے دو رکعتونکی نماز ہو تو اگر تین یا چار رکعتون کی
ہی تو پہلے گروہ کے ساتہہ دو رکعت پڑہے بعد یہہ گروہ دشمن کیطرف جاوے اور دوسرا گروہ
جو دشمن کیطرف تہا آوے اور امام انکے ساتہہ باقی نماز ادا کرے اور سلام پہیرے امام تنہا تب
یہہ گروہ دشمن کیطرف جاوے اور پہلا گروہ آکر اپنی نماز بغیر قرأت کے تمام کرکے دشمن کے مقابلے

کو جاوین تب دوسرا گروہ آکر قرأت سے نماز پڑہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے خواہ دشمن قبلے کیطرف ہویا نہو اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دشمن قبلے کیطرف نہو تو دو گروہ کرے ایک کو دشمن کے مقابل کہڑا کرے دوسرے کے ساتھہ ایک رکعت ادا کرے جسوقت امام واسطے دوسری رکعت کے کہڑا ہو پہلا گروہ امام سے مفارقت کی نیت کر کے نماز کو تمام کرے اور مقابلہ کو دشمن کے جاوے بعد دوسرا گروہ آکر امام کے ہمراہ ایک رکعت ادا کرے اور امام قیام کو دراز کرے تاکہ وہ لوگ آکر ملین جب امام واسطے تشہد کے بیٹہے تب وہ گروہ اٹہکر اپنی باقی نماز ادا کرے اور امام تشہد مین اونکا انتظار کرے تاکہ اونکے ساتھہ سلام پہیرے اور نزدیک امام مالک کے بہی ایسا ہی ہے لیکن امام تشہد پڑہے بعد سلام کرے اور مقتدیون کا انتظار نکرے خواہ دشمن قبلے کے طرف ہو یا نہو اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے قبلے کے طرف دشمن ہو تو امام قوم کو دو صف کرے اور سب کے ساتھہ احرام باندہے جب امام نے سجدہ کیا تو پہلی صف امام کے ساتھہ سجدہ کرے دوسری نگہبانی کرتی ہوئی کہڑی رہے اور جب امام دونون سجدونسے فارغ ہو تب کہڑی ہوئی صف سجدہ کر کے کہڑی رہے اور پہلی صف موخر ہووے اور دوسری مقدم ہووے اور امام کے ساتھہ سجدہ کرے اور جو موخر ہے نگہبانی کرے اور جب امام اور صف اول سجدونسے فارغ ہون تب دوسری صف سجدہ کر کے تشہد پڑہے اور امام سب کے ساتھہ سلام پہیرے

باب الجنایز

میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور افضل ہے گرم پانی سے غسل دینا نزدیک امام ابو حنیفہ کے لاکن بہت گرم نکرے کیونکہ اذیت ہوتی ہے میت کو مانند زندگی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ٹہنڈے پانی سے غسل دیوے مگر گرم پانی کی ضرورت ہو بسبب ٹہنڈ وغیرہ کے تو گرم کرے اور نزدیک امام مالک کے گرم اور ٹہنڈا دونون برابر ہین افضلیت مین اور جایز ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے غسل دینا عورت اپنے مرد کو اور جایز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل دینا مرد اپنی عورت کو اور جایز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین

نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے عورت کو مرد اور مرد کو عورتین غسل دینا اگرچہ محرم
رہین اگر کسی جاے مرد کی میت رہے اور نرہین وہان سواے عورتون کے یا عورت کی میت
رہے اور نرہین سولے مردون کے تو میت کو تیمم کراوے مگر غیر محرم ہاتھہ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کراوے
اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے جایز ہے غسل دینا مرد محرم عورتون کو اور عورتین محرم
مردونکو اگر فقط غیر محرم رہین تو تیمم کروے اور اولی واسطے غسل کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام
شافعی کے مرد کو تو ابتدا مرد اور عورت کو تو ابتدا عورتین اور نزدیک امام مالک کے اولی
مرد کو اوسکی عورت ہے اور عورت کو اسکا مرد ہے اور نزدیک امام احمد کے وصی اولی ہے اور مستحب
ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے غسل کی جاے کوئی نہین رہنا سواے غاسل اور اسکے مددگارونکے اگر بچہ
پیدا ہوا بعد علامت حیات کی پائی جاوے تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے غسل دیوے اور نماز
پڑہے اگر حیات نپائی جاوے تو غسل دیوے اور نماز نہین پڑہکر کپڑے مین لپیٹکے دفن کرے بچے
کی صورت کامل ہو یا نہو اور نزدیک امام مالک کے حیات پائی جاوے تو غسل اور نماز ہے نہین تو
نہ غسل ہے نہ نماز مگر خون دہونا مستحب ہے اور کپڑے مین لپیٹکر دفن کرنا واجب ہے اور نزدیک
امام شافعی کے حیات پائی جاوے تو نماز اور غسل ہے اگر حیات نہین اور صورت کامل ہے تو
غسل دیکر کفن پہناکے دفن کرے اور نماز نہ پڑہے اگر صورت کامل نہین ہے تو فقط کپڑے مین
لپیٹکر دفن کرے اور نزدیک امام احمد کے اگر چار مہینے یا زائد مین پیدا ہو تو غسل دیکر نماز
پڑہکے دفن کرے اگرچہ حیات معلوم نہو اگر کوئی حاملہ مرجاوے اور پیٹ مین اسکے بچہ زندہ رہے
تو پیٹ چیرکر بچہ نکال لیوے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور پیٹ چیرنا حرام ہے نزدیک امام مالک
اور امام احمد کے لاکن بچہ مرنیکے بعد میت کو دفن کرے اور نزدیک امام شافعی کے پیٹ چیرے
اگر بچہ پیدا ہو کر جینے کی امید رہے تو نہین تو نہ چیرے بچہ مرنیکے بعد دفن کرے اگر آدمی کا بدن آدہے
سے زائد ملے بغیر سر کے یا آدہا ساتھہ سر کے تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے غسل دیوے اور نماز پڑہکر دفن
کرے اوس سے کم ملے تو فقط کپڑا لپیٹکر دفن کرے اور نزدیک امام مالک کے دو ثلث بدن کے ملین تو غسل

اور نماز ہی اوس سے کم ہو تو نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے کوئی ایک جز آدمی کا ملے
جس سے مرنا اوسکا یقین ہو تو غسل دیوے اور کپڑے مین لپیٹکر نماز پڑہکے دفن کرے اور مستحب ہے نزدیک
ائمہ اربعہ کے غسل کرنا غاسل میت کو غسل دینے کے بعد اور شہید کو غسل نہ دیوے اور نماز نہین پڑہکر
انہین کپڑون سے خون آلودہ دفن کرے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگرچہ اسپر غسل فرض رہے
یا لڑکا یا مجنون رہے اور نزدیک امام احمد کے شہید پر غسل رہے تو غسل دیوے اور نماز پڑہے نہین تو
نہ غسل ہے نہ نماز اگرچہ لڑکا یا مجنون ہو اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے شہید پر غسل رہے یا مجنون یا لڑکا
رہے تو غسل دیکر نماز پڑہے نہین تو بغیر غسل کے نماز پڑہے اور کفن دینا میت کو فرض کفایہ ہے نزدیک
ائمہ اربعہ کے اور کفن مسنون نزدیک امام ابو حنیفہ کے مرد کیواسطے تین کپڑے ہین قمیص اور ازار
اور لفافہ اور واسطے عورت کے پانچ کپڑے قمیص اور دامنی اور ازار اور سینہ بند اور لفافہ اور نزدیک
امام مالک کے واسطے مرد کے پانچ کپڑے دو لفافے اور ازار اور قمیص اور عمامہ اور سات کپڑے واسطے عورت
کے ازار اور قمیص اور دامنی اور چار لفافے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے واسطے
مرد کے تین لفافے اور واسطے عورت کے پانچ کپڑے ازار اور دامنی اور قمیص اور دو لفافے اور عورت کے
سر کے بالونکو نزدیک امام ابو حنیفہ کے دو حصے کر کے چہاتی پر قمیص کے اوپر رکہکر دامنی سے ڈہاپے
اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے تین حصے کر کے پیچہے ڈالے اگر میت احرام حج کا باندہے ہوے ہو تو سیا ہوا
کپڑا پہنانا اور مرد کا سر اور عورت کا منہہ ڈہانپنا اور خوشبوئی لگانا جایز نہین نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اور جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے۔ اور نماز جنازہ کی فرض
کفایہ ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مستحق واسطے امامت کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے سلطان ہے بعد قاضی
بعد امام جامع مسجد کا بعد محلے کی مسجد کا بعد ولی میت کا اور نزدیک امام مالک اور امام احمد
کے وصی اولی ہے بعد سلطان بعد ولی اور نزدیک امام شافعی کے ولی میت کا افضل ہے سب سے
اور جایز ہے نزدیک امام شافعی کے قبر پر اور غائب پر نماز پڑہنا بشرطیکہ اوس میت کے دفن کو اگر
نماز پڑہنیوالا مکلف رہے نہین تو صحیح نہین اور نزدیک امام احمد کے ایک مہینے تک جائز ہے

دفن کے دن سے اور جایز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے لیکن بغیر نماز کے دفن کئے ہو تو جایز ہے نماز نزدیک امام ابو حنیفہ کے قبر پر جبتک کہ میت پارہ پارہ نہو اور نزدیک امام مالک کے جائز ہے جبتک کہ گمان نہو فنا کا اگر جنازہ کی نماز کی جماعت ہو چکے بعد پھر دوسرے لوگ آوین تو نماز پڑہنا جایز ہے جماعت سے ہو یا تنہا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور جایز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور مکروہ ہے نماز جنازہ کی مسجد مین پڑہنا جنازہ مسجد مین رکھکر اگر خارج مسجد مین رہے تو بھی بےضرورت مسجد مین کھڑے رہنا مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور مکروہ نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دونون صورت مین اور افضل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے کھڑا رہنا امام کا میت کے سینے کے مقابل مرد ہو یا عورت اور نزدیک امام مالک کے مرد کے جنازہ کے بیچمین کھڑا رہے اور عورت کے کاندہے کے مقابل اور نزدیک امام شافعی کے مرد کے جنازہ کے مقابل سر کے اور عورت کے جنازہ کے مقابل کمر کے اور نزدیک امام احمد کے مرد کے جنازہ کے مقابل سینے کے اور عورت کی جنازہ کے بیچمین کھڑا رہے اور جنازہ کی نماز مین سب شرائط نماز کے ہین اور قیام اور چار تکبیرین فرض ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے رفع یدین ساتھہ ہر تکبیر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے سنت ہے پہلی تکبیر کے ساتھہ فقط اور پہلی تکبیر کے بعد سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے ثنا پڑہنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اور سورہ فاتحہ پڑہنا قرأت کی نیت سے مکروہ ہے اگر دعا کی نیت سے پڑہے تو مکروہ نہین اگر امام حنفی ہو تو ضرور سورہ فاتحہ پڑہے دعا کی نیت سے تاکہ شافعی اور حنبلی کی نماز صحیح ہو اور نزدیک امام مالک کے فرض ہے بعد ہر تکبیر کے سوای چوتھی کے دعا کرنا واسطے میت کے اور امام مالک فرماتے ہین احسن دعاؤن مین جنازے کی جو سنی مین نے دعا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے وہ یہہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا

فَزِدْ فِي اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا
تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ اور دعا کے آگے حمد اور صلوٰۃ کہنا مستحب ہے اگر لڑکا ہو تو یہہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ اَنْتَ خَلَقْتَهٗ وَرَزَقْتَهٗ وَاَنْتَ اَمَتَّهٗ وَاَنْتَ تُحْيِيْهِ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِوَالِدَيْهِ سَلَفًا وَذُخْرًا وَفَرَطًا وَاَجْرًا وَثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِيْنَهُمَا وَاَعْظِمْ بِهٖ اُجُوْرَهُمَا
وَلَا تَفْتِنَّا وَاِيَّاهُمْ بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْهُ بِصَالِحِ سَلَفِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ كَفَالَةِ اِبْرَاهِيْمَ
وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَعَافِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ
جَهَنَّمَ اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے فرض ہے بعد پہلی تکبیر کے سورہ فاتحہ
اور بعد دوسری تکبیر کے درود پڑہنا سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فرض
نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور بعد تیسری تکبیر کے دعا کرنا سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ
کے اور فرض نزدیک امام شافعی اور امام احمد کو اور یہہ دعا پڑہے نزدیک ائمہ ثلثہ کو اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ
اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ
وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا
خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ
وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهٖ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ اور یہہ دعا بہی زیادہ کرنا مستحب
ہے نزدیک امام شافعی کے اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ خَرَجَ مِنْ رَوْحِ الدُّنْيَا
وَسَعَتِهَا وَمَحْبُوْبِهٖ وَاَحِبَّائِهٖ فِيْهَا اِلٰى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَمَا هُوَ لَاقِيْهِ كَانَ يَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ
نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ وَاَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ
وَقَدْ جِئْنَاكَ رَاغِبِيْنَ اِلَيْكَ شُفَعَاءَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ

وَاِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَلَقِّهٖ بِرَحْمَتِكَ رِضَاكَ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَهٗ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَجَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَلَقِّهٖ بِرَحْمَتِكَ الْاَمْنَ مِنْ عَذَابِكَ حَتّٰى تَبْعَثَهٗ اِلٰى جَنَّتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اگر میت لڑکے کی یا دیوانیکی ہو تو یہہ پڑہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا اور نزدیک امام شافعی کے میت لڑکے کی ہو تو اللهم اغفر لحينا سے فتوفه على الايمان تک پڑہکر یہہ پڑہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا لِاَبَوَيْهِ وَسَلَفًا وَذُخْرًا وَعِظَةً وَاعْتِبَارًا وَشَفِيْعًا وَثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِيْنَهُمَا وَاَفْرِغِ الصَّبْرَ عَلٰى قُلُوْبِهِمَا وَلَا تَفْتِنْهُمَا بَعْدَهٗ وَلَا تَحْرِمْهُمَا اَجْرَهٗ اور نزدیک امام احمد کے یہہ کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِوَالِدَيْهِ ذُخْرًا وَفَرَطًا وَسَلَفًا وَاَجْرًا اَللّٰهُمَّ ثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِيْنَهُمَا وَاَعْظِمْ بِهٖ اُجُوْرَهُمَا وَاَلْحِقْهُ بِصَالِحِ سَلَفِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاجْعَلْهُ فِيْ كَفَالَةِ اِبْرَاهِيْمَ وَقِهٖ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الْجَحِيْمِ اگر میت عورت یا لڑکی کی ہو تو ضمایر مونث کے کہی سب دعاؤنمین مذاہب اربعہ کے اور بعد چوتہی تکبیر کے کچہہ نہ پڑہکر فقط سیدہی طرف سلام پہیرے نزدیک امام مالک اور امام احمد کی اور یہہ پڑہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور دو طرف سلام پہیرے اور نزدیک امام شافعی کے اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ پڑہکر دو طرف سلام پہیرے اور افضل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے جنازہ کے پیچہے چلنا اور نزدیک امام شافعی کے آگے چلنا اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے سوار ہو تو پیچہے چلے اور پیادہ آگے اور مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے جنازہ دیکہے تو کہڑا رہنا بیٹہا ہوا شخص اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مکروہ ہے مگر جنازہ کے ساتہہ جانیکے ارادہ سے کہڑا رہا تو مکروہ نہین اور افضل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے میت کو قبر مین داخل کرنا قبلے کے طرف سے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے قبر کے پائین طرف سے داخل کرنا افضل ہے اگر عورت کی میت ہو تو قبر پر پردہ کرنا مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کی اگر مرد کی

میت ہو تو پردہ کرنا مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور مستحب ہی نزدیک امام شافعی کے اور نہ مکروہ ہی نہ مستحب نزدیک امام مالک کے اور میت کو قبر مین سیدہی بازو جھکاکر رکھی ایسا کہ منہہ قبلہ کی طرف رہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور یہی مستحب ہی نزدیک امام شافعی کے میت کا کلہ کہولکر مٹی پر رکھنا اور افضل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے قبر کو مسنم بنانا یعنی مانند اونٹ کی کوہان کے اور نزدیک امام شافعی کے مسطح کرنا افضل ہی اور حدیث شریف مین ہی جو کہ رہا ساتھہ جنازہ کی نماز پڑہنی تک تو اسکو اجر ایک قیراط کا ہی اور جو کہ رہا دفن تک تو اوسکو اجر دو قیراط کا اور صحابہ نی پوچہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی دو قیراط کیا ہین تو فرمایا مانند دو بڑی پہاڑ کے ہین اور امام مالک رضی اللہ عنہ سی کسینی خواب مین پوچہا اللہ تعالی نی آپکے ساتھہ کیا کیا تو فرمایا مغفرت کی میری بسبب ایک کلمی کے جو کہتا تہا مین جنازہ دیکہکر اور اوسکو امیر المومنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کہتی تہی یعنی سُبحان الحی الذی لا یموت

باب الصلوٰۃ فی الکعبۃ

جایز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے کعبے کے اندر فرض اور نفل نماز پڑہنا بغیر کراہت کے اور کعبی کے اوپر جایز ہی ساتھہ کراہت کے بسبب تعظیم کے اور نزدیک امام شافعی کی جایز ہی کعبی کے اندر اور اوپر بشرطیکہ کعبی کی اندر دیوار کیطرف متوجہ ہووی یا دروازہ کیطرف جبکہ وہ بند رہی اگر کہلا رہی سو وقت متوجہ ہووی تو شرط ہی چوکہٹ سولا انگل کی بلند رہی نہین تو صحیح نہین اور کعبی کے اوپر شرط ہی کہ اوس شخص کی روبرو سولا انگل کی کوئی بلند چیز اٹھی ہوی رہی جو کعبی کی جز ہو کر رہی نہین تو صحیح نہین اگر کعبے کی اندر مقتدی کی پیٹھہ امام کے منہہ کیطرف ہو تو مقتدی کی نماز باطل ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کی اور جایز نہین نزدیک امام مالک اور امام احمد کے فرض نماز کعبی کے اندر اور اوپر اور نفل جایز ہی اگر کعبی کے اطراف امام کی ساتھہ لوگ اقتدا کرین اور بعض لوگ امام سی زیادہ کعبی کی نزدیک ہین تو جایز ہی بشرطیکہ امام ایک جانب اور مقتدی دوسری جانب رہین نزدیک ائمہ اربعہ کے

اگر امام کے جانب مین امام سے آگے کھڑے ہین تو نماز مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے اور باطل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔

کتاب الزکوۃ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ یعنے دو تم زکوۃ۔ اور فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ یعنے اور جو لوگ جمع کر رکھتے ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتے اسکو اللہ کی راہ مین یعنے زکوۃ نہین دیتے سو انکو خوشخبری سنا عذاب دردناک کی جسدن آگ دہکاوینگے اوسپر دوزخ کی پہر داغینگے اوس سے اونکے ماتھے اور پہلو اور پیٹھین یہہ ہی ہے جو تم جمع کر رکھے تھے اپنے نفسون کے واسطے سو چکھو مزا اوسکا جو تم جمع کر رکھے تھے۔ اور بخاری اور مسلم روایت کرتے ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندون پر کوئی صبح نہین آتی مگر اسمین دو فرشتے اوترتے ہین ایک فرشتہ کہتا ہے یا اللہ تیری راہ مین خرچ کرنیوالے کو اوسکا عوض دے اور دوسرا فرشتہ کہتا ہے یا اللہ جمع کر رکھنے والے کے مال کو تلف کردے اور بخاری اور نسائی روایت کرتے ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ تعالیٰ مال دیوے اور وہ اوس مال کی زکوۃ ادا نکرے تو اوسکا مال قیامت کے دن صورت لیگا ایسے سانپ کی کہ جسکے سر کی کھال نکل گئی ہے بسبب زہر کی تیزی کے اور اسکے دونون آنکھون پر دو کالے نقطے ہون وہ سانپ طوق ہوکے اوسکے گلے مین پڑیگا پس وہ سانپ اوس شخص کے منہہ کے دونون جانب کو پکڑیگا اور کہیگا مین تیرا مال ہون مین تیرا گنج ہون اور زکوۃ ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور منکر اوسکی فرضیت کا کافر ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کوئی شخص فرضیت کا اقرار کرکے زکوۃ بخل سے ندیوے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے اوسکو قید مین رکھے زکوۃ دینے تک اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے زکوۃ جبر سے لیوے اگرچہ جنگ سے ہو اور نزدیک امام احمد کے بھی جبر سے

دیوے مگر مال پوشیدہ کر دیا ہو تو تین دن مین توبہ لیوے اگر توبہ کرے اور زکوۃ دیوے تو بہتر
نہین تو قتل کرے اور زکوۃ اوسکی ترکے سے لیوے اور زکوۃ فرض ہے بعد گذرنے سال کے نصاب کے
موافق ہو تو ہر آزاد مسلمان پر نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر شرط ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے مالک عاقل
و بالغ رہنا مجنون اور بچے پر زکوۃ فرض نہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے فرض ہے والی اسکے مال سے
ادا کرے اور اوسکے مال سے اور نیت زکوۃ کی فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نیت نزدیک امام ابو حنیفہ
کے زکوۃ دیتے وقت کرے اگر دیا بعد کرے تو بھی صحیح ہے بشرطیکہ لیا ہو شخص کے نزدیک وہ مال موجود
ہے اگر خرچ کیا بعد نیت کی تو صحیح نہین اگر زکوۃ کا مال جدا کرتے وقت نیت کی تو بھی کافی ہے اور
نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے ضرور ہے نیت زکوۃ کا مال جدا کرتے یا دیتے وقت اور
نزدیک امام احمد کے زکوۃ دیتے وقت نیت کرنا اولی ہے اگر تھوڑا آگے کیا تو بھی کافی ہے اگر کسی کا
مال غصب کیا گیا اور اسپر گواہ نہین یا گم ہو گیا یا جنگل مین گاڑ دیا اور مقام نہ سکا بھول گیا اور بعد
کئی سال کے وہ مال ملے تو گذرے ہوے برسونکی زکوۃ دینا فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے
اور گذرے ہوے برسونکی ضرور نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک امام مالک کے ایکسال کی زکوۃ
دیوے اگر ایک شخص کا قرض دوسرے پہ ہو اور وہ اقرار کرتا ہو یا انکار اور گواہ اسکے لینے پر موجود
ہوں تو ایسا مال ملتے ہی زکوۃ گذرے ہوے برسونکی فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک ہی سال کی
فرض ہے نزدیک امام مالک کے اگر ایک شخص صاحب نصاب ہے اور اوسپر دوسرے شخص کا قرض ہے تو بقدر
قرض کے زکوۃ فرض نہین اور قرض وضع کئے بعد جو باقی ہے اوسکی زکوۃ دیوے نصاب کے موافق
ہو تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور قرض مانع زکوۃ کا نہین ہے نزدیک امام شافعی کے چاہیے کل مال کی زکوۃ دیوے

باب زکوۃ الاموال

جانور وہ ہین جنکی زکوۃ فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے سو وہ اونٹ اور گائی اور بیل اور بھینس اور
بھینسے اور بکری ہین اور شرط ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے وہ جانور سوائم رہنا یعنی جنگل سے چرائے جاتی
ہوں نہین تو زکوۃ فرض نہین اور نزدیک امام مالک کے سوائم کی شرط نہین اور نصاب اونٹونکے

پانچ ہی اور اوسمین ایک بکری فرض ہر دس مین دو اور پندرا مین تین اور بیس مین چار اور جب
پچیس اونٹ ہون تو ایک بنت مخاض یعنی ایک برس کی اونٹنی جسپر دوسرا برس شروع ہوا اور جب
چھتیس ہون تو ایک بنت لبون یعنی دو برس کی اور تیسرا برس شروع ہوا اور جب چھیالیس ہون
تو ایک حقہ یعنی تین برس کی اور چوتھا برس شروع ہوا اور جب اکسٹھ ہون تو ایک جذعہ یعنی چار سال
کی جسپر پانچوان سال شروع ہوا اور جب چھتر ہون تو دو بنت لبون اور جب اکانوے ہون تو دو حقے
ایکسو بیس تک نزدیک ائمہ اربعہ کے اور بعد اوسکے نزدیک امام ابو حنیفہ کے ہر پانچ مین ایک بکری
پھر ایکسو پینتالیس مین ایک بنت مخاض اور دو حقے اور ڈیڑھ سو مین تین حقے پھر ہر پانچ مین ایک بکری
اور ہر پچیس مین ایک بنت مخاض اور ہر چھتیس مین ایک بنت لبون پھر ایکسو چھیانوے مین چار
حقے دو سو تک پھر بعد دو سو کے شروع کیا جاوے پانچ سے جیسا کہ بعد ڈیڑھ سو کے شروع
کیا تھا اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ایکسو اکیس ہون تو تین بنت لبون دیوے اور نزدیک
امام مالک کے اختیار ہے چاہے تین بنت لبون دیوے یا دو حقے مگر ہر چالیس مین بنت لبون اور ہر پچاس
مین حقہ زائد کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایسا کہ ایکسو تیس مین دو بنت لبون اور ایک حقہ اور ایکسو
چالیس مین دو حقے اور ایک بنت لبون اور ڈیڑھ سو مین تین حقے پھر ایسا ہی چلا جاوے اور
نصاب گائی اور بیل اور بھینس اور بھینسے مین تیس ہے اور واجب ہے اوسمین ایک تبیعہ مادہ ہو یا
نر اور جب چالیس ہون ایک مسنہ اور جب ساٹھ ہون تو دو تبیعے اور جب ستر ہون ایک تبیعہ اور
ایک مسنہ پھر جب اسی ہون دو مسنے اور جب نوے ہون تو تین تبیعے اور جب سو ہون تو دو تبیعے اور ایک مسنہ
پھر اسیطرح ہر تیس مین تبیعہ اور ہر چالیس مین مسنہ زیادہ کرے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تبیعہ نزدیک ائمہ ثلثہ
کے ایک برس کی گائی او بھینس کو کہتے ہین جسپر دوسرا سال شروع ہوا اور مسنہ دو برس کی جسپر تیسرا
برس شروع ہوا اور نزدیک امام مالک کے دو سال کامل گذرے تو تبیعہ ہے اور تین سال کامل ہو تو مسنہ اور
مسنہ مین نر دینا جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نصاب
بکرو نمین چالیس ہے اور واجب ہے اوسمین ایک بکری پھر ایکسو اکیس مین دو اور دو سو ایک مین تین

اور چار سو تک چار بہر ہر ایک سو مین ایک واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی آور بکری نزدیک امام
ابو حنیفہ اور امام مالک کی ایکسال کی رہنا واجب ہی اور نزدیک امام شافعی کے مینڈہی ہو تو
ایک سال کی اگر چھیلی ہو تو دو سال کی اور نزدیک امام احمد کے مینڈہی چھہ مہینونکی چھیلی ایک
سال کی آور بکریونمین نر دینا بہی جایز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور جایز نہین
نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مگر فقط نر بکری ہون تو نر دینا جایز ہی آور اونٹونمین جو بکری
واجب ہی سو وہ مادہ رہنا شرط ہی نزدیک امام احمد کے اور نر بہی جایز ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی اگر
چند آدمی کی جانور ملکر رہین ایسا کہ تمام ملا دئی جاوین تو نصاب ہووی اور ہر ایک کا جدا جدا حصہ
نصاب کو پہنچتا نہین ہی تو اسمین زکوۃ نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور زکوۃ فرض
ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے بشرطیکہ اون جانورونکی چرائی کا مقام ایک ہو اور پانی
پینے کی جای ایک اور راتکو رہنی کی جاہی ایک ہو اور دودھ نچوڑہنی والا ایک اور چرواہا ایک ہو
اور ہر ایک کا نر خاص نہووی مگر نوع مختلف ہونیکے سبب سی نر علیحدہ ہو تو مضایقہ نہین آور
گہوڑی تجارت کے نہون تو زکوۃ واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہی نزدیک امام
ابو حنیفہ کی بشرطیکہ جنگل سے چرای جاتی ہون اور نر اور مادہ ملکر رہین اگر فقط نر گہوڑی ہون تو
زکوۃ نہین اگر فقط مادہ ہون تو دو روایتین ہین ایک مین واجب نہین اور دوسری مین واجب
ہی آور زکوۃ ہر گہوڑی کی عربی ہو تو ایک دینار دیوی یا اسکی قیمت کرکے دو سو درم کو پانچ
درم دیوی اگر عربی نہو تو فقط قیمت کرکے دیوی اگر تجارت کی گہوڑی ہون تو زکوۃ فرض ہی
نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ایسا ہی تمام مال ہین تجارت کی اور اسکی قیمت کرکے نصاب کی موافق
ہو تو چالیسوان حصہ دیوی اگر چند آدمی ملکر تجارت کرین یا زراعت یا نقد ایک کی پاس جمع
کرین اور ہر ہر کا مال نصاب سی کم رہی اور تمام کا مال ملاکر نصاب ہو تو زکوۃ فرض نہین نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور فرض ہی نزدیک امام شافعی کے بشرطیکہ ہر ہر کا مال متمیز نہو آور نصاب سونی کی
بیس مثقال اور چاندی کی دو سو درہم اور اسمین چالیسون حصہ فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور

جب نصاب پر پانچواں حصہ زائد ہوگا تو ہر پانچویں حصے کی زکوۃ دیوے نزدیک امام ابوحنیفہ کے
پانچویں حصہ سے کم ہو تو نہیں اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے پانچویں حصہ سے کم ہو تو بھی دیوے اور زکوۃ
واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے سونے چاندی کے زیور میں اگرچہ مباح رہے اور پہننے کیواسطے
ہووے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مباح زیور میں پہننے کے زکوۃ فرض نہیں۔

باب الرکاز

معدن سے نکلنے والے چیزوں میں جنکی زکوۃ فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے
سو وہ سونا اور چاندی ہے فقط اور نہیں چالیسواں حصہ دیوے نصاب ہو تو اور باقی مالک زمین
کو ہے اگر اسکا کوئی مالک نہیں ہے تو جو پایا اسکو ہے مگر نزدیک امام مالک کے سونا اور چاندی کے
ٹکڑے خالص نکلیں جنکو صاف کرنیکی احتیاج نہو تو انمیں سے پانچواں حصہ دیوے نصاب ہو یا نہو
اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے معدن سے جو نکلتے ہیں اگر وہ سخت چیزیں ہیں اور آتش سے نرم
ہوں تو اوسمیں پانچواں حصہ دیوے نصاب ہو یا نہو جیسے سونا اور چاندی اور سیسہ اور تانبا اور پیتل
اور لوہا اور پارا وغیرہ اگر آتش سے نرم نہوتی ہیں یا مانند پانی کے بہتی چیز ہے جیسے تیل وغیرہ تو
اوسمیں کچھ بھی واجب نہیں اور نزدیک امام احمد کے غیر جنس سے زمین کے جو نکلے اوسمیں چالیسواں
حصہ دیوے بشرطیکہ نصاب کیموافق ہو خواہ وہ اشیا سخت رہیں یا نہیں مانند تیل کے خواہ وہ
آتش سے نرم ہوں یا نرم نہوں جیسے گچ اور چونا اور نمک اور سرمہ اور جواہر مانند یاقوت اور فیروزہ
اور زمرد وغیرہ کے اور جاہلیت کے دفینوں میں پانچواں حصہ دینا فرض ہے سب چیزوں میں
نزدیک ائمہ ثلثہ کے خواہ نصاب ہو یا نہو اور نزدیک امام شافعی کے فقط سونے اور چاندی
میں پانچواں حصہ فرض ہے نصاب کیموافق ہو تو اور معدن اور دفینوں میں برس گذرنا شرط
نہیں معاً دینا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

باب الزروع والثمار

شہد میں دسواں حصہ فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور نصاب اوسکا ایک سو ساٹھ رطل عراقی

ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے شہد مین دسوان حصہ دیوی تہوڑا نکلے یا زیادہ اور اسکا کچہ نصاب نہین مگر خراجی زمین مین نکلے تو کچہ واجب نہین کیونکہ عشر اور خراج جمع نہین ہوتے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے شہد مین زکوۃ نہین اور زراعت مین دسوان حصہ دیوی اگر بغیر مشقت کے زراعت ہو جیسا برسات یا جاری پانی سے اگر مشقت سے ہو جیسا ڈول وغیرہ سے تو بیسوان حصہ دیوی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اناج مین جو زکوۃ فرض نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے سو وہ اناج ہی جسکو قوت کر کے کہاتے ہین اور پہلو نمین انگور اور خرما اور نزدیک امام احمد کے پہلو نمین اور زمین سے نکلنے والے چیزونمین جو ناپی اور تولے جاتے ہین اور ذخیرہ کیے جاتے ہین سوا ونمین زکوۃ فرض ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے لکڑی اور بانس اور گہانس کے قسم کے سوا زمین سے نکلنے والی چیزونمین اور میوونمین سوا خراجی زمین کے زکوۃ فرض ہی اور نصاب ان سب چیزونکا پانچ وسق ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی اور مدراس کے حساب سے اکیس بیس پڑی ہوتے ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے ان چیزونمین نصاب نہین پانچ وسق سے کم ہو تو بہی زکوۃ فرض ہی اور ان چیزونمین برس گذرنا شرط نہین ساتھ دینا فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے ۔

باب المصارف

مصارف زکوۃ کے سات ہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور آٹھ نزدیک ائمہ ثلثہ کے تفصیل اونکی یہہ ہی فقیر اور مسکین اور عامل یعنے جسکو حاکم زکوۃ وصول کرنے مقرر کرتا ہی اور رقاب اور قرضدار اور مجاہدین اور مسافر اور فقیر نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اوسکو کہتے ہین کہ جسکے پاس کچہ مال ہی مگر غنی نہین ہی اور مسکین وہ کہ جسکے پاس کچہ بہی نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مسکین وہ ہی جسکے پاس کچہ مال ہی مگر غنی نہین ہی اور فقیر وہ جسکے پاس کچہ بہی نہین اور رقاب سے مراد نزدیک ائمہ ثلثہ کے مکاتب ہین اور نزدیک امام مالک کے مکاتب کو نہ دیوی بلکہ غلام خرید کر کے آزاد کریں اور مولفۃ القلوب یہہ آٹھوان فریق ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے

یعنی وہ لوگ جو ایمان لاے لاکن ایمان اونکا ہنوز ضعیف ہے یا اونکو کچھ دینے سے دوسرے لوگ
ایمان لاتے ہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے اس فریق کا حکم منسوخ ہوگیا مگر سات فریق
مین سے کسی ایک فریق کی جہت سے جسمین وہ داخل ہے دیوے تو جایز ہے اور جایز ہے نزدیک ائمہ
ثلثہ کے زکوۃ اور فطرہ دینا ان سب مصارف کو یا بعض کو یا ایک کو اور نزدیک امام شافعی کے
تمام مصارف کے لوگون کو دینا واجب ہے اور ہر فریق سے تین تین شخص کو دینا ضرور ہے اور ہر فریق
کو تقسیم مین برابر دینا فرض ہے لاکن سب فریق کے مستحقین اوس شہر مین نہ ہون تو دوسرے شہر مین
بھیجنا واجب ہے اگر بعض نہ ہین تو جو موجود ہین انہین پر تقسیم کرنا اور فطرہ تین مسکینونکو
دیوے تو کافی ہے اور حرام ہے زکوۃ دینا بنی ہاشم کو نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز نہین نزدیک ائمہ
ثلثہ کے غلام کو زکوۃ دینا اور جایز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے مگر اپنے اور بنی ہاشم اور غنی کے غلامونکو
دینا جایز نہین اور بنی ہاشم کے آزاد غلامونکو دینا جایز ہے نزدیک امام مالک کے اور جایز نہین
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین نزدیک امام شافعی کے بنی مطلب اور انکے آزاد غلامونکو دینا
اور جایز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین کافر اور اپنی زوجہ کو دینا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز
نہین زوجہ اپنے زوج کو دینا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور جایز ہے نزدیک امام شافعی
کے اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے اور غنی کو زکوۃ دینا جایز نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور
غنی اوسکو کہتے ہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے جو مالک ہو نصاب کا کسی ایک مال سے اور فارغ
ہو حاجت اصلی سے اور نزدیک امام شافعی کے جسکے پاس اتنا مال ہے یا کسب سے اتنا حاصل کرکر
کہ اوسکے حاجتونکو کافی ہو تو وہ غنی ہے اور نزدیک امام احمد کے جسکے پاس پچاس درہم ہین
اور نزدیک امام مالک کے جسکے پاس اتنا مال ہو کہ برس تک اوسکو کافی ہے اگر برس تک کافی
نہو تو غنی نہین اور جایز نہین زکوۃ دینا اپنے ماں باپ دادا دادی نانا نانی کو اصول سے اور بیٹا
بیٹی اور پوتا پوتی کو فروع سے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے مگر جایز ہے خمس رکاز کا
دینا نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور نزدیک امام شافعی کے بھی ان لوگونکو دینا جایز نہین فقیر اور

مسکین کے جہت سے دوسری قسم مین داخل ہون تو دینا جایز ہی اور جائز ہی نزدیک امام مالک
کے دادا دادی اور نانا نانی اور اولاد کو اپنی اولاد کی دینا مگر ماں باپ اور اپنی اولاد کو دینا جائز نہیں

باب صدقۃ الفطر

صدقۂ فطر واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے ہر آزاد مسلمان پر جو مالک ہو نصاب زکوۃ کا کہ زیادہ
ہو حاجت اصلی سے اور نصاب پر سال گذرنا شرط نہین واسطے صدقۂ فطر کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ
کے صدقۂ فطر فرض ہی اوس شخص پر کہ جسکے نزدیک عید کے رات اور دن کی ضروری خرچ سے اپنے اور
اپنے عیال کے فاضل رہی اور صدقۂ فطر واجب ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی عید الفطر کی صبح ہونے
سے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی عید کی شب کو آفتاب غروب ہوتی ہی پس جو ایمان لایا یا پیدا ہوا رات
کو عید کے تو اوسپر صدقہ واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اگر کوئی شخص عید کے رات مین مر جاوی تو اوسپر صدقہ واجب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور واجب
ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مستحب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی صدقہ فطر کا صبح ہوتی ہی جلد دینا نماز کو
جانیکے آگے اگر تاخیر کری تو ساقط نہین ہوگا اوسکے ذمی سے بغیر دینے کے اور فطرہ نزدیک امام ابو حنیفہ
کے آدہا صاع دیوی گیہون سے یا اوسکی آٹے سے یا ستو سے اور ایک صاع خرمی سے یا جو سے اور قیمت
دینا افضل ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سب چیزونمین ایک صاع ہی اور قیمت دینا درست نہین اور
نزدیک امام مالک کے افضل ہی گیہون دینا اور نزدیک امام احمد کے کہجور اور نزدیک امام شافعی
کے جس قسم کا اناج اوس شہر مین کہاتے ہین وہی دیوی اگر مختلف چیزین کہاتی ہین تو اعلیٰ قسم
دینا افضل ہی اور ستو اور آٹا درست نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور جایز ہی
نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور صاع آٹھ رطل عراقی ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور
مد اوس کے حساب سے تین پائری ہوتی ہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی پانچ اور ایک ثلث رطل عراقی
ہی اور مد اوس کے دو پائری ہوتی ہین اور فطرہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے اپنی طرف سے اور اپنی چھوٹے
لڑکے کیطرف سے اور مجنون بالغ لڑکے کیطرف سے دیوی بشرطیکہ وہ دونون غنی نہین اگر غنی ہون

تو انہین کے مال سے دیوے اور اپنے غلام اور کنیز جو واسطے خدمت کے ہین اونکی طرف سے بہی دیوے اور واجب
نہین اپنی عورت اور بڑے لڑکے کیطرف سے جو عاقل ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے جسکا نفقہ اوسپر لازم ہے
اوسکی طرف سے بہی دیوے اگر کسی شخص کو نفقہ دیوے کہ جسکا نفقہ اوسپر لازم نہین تو اوسکا فطرہ دینا
واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے بشرطیکہ رمضان کے تمام مہینے
کا نفقہ دیا ہوا اور واجب نہین فطرہ مکاتب پر اور نہ اوسکے مولے پر نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی
کے اور واجب ہے مولے پر نزدیک امام مالک کے اور مکاتب پر واجب نزدیک امام احمد کے اگر غلام
آدہا حر ہے اور آدہا غلام تو فطرہ نہین اوسپر اور نہ مالک پر اوسکے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور آدہا
مالک پر ہے نزدیک امام مالک کے اور غلام پر کچہہ نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے آدہا
مالک پر ہے اور آدہا غلام پر اگر ایک غلام دو شخص یا زائد کے ملک مین رہے تو کسی پر صدقہ واجب نہین
نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ہر ہر شخص اپنے حصے کیموافق دیوے نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔

کتاب الصیام

اللہ تعالی فرماتا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى
وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ
اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ یعنے مہینا رمضان کا جسمین نازل ہوا قرآن
واسطے ہدایت لوگون کے اور کہلین نشانیان راہ کی اور فیصلہ سے جو کوئی پاوے تم مین سے مہینا
تو وہ روزہ رکہے اور جو کوئی ہو بیمار یا سفر مین پہر افطار کرے تو اوسپر ہے قضا اسکے شمار روزے
رکہنا دوسرے دنون سے اللہ چاہتا ہے تمہاری آسانی اور نہین چاہتا ہے تمپر مشکل یعنے تمکو بیماری
اور سفر مین روزہ رکہنا جو مباح کیا ہے تمہاری آسانی کیلیے ہے اور بیہقی شعب الایمان مین روایت
کرتے ہین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق کہ
جنت آراستہ کیجاتی ہے رمضان کیلیے شروع سال سے سال آئندہ تک اور بہی فرمایا پہر جب پہلا
دان ہوتا ہے رمضان کے مہینے کا تو بہتی ہے ایک ہوا عرش کے نیچے جنت کے پتو نسے حور عین پر پہر کہتی ہین

وہ حورین ای رب ہمارے کر ہمارے لئے تیری سنا گونکو جو رہے کہ ٹھنڈی ہون اونسے ہماری انکھین اور ٹھنڈی
ہون اونکی انکھین ہمارے سے اور بخاری اور مسلم روایت کرتے ہین سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا انہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت مین اٹھہ دروازے ہین اونمین سے ایک دروازہ ہے
کہ اوسکو باب الریّان کہتے ہین داخل ہوگا اوسمین کوئی سواے روزہ دارونکے اور ابن خزیمہ اور ابن حبان
نے اپنی صحیح مین ابو امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ جسمین یہہ بہی مذکور ہے کہ انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو فرشتے مجہکو پہاڑ پہ لے گئے سو وہان یکایک سخت آوازین آرہی تہین
کہا مین نے یہہ کیا آوازین ہین تو کہا اون دونون نے یہہ آوازین دوزخیونکی ہین پہر لیچلے مجہکو سو دیکہا
مین نے یکایک ایک قوم کو جو لٹکائی گئی ہے یا اونکے جبڑے چیرے گئے ہین کنارے منہہ کے اور اوس سے لہو جاری
ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پوچہا مین نے یہہ لوگ کون ہین تو کہا ان دونون نے یہہ وہ
لوگ ہین جو افطار کرتے ہین اگے حلال ہونے کے روزے سے اپنے یعنی وقت افطار کے آگے جو کہا ابن امر
روزہ ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور فرض ہے ہر مسلمان عاقل بالغ پر اور منکر اوسکی فرضیت کا کافر
ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر فرضیت کا قایل ہو کر روزہ نرکہے بغیر عذر شرعی کے تو جبر کرے روزہ رکہنے پر
اگر روزہ رہا تو بہتر نہین تو قتل کرے حدًّا نزدیک امام مالک کے اور قید مین رکہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام شافعی کے اور اوس شخص کا حکم نزدیک امام احمد کے کیا ہے سو سنیدہ عاصی کے نظر مین نہین آیا اور
لڑکے کو سات برس کی عمر مین روزے کا حکم کرے اور دس برس کی عمر مین مارے روزہ نرکہے تو نزدیک ائمہ اربعہ
کے اور نیت روزونکی فرض ہے دلسے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے نیت کرنا رمضان
کے ادا روزونکی اور نفل اور نذر معین کی التسے شرعی آدہے دن تک اور شرعی دن صبح صادق سے
غروب آفتاب تک ہے اور نذر غیر معین اور کفارے کے روزے اور قضا روزے فرض کے ہون یا نفل کے
ہون تو رات سے صبح صادق طلوع ہونیکے آگے نیت کرنا فرض ہے اور نزدیک امام مالک کے تمام روزونکی
نیت صبح صادق طلوع ہونیکے آگے کرنا فرض ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نفل کے سواے
سب روزونکی نیت صبح صادق طلوع ہونیکے آگے کرنا فرض ہے اور نفل کی نیت جایز ہے نزدیک امام

شافعی کے زوال تک اور نزدیک امام احمد کے زوال کے بعد بھی جایز ہی اور نیت ہر روزہ کی ہر روز کرنا فرض ہی نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور کافی ہی نزدیک امام مالک کے رمضان کی تمام مہینے کی نیت کرنا پہلی رات کو اور مستحب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے تعجیل افطار کی بعد متحقق ہونے غروب آفتاب کے اور مستحب ہی تاخیر سحر کی مگر اتنی تاخیر نکرے کہ گمان طلوع فجر کا ہو کیونکہ طلوع فجر سی غروب آفتاب تک وقت روزہ کا ہی اور بعد طلوع فجر کے غروب آفتاب تک کوئی مفسد صوم واقع ہو تو روزہ باطل ہوتا ہی اور تفصیل اسکی مفسدات صوم مین آویگی۔ انشاء اللہ تعالی۔

باب رویۃ الہلال

روزہ رمضان کا فرض ہوتا ہی تیس دن گذرنے شعبان کے یا دیکھنے سی ہلال کے اور تیسویں کو اور ثابت ہوتا ہی ہلال رمضان کا نزدیک امام ابوحنیفہ کے گواہی سی ایک عدل کے مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام بشرطیکہ مطلع صاف نہو اگر مطلع صاف ہو تو جماعت کثیر کی گواہی ضرور ہی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے کافی ہی گواہی ایک عدل کی مطلع صاف رہی یا نرہی مگر مرد آزاد ہو نزدیک امام شافعی کے اور کافی ہی نزدیک امام احمد کے غلام یا عورت ہو تو بھی اور نزدیک امام مالک کے دو مرد آزاد کی گواہی ضرور ہی مطلع صاف رہی یا نرہی اور واسطی ہلال شوال اور عید وغیرہ کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے دو مرد آزاد ضرور ہیں اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت بشرطیکہ مطلع صاف نرہی اگر صاف رہی تو جماعت کثیر ضرور ہی اگر ایک شخص کی گواہی سی ہلال رمضان کا ثابت ہووی اور بعد تیس روز کی چاند نظر آوی مطلع صاف رہکر تو گواہی ایکمرد کی باطل ہوگی چاہیئے پھر ایک روزہ رکھو اگر مطلع صاف نرہی تو روزہ نرکھی اگر دو آدمی کی گواہی سی ثابت ہوا ہی تو روزہ نرکھی خواہ مطلع صاف رہی یا نرہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور روزہ نرکھی نزدیک امام شافعی کے تیس دن کی بعد خواہ ایک آدمی کی گواہی سی ثابت ہوا ہو یا دو کی خواہ مطلع صاف رہی یا نرہی اور نزدیک امام احمد کے دو شخص کی گواہی سی ثابت ہوا ہی تو روزہ نرکھی اگر ایک شخص کی گواہی سی یا ابر کی سبب سے احتیاطاً روزہ رکھی ہین تو پھر ایک روزہ رکھی اور نزدیک امام مالک کے مطلع صاف

نہ ہو کر چاند نظر نہ آوے تو گواہی دو مرد کی اور زیادہ اوس سے باطل ہوگی مگر جماعت کثیر سے ثابت ہووے
کہ جھوٹ بولنا اونکا ممکن نہیں ہے تو گواہی باطل نہوگی اگر مطلع صاف نہیں ہے تو دو مرد کی گواہی
بھی باطل نہوگی اگر ایک شخص چاند رمضان کا دیکھا اور گواہی اوسکی مقبول نہیں ہوئی تو وہ شخص
روزہ رکھنا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر شوال کا چاند ایک شخص دیکھے تو روزہ رکھے نزدیک امام شافعی
کے لیکن اول شہادت نزدیک قاضی کے ادا کرے اگرچہ شہادت ایک شخص کی مقبول نہیں ہے اگر بغیر
شہادت کے افطار کیا تو مستحق تعزیر کا ہوتا ہے اور مستحب ہے وہ شخص افطار مخفی کرنا اور نزدیک ائمہ ثلثہ
کے وہ شخص روزہ رکھے لیکن نیت افطار کی کرنا واجب ہے نزدیک امام مالک کے اور ایک شہر میں چاند
دیکھنے سے تمام اہل دنیا پر روزہ فرض ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فرض نہیں نزدیک امام شافعی
کے ایک شہر میں دیکھنے سے دوسرے شہر کے لوگوں پر جہاں اختلاف مطالع ہوا اور اختلاف مطالع
چوبیس فرسخ سے کم میں نہیں ہوتا اور یہہ مسافت قصر کے سولہ فرسخ کی مسافت سے کچھ کم ہے اگر
حاکم اختلاف مطالع کو اعتبار نہیں کرکے روزہ رکھنے کا حکم کرے تو شافعیہ کو لازم ہے اوسکی موافق
عمل کرنا اور ایسا ہی ایک شہر میں عید کا چاند دیکھکر دوسرے شہر کو گئے اور وہاں چاند نہیں نظر آیا تھا
بسبب اختلاف مطالع کے تو انکی موافق روزہ رکھنا اگر چاند نہیں دیکھے سو شہر کا شخص چاند دیکھے
سو شہر کو جاوے تو اونکے موافق عید کرنا اگر اوسکے حساب سے اٹھائیس روزے ہوں تو بھی عید کرے
مگر بعد عید کے ایک روزہ قضا کرے اگر چاند دن کو نظر آوے تو شب آیندہ کا چاند ہے خواہ زوال
کے آگے نظر آوے یا بعد نزدیک ائمہ اربعہ کے پس تیسوین کو شعبان کے دن کو دیکھے تو امساک کرے اگر
تیسوین کو رمضان کے دیکھے تو افطار نکرے اور یوم الشک کو روزہ رکھنا رمضان کا مکروہ تحریمی ہے اگر
دوسرے واجب کا روزہ رکھے جیسے قضا اور کفارہ اور نذر تو مکروہ تنزیہی ہے اور نفل افضل ہے اگر وہ دن اوسکی
عادت کے روزے کا ہو مثلاً تیسوین شعبان دوشنبہ یا پنجشنبہ ہوا اور اوسکی عادت یہہ دو دن روزہ
رکھنے کی ہو اگر عادت نہیں ہے تو خواص لوگ نفل روزہ رکھنا مستحب ہے اور عوام لوگ زوال تک انتظار
کرکے افطار کریں نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور کیفیت اوس روزے کے روزہ رکھنے کی جو جانتا ہو وہ خواص

سے ہی نہین تو عوام سے اور نزدیک امام مالک کے اوس دن رمضان کا روزہ نہ رکھنا دوسرے روزے رکھنا
جایز ہے اور نزدیک امام شافعی کے رمضان کا روزہ رکھنا جایز نہین اور قضا اور کفارہ اور نذر جایز
ہے اور نفل جایز نہین مگر عادتی روزے کا دن ہو تو جایز ہے اور نزدیک امام احمد کے انتیسوین کو ابر ہے
تو تیسوین کو روزہ رمضان کا رکھنا واجب ہے اگر ابر نہین تو روزہ رکھنا مکروہ ہے مگر عادتی روزہ کا
دن ہو تو مکروہ نہین جیسا کہ پیر اور جمعرات کا روزہ اور یہہ دو دن روزہ رکھنا مستحب ہے نزدیک
ائمہ اربعہ کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے چھہ روزے شوال مین بعد عید کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ
ثلثہ کے روزے رکھنا ایام بیض کے یعنی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو ہر مہینے کے اور نزدیک امام
مالک کے مستحب ہے پہلی اور گیارہوین اور اکیسوین کو اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے روزہ رکھنا
دسوین اور نوین کو محرم کے اور عرفہ کا روزہ حج کرنیوالے کو عرفہ کا روزہ مستحب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے
اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے بشرطیکہ روزہ رکھکر عرفات مین کھڑے رہنے سے ضعف نہو اور
دعاؤن مین خلل نہو اگر ضعف اور خلل ہو تو مستحب نہین اور حرام ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے روزہ رکھنا
عیدین اور ایام تشریق مین مگر جایز ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے روزہ رکھنا ایام تشریق
مین واسطے متمتع اور قران کی ہدی نہین پاوے تو

باب مفسدات الصوم

روزہ باطل ہوتا ہے جماع کرنے سے عمداً اور کفارہ بھی واجب ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جماع کے سوا
اور کسی سبب سے روزہ باطل ہو تو کفارہ نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور عمداً
کھانے پینے سے غذا یا دوا کے بھی کفارہ واجب ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر پتھر وغیرہ کھلو
جو غذا اور دوا نہین ہے تو کفارہ نہین اور نزدیک امام مالک کے ایسی چیزین کھانے سے بھی کفارہ
لازم آتا ہے اگر میت یا جانور سے جماع کرے تو روزہ باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور کفارہ
بھی واجب ہے انزال ہو یا نہو اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے انزال ہو تو روزہ باطل ہے نہین تو
باطل نہین اگر کوئی کھاوے یا پیوے یا جماع کرے گمان سے غروب آفتاب یا صبح صادق طلوع نہو اور

اور بعد معلوم ہوا کہ آفتاب غروب نہین ہوا تھا یا صبح صادق طلوع ہو گئی تھی تو روزہ باطل ہی
نزدیک ائمہ اربعہ کی اور کفارہ بھی واجب ہی نزدیک امام احمد کی جماع مین فقط اور کفارہ نہین
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر کوئی شخص سوتی ہوئی عورت سی جماع کری یا ہوشیار رہی سو وقت جبر کر
جماع کری تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے عورت کا روزہ بھی باطل ہی اور نزدیک امام شافعی کے باطل نہین
اگر عورت اور مرد دونوں کی رضامندی سی وطی ہووی اور روزہ دونوں کو یاد رہی تو نزدیک ائمہ
ثلثہ کے دونون پر قضا اور کفارہ واجب ہی اور نزدیک امام شافعی کے مرد پر قضا اور کفارہ ہی
اور عورت پر قضا ہی کفارہ نہین اگر روزہ بھولکر وطی کری تو روزہ صحیح ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام شافعی کے اور باطل ہی نزدیک امام مالک اور امام احمد کے مگر نزدیک امام مالک کی کفارہ نہین
اور نزدیک امام احمد کے مرد بھولگیا ہو تو کفارہ دیوی عورت بھولگئی ہو تو کفارہ نہین اگر کسی شخص
نے کسیکو جبر اکچہ کھلایا یا پلایا یا وطی کروائی تو روزہ باطل ہوتا ہی مجبور کا نزدیک امام ابو حنیفہ
اور امام مالک کی مگر کفارہ نہین اور نزدیک امام شافعی کی روزہ صحیح ہی اور نزدیک امام احمد کی فقط
جماع سی باطل اور کفارہ بھی واجب ہی اگر کوئی بھولکر کھاوی یا پیوی تو روزہ صحیح ہی نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اور باطل ہی نزدیک امام مالک کی لاکن کفارہ نہین اگر انزال ہووی مباشرت کرنیسی بغیر وطی
کے تو روزہ باطل ہوتا ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کفارہ واجب ہی نزدیک امام مالک کی اور
واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر عورت کو چھووی یا بوسہ لیوی اور منی یا مذی نکلے تو نزدیک
امام مالک اور امام احمد کے روزہ باطل ہوتا ہی اور کفارہ بھی ہی نزدیک امام مالک کی منی نکلنی سو
صورتین فقط اور نزدیک امام احمد کے کفارہ نہین اور نزدیک امام شافعی کے بوسہ سی اور
چھونیسی بغیر حائل کے منی نکلے تو روزہ باطل ہی اور کفارہ نہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے
بھی روزہ باطل ہی منی نکلنی سے بوسہ لینی او چھونیسی اگرچہ حائل رہی بشرطیکہ وہ حائل شہوت
متحرک ہونیکو منع نکری اور کفارہ واجب نہین اگر فکر یا نظر سی منی یا مذی نکلے تو نزدیک امام
مالک کی روزہ باطل ہوتا ہی اور کفارہ نہین مگر دوام فکر اور نظر سی منی نکلے تو کفارہ بھی ہی اور

نزدیک ائمہ ثلثہ کے فکر اور نظر سے منی یا مذی نکلے تو روزہ باطل نہین مگر نزدیک امام احمد کے کہ بار بار
نظر کرنیسے منی نکلے تو روزہ باطل ہوتا ہے اور کفارہ نہین۔ اگر کوئی شخص کہاتا یا پیتا وقت صبح صادق
طلوع ہووے تو سنگا تہو کدینے سے روزہ باطل نہین اگر منہ نہ تہو کے تو باطل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کوئی
وطی کرتے وقت صبح صادق طلوع ہوجاوے تو نزدیک امام احمد کے روزہ باطل ہے اور کفارہ بہی واجب
عورت سے سنگا جدا ہو یا نہو اور نزدیک امام مالک کے اگر سنگا جدا نہووے تو روزہ باطل ہے اگر سنگا جدا
ہو تو روزہ صحیح ہے اگرچہ جدا ہونیکے بعد منی یا مذی نکلے اگر جدا ہونیکے بعد بہی اوسی کا خیال رہے اور مذی
نکلے تو قضا کرے اگر منی نکلے تو کفارہ بہی دیوے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے سنگا جدا ہووے تو روزہ صحیح
ہے اگرچہ منی نکلے بعد جدا ہونیکے اگر توقف کرے تو روزہ باطل ہے اور کفارہ نہین اگرچہ منی نکلے مگر
نفس کو حرکت دیا ہے تو کفارہ بہی دیوے اور نزدیک امام شافعی کے سنگا جدا ہووے تو روزہ صحیح
ہے اگرچہ منی نکلے بعد جدا ہونیکے اگر سنگا جدا نہووے تو قضا اور کفارہ ہے اور کفارہ فقط رمضان کے
ادا روزہ مین ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کفارہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے روزہ کی نیت رات کو کی ہو تو
واجب ہوتا ہے اگر رات کو روزہ رکہنے کا ارادہ نہین تہا اور دنکو نیت کی اور روزہ توڑا تو کفارہ نہین
اور کفارہ یہہ کہ ایک غلام کو آزاد کرے یا دو مہینے کے روزے پے در پے رکہے یا ساٹہہ مسکین کو
کہانا کہلادے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اختیار ہے نزدیک امام مالک کے ان تینو مین سے کوئی ایک ادا
کرے مگر کہانا دینا اولی ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے تینون چیزون مین ترتیب فرض ہے یعنی طاقت غلام
آزاد کرنیکی ہو تو غلام ہی آزاد کرے نہین تو روزے رکہے طاقت ہو تو نہین تو کہانا کہلادے اور کہانا
نزدیک امام ابو حنیفہ کے صدقۂ فطر کے مانند ہے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے ایک مد دیوے
جو مد رسول کی آدہی پڑی ہے اور نزدیک امام احمد کے گیہون دیوے تو آدہا صاع اور دوسرے چیزون مین
ایک مد دیوے اگر رمضان مین دو دن روزہ توڑے جس سے کفارہ لازم آتا ہے تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے
دو کفارے واجب ہوتے ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے پہلا کفارہ نہین دیا ہے تو دوسرا ضرور نہین
اگر پہلا دیچکا ہے تو دوسرا ہی واجب ہے اگر ایکدن مین دو بار جماع کرے تو دوسرا کفارہ واجب نہین

نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہی نزدیک امام احمد کے دوسرا کفارہ بھی پہلا کفارہ دیچکا ہو تو
نہین تو واجب نہین اور روزہ باطل ہوتا ہی قی کرنیسی منہہ بہر کے اپنی خواہش سی نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے عمداً تہوڑی قی کرہی تو بہی باطل ہی اور پچہنی لگانیسی
روزہ باطل نہین ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل ہی نزدیک امام احمد کے پچہنی لگانیوالی اور
پچہنی لگوانیوالی دونون کا روزہ بشرطیکہ خون نکلے اور عمداً ہو بغیر جبر کسی کے اور باطل ہوتا ہی نزدیک امام
مالک اور امام احمد کے سرمہ لگانیسی بشرطیکہ مزا اوسکا حلق مین آوی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام شافعی کے باطل نہین اگر کسیکے حلق مین پانی جاوی کلی کرنیسی یا ناک مین پانی لینے سے
تو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی روزہ باطل ہوتا ہی اور نزدیک امام شافعی کی مشروع
وضو مین پانی جاوی بغیر مبالغہ کے تو باطل نہین اگر مبالغہ کیا کلی یا ناک مین پانی لینے مین یا
مشروع وضو مین چوتہی بار پانی لیا یا وضو واسطے تبرید کے کیا یا بغرض منہہ اور ناک مین پانی
لیا اور پانی باطن مین گیا تو روزہ باطل ہوتا ہی اور نزدیک امام احمد کے باطل نہین اگرچہ مبالغہ
سی پانی جاوی مگر اوسکے اختیار سی جاوی تو باطل ہی اور باطل ہوتا ہی نزدیک امام شافعی کی ذکر کی
سوراخ مین کوئی چیز ڈالنی سی اور باطل نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر قبل مین عورت کی پانی یا تیل
ڈالی تو روزہ باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور ناک اور کان مین دوا ڈالنی اور حقنہ کرنیسی روزہ باطل
ہوتا ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر رمضان کا روزہ کسی کا فوت ہوا اور بغیر عذر دوسری رمضان تک
قضا نہین کی تو واجب ہی ساتھ قضا کی ہر ایک روزہ کی عوض ایک مسکین کو فدیہ دیوی نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور فدیہ واجب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فدیہ واجب ہی نزدیک ائمہ
ثلثہ کی اوس بوڈہی پر جو طاقت روزہ کی نہین رکہتا ہی اور اوس بیمار پر جسکی صحت کی امید نہین ہی
اور نزدیک امام مالک کی ان دونون پر فدیہ مستحب ہی اور فدیہ یہہ ہی کہ ایک شخص کو کہانا دیوی
جیسا کہ کفارہ مین دیتی ہین اور مباح ہی افطار کرنا حاملہ اور مرضعہ یعنی دایہ کو جسوقت کہ خوف
کرین وہ دونون اپنی نفسون پر یا اپنی بچون پر اور لازم ہی اونکو قضا نزدیک ائمہ اربعہ کی اور فدیہ بہی

دیوی ہی روزہ کو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے جبوقتکہ خوف کرین اپنی بچون پر اگر اپنی نفسون پر خوف کرین تو کفارہ نہین اور نزدیک امام مالک کی مرضعہ پر کفارہ ہی حاملہ پر نہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے کسی پر کفارہ نہین اگر دنکو مسافر مقیم ہووی یا بیمار صحیح ہووی یا لڑکا بالغ ہووی حسب حالمین کہ ان سبہون نے روزہ نہین رکہکر افطار کیا تہا یا حائض اور نفسا پاک ہووی یا کافر اسلام لاوی تو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی ان تمام کو امساک کرنا یعنی مفسدات صوم سی باز رہنا واجب ہی اور نزدیک امام شافعی کے مستحب ہی اور نزدیک امام مالک کے نو مسلم کو مستحب ہی دوسرونکو مستحب نہین اگر دن کو رمضان کا چاند ثابت ہووی تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے امساک کرنا اور پہر قضا کرنا واجب ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے نیت کا وقت رہی اور مفسدات صوم سی باز رہا ہی تو روزہ رکہی نہین تو امساک اور قضا واجب ہے۔

۵ مسافر اور بیمار اور حائض اور نفسا کو قضا کرنا فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نو مسلم کو ان دنونکی جو ہی قضا فرض ہی نزدیک امام احمد کے ۱۲ م

باب الاعتکاف

مستحب ہی اعتکاف یعنی مسجد مین بیٹہنا ہر وقت اور عشرہ اخیر مین رمضان کی سنت ہی اگر نذر کری تو واجب ہی اور اعتکاف صحیح نہین ہی بغیر نیت کی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور روزہ شرط ہی واسطی اعتکاف کی نزدیک امام مالک کی اور شرط نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور شرط ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے واسطی اعتکاف نذر اور مسنون کی اور جماع سی اعتکاف باطل ہوتا ہی اور کفارہ نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر اعتکاف نذر کا ہو تو کفارہ بہی ہی نزدیک امام احمد کے مانند کفارہ قسم کے اگر مباشرت کری شہوت سی بغیر وطی کی مانند بوسہ وغیرہ کی تو باطل ہی انزال ہو تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور انزال نہو تو بہی باطل ہی نزدیک امام مالک کی اگر بہولکے وطی کری تو اعتکاف باطل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل نہین نزدیک امام شافعی کے اور جایز ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کہانا پینا مسجد مین اور واسطی حوائج انسانی کی مسجد کی باہر جانا

اللہ تعالی فرماتا ہی وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا یعنی اور اللہ
کا حق ہی لوگون پر حج کرنا بیت اللہ کا جو کوئی استطاعت رکھی اس تک راہ کی۔ امام محمد
غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی احیاء العلوم مین مرقوم ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی
کہ مقرر اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہی اس گھر سے کہ حج کرین اسکا ہر سال چھ لاکھ آدمی پھر اگر کم ہووین
تو کامل کرتا ہی اللہ تعالی اس عدد کو ملایکہ سے اور تحقیق کہ کعبہ حشر کیا جاویگا مانند اوس عروس
کے جسکا زفاف ہوتا ہی اور جسنے اسکا حج کیا ہی اوسکے پردون سے متعلق رہتا ہی اسکی اطراف
پھرتا ہی یہانتک کہ کعبہ جنت مین جاوی پھر اسکے ساتھ وہ لوگ بھی جنت مین جاوینگی اور
شفا مین قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے مذکور ہی کہ ایک قوم وائی آپ کی نزدیک سعدون خولانی
کے منستیر مین جو کہ ایک ہی قیروان مین پھر معلوم کرایا سعدون کو تحقیق کہ کتامہ نے جو قبیلہ ہے
بربر کا قتل کیا ایک شخص کو اور اسکو آگ لگا دی تمام رات پس کچھ اثر نہ کی آگ اوسمین اور باقی
رہا وہ شخص سفید رنگ سو کہا پس کہا سعدون نے شاید کہ وہ تین حج کیا ہوگا کہا ان لوگون نے
ہان سعدون نے کہا حدیث سنی مین نے جس شخص نے کہ ایک حج کیا تو ادا کیا فرض کو اپنے اور جسنے
دوسرا حج کیا تو قرض دیا رب کو اپنے اور جسنے تیسرا حج کیا تو حرام کرتا ہی اللہ تعالی بال کو اسکے
اور جسد کو اسکے آگ پر دنیا اور آخرت مین اور ترمذی روایت کرتی ہین امیر المومنین حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مالک ہوگا توشہ اور سواری
کا جو اسکو بیت اللہ کو پہنچاوی پھر اوسنے حج نہین کیا تو وہ یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر مرا اوسکو
برابر ہی اور بیہقی ایسی سنن مین روایت کرتی ہین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ایک بندی کہ جسم کو مین نے صحت دی اور
اوسکی معاش مین کشایش کی اوسپر پانچ سال گذری وہ میری طرف وفد ہوکر نہین آیا یعنی
بیت اللہ کی زیارت کیلئے نہین آیا تو وہ بندہ البتہ محروم ہی اور حج ایک رکن ہی ارکان اسلام
سے اور فرض ہی ہر مسلمان پر جو آزاد اور عاقل و بالغ اور صحیح ہی اور استطاعت رکھتا ہووے

اور منکر اوسکی فرضیت کا کافر ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے حج فی الفور
کرنا یعنی جس سال قدرت پیدا ہو حج کرنیکی اوسی سال کرنا اگر تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا اور نزدیک
امام شافعی کے فی الفور فرض نہین مگر موت کا یا مال تلف ہونیکا اندیشہ ہو یا بیماری یا زائد عمر
ہونیکے سبب سے آیندہ جانیمین مشقت زائد ہونیکا اندیشہ ہو تو فی الفور کرنا فرض ہی اگر تاخیر
کریگا تو گنہگار ہوگا اور حج کا احرام باندہنا اور کہڑا رہنا عرفات مین اور طواف زیارت سب حج
کے فرایض سے ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی واجب ہی نزدیک امام
ابوحنیفہ کے اور فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فرض ہی نزدیک امام شافعی کے حلق یا تقصیر یعنے
بال مونڈنا یا کترنا اور واجب نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور طواف وداع واجب ہی نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اور سنت نزدیک امام مالک کی اور مزدلفہ مین توقف کرنا واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے
اور رمی واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی طواف قدوم اور بوسہ
دینا حجر اسود کو اور احرام میقات سے باندہنا واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور میقات مدینہ
والونکا ذوالحلیفہ ہے اور عراق اور خراسان والونکا ذات عرق اور شام اور مغرب اور مصر والونکا
جحفہ اور نجد والونکا قرن اور یمن اور ہند والونکا یلملم اور احرام کیواسطے غسل کرنا اور ایک دوگانہ
نفل پڑہنا مستحب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور تلبیہ کہنا واجب ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور سنت
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور تلبیہ یہ کہے لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اور حرام ہی محرم کو خوشبو کی لگانا اور شکار کرنا
اور ناخن اور بال نکالنا اور عورت منہہ ڈہانپنا اور مرد سر ڈہانپنا اور وہ لباس پہننا جو بدن کی یا
کسی عضو کے انداز کے برابر بناتی ہین جیسی جبہ اور پاجامہ اور قبا وغیرہ نزدیک ائمہ اربعہ کے
اور مرد منہہ ڈہانپنا حرام ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی اور جائز ہی نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اور عورت دستانی نہین پہنا مستحب ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور پہننا حرام ہی
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور حرام ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے جماع کرنا اور اوس سے حج فاسد ہوتا ہی

گر فاسد ہونیکے بعد ہی اوسی کو تمام کرنا اور قضا کرنا واجب ہی اور عمرہ سنت موکدہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور فرض نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور عمرہ مین احرام اور طواف فرض ہین نزدیک ائمہ اربعہ کی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فرض ہی نزدیک امام شافعی کی حلق یا تقصیر اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے واجب ہی

باب الاضحیۃ

قربانی واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اوس مقیم پر جسپر فطرہ واجب ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سنت ہی اوس شخص پر جو قادر ہی قربانی پر اور اول وقت قربانی کا نزدیک امام ابو حنیفہ کے بعد نماز پڑہنے امام کے ہی اون شہرونمین جہان عید کی نماز ہوتی ہی اور جہان عید کی نماز نہین ہوتی ہی وہان طلوع فجر سے عید کے جایز ہی اور نزدیک امام مالک کی بعد نماز اور خطبہ اور ذبح کرنے امام کے اور جہان نماز نہین ہوتی ہی اور امام ذبح نہین کرتا ہی وہان بعد اتنی وقت کی کہ جسمین امام نماز پڑہکر ذبح کر سکتا ہی اور نزدیک امام شافعی کی بعد اتنی وقت کی جسمین عید کی نماز اور دو خطبے پڑہ سکتے ہین خواہ اوس شہر مین عید کی نماز ہو یا نہو اور نزدیک امام احمد کے عید کی نماز کے بعد جہان عید کی نماز پڑہتے ہین اور عید کی نماز نہین پڑہتے سو جاہی مین بعد اوتنی وقت کی جسمین نماز پڑہ سکتی ہین آخر انتہای وقت نزدیک امام شافعی کے تیرہوین کے مغرب تک ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے بارہوین کی مغرب تک اور اونٹ اور گائی سی سات آدمی کی قربانی ہوتی ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایکہی آدمی کی نزدیک امام مالک کے اور بکری سے ایک آدمی کی قربانی ہوتی ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر نزدیک امام احمد کی ایک بکرا اپنی اہل و عیال کیطرف سی کافی ہی اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کی اونٹ پانچسال سے کم اور گائی دو سال سی کم اور نزدیک امام مالک کے ضرور ہی اونٹ پر چہٹا سال شروع ہونا اور گائی پر چہوتہا سال اور بکرا مینڈہے کے قسم سی ہو تو چہہ مہینی کا اگر چہیلی کے قسم سے

ہو تو ایکسال کا رہنا ضرور ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور دونون قسم مین نزدیک امام مالک کے کامل ایک سال کا رہنا ضرور ہی اور نزدیک امام شافعی کے مینڈہی ہو تو ایک سال چھیلی ہو تو دو سال کامل ہونا ضرور ہی اور ذبح کیوقت بسم اللہ بولکر چار رگین کاٹین یعنی حلقوم اور مری اور دو دجین اگر تین کٹین تو بھی کافی ہی لیکن حلقوم اور مری ضرور کٹی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور چارو کٹنا ضرور ہی نزدیک امام مالک کے اور کافی ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے حلقوم اور مری تین تو اور حلقوم اوس کو کہتی ہین جو رستہ دم آنے جانیکا ہی اور مری حلقوم کے نیچے ہی کہانا پانی جانیکا رستہ اور دو دجین دو رگین ہین گردن کے دونون جانب مین جنکو شاہ رگ کہتی ہین اگر بسم اللہ عمداً نہ بولکر ذبح کری تو ذبیحہ حلال نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور حلال ہی نزدیک امام شافعی کے اگر سہواً ترک کری تو حلال ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جانور قربانکا بیمار نرہی اور عیوب سے سالم رہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر حاملہ جانور کو ذبح کری اور ذبح کے سبب سے پیٹ کا اندر بچہ مرجاوے تو بچہ بہی حلال ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور حرام ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے۔

الخاتمۃ فی زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بزار اور دارقطنی اور بیہقی نے اپنی اسناد سی روایت کی ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری قبر کی زیارت کری تو واجب ہوی واسطی اسکے شفاعت میری اور دارقطنی اور طبرانی اور بیہقی روایت کرتے ہین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کرکے میری قبر کی زیارت کریگا بعد وفات میری تو گویا اوسنی زندگی مین میری زیارت کی اور ابن النجار نی روایت کی ہی انس رضی اللہ عنہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا جو کوئی میری امت سی مالدار ہوا اور میری زیارت نکری تو اوس تقصیر کا عذر ہرگز نہین سنا جاویگا اور دارقطنی اور ابن عدی روایت کرتی ہین ابن عمر رضی اللہ عنہما سی کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہین کی تو تحقیق کہ اسنی مجہپر ظلم کیا اور مستحسن ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے زیارت کیوقت ہاتھہ باندہنا

جیسا کہ نماز مین باندھتی ہین اور اوسوقت آنکھین نیچی کر کے ہیبت و اجلال کے مقام مین دنیا
کے علایق سے دلکو فارغ کرے اور جنکے حضور مین کھڑا ہے اونکی جلالت اور منزلت کو اپنے دلمین
مستحضر رکھے اور یقین جانے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی قبر مکرم مین زندہ ہین
اور زائرونکو دیکھتے ہین اور اونکے کلام کو سنتے ہین اور جانتے ہین اختلاف اونکی دلونکا اور
درجونکا اور اعمال اور احوال کا اور ہر ایک کو اوسکی حال کے موافق مدد کرتے ہین اور سلام آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ساتھہ کمال ادب کی متوسط آواز سے کہے اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سلام
کا جواب دیتے ہین مگر جسکا جو صلہ سننے کا نہین ہے اوسکی سماعت مین نہین آتا اور حضرت پر سلام کرنے
کے بعد سیدھی جانب ایک ہاتھہ کی مقدار ہٹکر سلام کہے اور خلیفہ رسول اللہ امیر المومنین حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کے کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کاندھے کے
پاس ہے پشت کی طرف۔ پھر ایک ہاتھہ کے مقدار سیدھی طرف ہٹکر سلام کہے اور امیر المومنین عمر
فاروق رضی اللہ عنہ کے کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ کا سر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پشت کی طرف کاندھے کے
پاس ہے اور روضہ مبارک مین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پھر ایک مزار کی جاے باقی ہے حدیث
سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ جاے حضرت عیسی علیہ السلام کیلئے ہے اور شیخین کے سلام سے فارغ ہونیکے بعد
پھر پہلے موقف کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مواجہہ مین آوے اور اپنے واسطے حضرت سے توسل
کرے اور اللہ تعالی کے پاس اپنے لئے شفاعت اسکے طلب کرے اور منقول ہے عتبی سے کہ مین نبی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مزار شریف کے نزدیک بیٹھا تھا سو ایک اعرابی آیا اور بولا السلام علیک
یا رسول اللہ سمعت اللّٰہ یقول وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ
وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا وَقَدْ جِئْتُكَ مُسْتَغْفِرًا مِنْ ذَنْبِیْ مُسْتَشْفِعًا
بِكَ اِلٰی رَبِّیْ یعنی السلام علیک یا رسول اللہ مین نے سنا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اور اگر وہ لوگ
جسوقت کہ ظلم کیا تھا انہون نے جانون پر اپنے آتے تمہارے پاس پھر بخشش مانگتے اللہ تعالی سے اور بخشش
مانگتے واسطے اونکے رسول تو البتہ پاتے اللہ کو توبہ بہت قبول کرنیوالا مہربان اور تحقیق کہ مین آیا ہون نزدیک آپکے

میرے گناہونکو بخشوانے اور سفارش چاہتا ہون مین آپکی نزدیک میرے رب کے - اوسکی بعد یہہ کہنے لگا
یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُہٗ فَطَابَ مِنْ طِیْبِہِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ - ای بہتر اونمین کے جو دفن کیے گیے
ہین زمین مین انکی استخوان جنکی پاکیزگی سے زمین اور ٹیلی پاکیزہ ہوے ہین - نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ
فِیْہِ الْعَفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ - یعنی میری جان فدا ہے قبر پر جسمین کہ آپ رہتے ہین اس مین
ہی پارسائی اور اسمین ہے بخشش اور کرم - اور عتبی کہتے ہین کہ اعرابی یہہ کہکر چلا گیا اور مین وہان
سو گیا سو خواب مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا فرماتے ہین کہ اس شخص سے ملکر خوشخبری دیکہ
اللہ تعالی نے تیری مغفرت کی - اور حکایت اعرابی کی بہت مشہور ہے اور علما مذاہب اربعہ کی اپنے
مناسک کی کتابونمین اسکو ذکر کرتے ہین اور یہہ کہنے کو مستحسن جانتے ہین اور سلف سے منقول ہے جو
شخص کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر شریف کی نزدیک یہہ آیت پڑہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ
یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا بعد اسکے ستر بار کہے
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ تو فرشتہ آسمان سے ندا کرتا ہے صلی اللہ علیک ای فلان آجکے دن تیری
کوئی حاجت ساقط نہوگی یعنی تیرے سب مرادین برآئینگی اور علما کہتے ہین یا محمد کہنے سے یا رسول اللہ
کہنا یا یا نبی اللہ کہنا اولی ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ خصایصون سے یہہ بہی ہے کہ
آپکا نام لیکر ندا کرنا اور بقیع کے قبرونکی زیارت مستحب ہے اور وہان چند قبے ہین ایک قبہ اہلبیت
کا اوسمین حضرت عباس اور حضرت امام حسن اور حضرت امام زین العابدین اور حضرت امام محمد
باقر اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم کے مزار ہین اور حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام
کا مزار امام حسن علیہ السلام کے بازو ہے بعض کہتے ہین کہ آپکا مدفن آپہی کے مکا نمین ہے جو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک کی بازو سے ہے اور زبیر بن بکار سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن
مجتبی رضی اللہ عنہ نے جسد شریف کو حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے بقیع مین لاکر دفن کیا
اور محمد بن سعد نے ذکر کیا ہے کہ یزید شقی نے سر مبارک کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے مدینے کے
عامل عمرو بن سعید بن العاص کی نزدیک روانہ کیا تو انہون نے کفن مین لپیٹکر بقیع مین آپکی والدہ کے

قبر کے نزدیک دفن کیا اور قبہ حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قبہ بنات النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا اور قبہ امہات المومنین کا اور قبہ حضرت عقیل بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کا اور قبہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
کا اور قبہ نافع رحمۃ اللہ علیہ کا اور قبہ امیر المومنین حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کا اور قبہ حضرت فاطمہ
بنت اسد رضی اللہ عنہا کا جو والدہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی ہین اور قبہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا
کا جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہوپہی ہین اور قبہ حضرت اسمٰعیل بن حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ
عنہما کا اور قبہ مالک بن سنان الخدری رضی اللہ عنہ کا اور قبہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا جو والد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور قبہ نفس زکیہ یعنی سید المہدی محمد بن عبداللہ بن حسن مثنی بن الحسن بن علی ابن ابیطالب
رضی اللہ عنہم کا اور شہدای احد کی زیارت مستحب ہے ابتدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت سے کرے اور
حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ اور آپکے سجادے حضرت سلطان سید محمد قدس سرہما کی مزار بہی
بقیع مین ہین اور کعب الاحبار سے روایت ہے کہ توریت مین آیا ہے کہ مقبرے پر بقیع کے ملایک موکل ہین جسوقت
مقبرہ بہر جاتا ہے تو اطراف کو اوسکے پکڑتے ہین اور بہشت مین جہانک دیتے ہین اور حدیث شریف مین ہے کہ روشنی بقیع
کے مقبرے کی آسمان مین ایسی ہے کہ جیسی آفتاب و ماہتاب کی روشنی ہے زمین مین اور ابن شیبہ اور امام احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا جو شخص مدینے مین مرنیکی سکت رکہتا ہے تو وہان مرے کیونکہ وہان جو مریگا اوسکے لیے مین شفاعت
کرونگا اور صحیحین کی روایت مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین شق ہوگی اول مین اوٹہونگا اوسکے
بعد ابوبکر اوسکے بعد عمر پہر مین اور ابوبکر او عمر ملکر بقیع کو آوینگے وہان کے لوگ جی اوٹہینگے اوسکے بعد مکہ والونکا
مین انتظار کرونگا سو حرمین کے لوگونکے درمیان مین حشر ہوگا۔ بندہ عاصی کہتا ہے ہمارے مسلمان بہائیو مین جنکو
یہہ سعادت عظمی حاصل کرنیکی آرزو ہے چاہیے کہ بقیع مین دفن ہونیکی دعا ہمیشہ کرتے رہین اور بقیع مین دفن ہونیکی ایک عمدہ
دعا کسی بزرگ سے منقول ہے اوسکا وظیفہ رکہین تاکہ منزل مقصود کو پہنچین اور وہ دعا یہہ ہے اِلٰہِی نَجِّنِی مِن کُلِّ
ضِیقٍ ۔ بِجَاہِ الْمُصْطَفٰے مَوْلَی الْجَمِیْعِ ۔ وَھَبْ لِی فِی مَدِیْنَتِہٖ قَرَارًا ۔ بِاِیْمَانٍ وَدَفْنٍ فِی
الْبَقِیْعِ ۔ یعنی الٰہی نجات دے مجہکو ہر تنگی سے طفیل سے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبے کے جو صاحب

ہین تمام کر اور دی مجھکو مدینے مین آپکے قرار ساتھہ ایمان کے اور دفن کے بقیع مین اور دعا کی اول و
آخر درود شریف ضرور پڑہین کیونکہ احادیث سے ثابت ہے کہ قبول نہین ہوتی ہے وہ دعا جسکے ساتھ درود شریف
نہین ہے اور درود کے افضل صیغون سے یہہ بھی ایک صیغہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً
صَلٰوةً مَقْبُوْلَةً لَدَيْكَ مَعْرُوْضَةً عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اور فائدے اور نتیجے درود شریف
کے حد حصر اور بیان سے زیادہ ہین اور ضبط اسکا زبان قلم سے دشوار ہے۔ اور کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ
علیہ نے جب مانگے تو اللہ تعالی سے کوئی حاجت تو شروع کر اسکو ساتھہ درود کے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پھر دعا کر جو کچھ چاہے تو پھر تمام کر دعا کو ساتھہ درود کے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیونکہ
تحقیق اللہ سبحانہ ساتھہ اپنے کرم کے قبول فرماتا ہے دونون درودون کو اور وہ بزرگتر ہے اس سے کہ چھوڑ دے
اس چیز کو جو درمیان اون دونون کے ہے بطفیل درود کی دعا بھی قبول ہوتی ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَهُوَ لَهَا اَهْلٌ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا وَلِاٰبَائِنَا وَلِاُمَّهَاتِنَا وَلِمَنْ اَحْسَنَ اِلَيْنَا وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

تمت

قطعہ تاریخ از فکر صائب صاحب جودت جامع لیاقت مولوی شمس الدین احمد صاحب قاضی عادل بند

چو شد بار دوم این فقہ مطبوع — طفیل چار یار و آل اطہار
بآخر گفت سالش ہاتف غیب — زیک عین بست جاری چار انہار

کتبہ شیخ محمد عبد الرحمن مینا پوری

یا رسول الله حبیب خالق یکتا تویی
در شب معراج بودی جبرئیل اندر رکاب
شمس تبریزی چه داند نعت پیغمبر تمام
عجز تو ملجا و ماوا هست دستگیر و سر
یا نبی بهر علی و فاطمه حسن حسین
مغفرت میدارم یا شفیع المذنبین
گر کسی بسند من کس تو وسیله روز حشر
جان فدای تو یا رسول الله
گر بیابم بجای سر کشم
کاش هر موی من زبان بودی
روشنی بخش هر دو کون و مکان
ارحم الراحمین نمی بخشد
همه شب چون چراغ میسوزم
لی حبیب عربی مدنی قرشی
ذره وارم بهوای او رقص کنان
صفت باده عشقش ز من مست مپرس
جامی ارباب فنا جرعه عشقش نزنند
ثنای محمد بود حمد خالق
شد انوار وجه الله اول نمایان
نشد از او بسر عرفان دو عالم
بدوش محمد ردای نبوت
سزاوار جود و عطای حق آمد
دوای مرضهای جرم خود ایدل
بر ایجاد من کن ز رحمت نگاهی
آئینه سکندر آب حیات خضر
در پیش کمو مدرس درس معارفت
یه ذره دلی فتد لی کشید بهر
بنیاد کار خانه لولاک دوخته
کحل الجواهر ملک و توتیای روح
روح الامین که آئینه قربشان اوست

برگزیده ذوالجلال پاک بی‌همتا تویی
پا نهاده بر سر گنبد خضرا تویی
مصطفی و مجتبی و سید اعلی تویی
رحم کن یا سیدی حال تباه آورده ام
بخشش امار الطف کن روی سیاه آورده ام
آیت لا تقنطوا بر خود گواه آورده ام
از خوشی گویم محمد پادشاه آورده ام
دل گدای تو یا رسول الله
خاک پای تو یا رسول الله
در ثنای تو یا رسول الله
عکس روی تو یا رسول الله
بی رضای تو یا رسول الله
بر لقای تو یا رسول الله
گر بود درد و غمش باید شادی و خوشی
تا شده شهره آفاق بخورشیدوشی
ذوق این می نشناسی بخدا تا نچشی
سر مبادت گر ازین راه قدم باز کشی
بود حمد خالق ثنای محمد
در آئینه حق نمای محمد
به چشم ادب خاک پای محمد
بدوش نبوت ردای محمد
سزاوار جود و عطای محمد
طلب کن ز دار الشفای محمد
نگاهی که بینم لقای محمد
نو جبین و تکلم شکر خای مصطفی
لب تشنه پیش منطق گویای مصطفی
ایوان بارگاه معلای مصطفی
پیراهن عبید بیالای مصطفی
دانی که چیست خاک کف پای مصطفی
قاصر ز درک پایه ادنای مصطفی

نازنین حضرت حق صدر بدر کائنات
یا رسول الله تو دانی امتان عاجز اند
یا رسول الله بدرگاهت پناه آورده ام
دست بسته عرض سازم رحمة للعالمین
بار ده در خدمت خاص ای محمد رسل
چاره چیز آورده ام شاها که در گنج تو نیست
از جمال خود مشرف کن که تا یابم شرف
فارغ از مبتلای گو غمین بیکست
از همه خلق گشته بیگانه
بینم و بشنوم بهر جای
شافعی جز تو نیست در محشر
بخدا از تو ره می طلبم
سر نهاده است بر در تو سعدی
فهم راز تو چه کنم او عربی من عجمی
گر چه صد مرحله دورست ز پیشت نظرم
مصلحت نیست مرا سیر تماشای انبیات
ربوبیت خود خدای محمد
اگر جای او عرش گویم نشاید
ز مهر نبوت سند شد که غیری
حبیب خدا از انبیا هم کسی را
درخشنده لعلی که خورشید باشد
زر افشان کند پنجه سائلان را
گدای محمد شهنشاه عالم
ای صبح صادقان رخ زیبای مصطفی
معراج انبیا و شب قدر اصفیا
عیسی که دیر دایره علوی مقام اوست
از جام مروح پرور پر از اغ کشت مست
شمس و قمر که لولو دریای اخضر اند
قفس شکسته بر جهان لاجورد
خواجه گلی در گاه شو که جبرئیل

نور چشم انبیا چشم و چراغ ما تویی
چاره ساز عاجزان در دین و دنیا تویی
همچو کاهی عاجزم کوه گناه آورده ام
بیکسم خود را ز عصیان عذر خواه آورده ام
روی صدیق و عمر عثمان و شاه آورده ام
نیستی و عاجزی عذر گناه آورده ام
این کمال آرزو در بارگاه آورده ام
مبتلای تو یا رسول الله
آشنای تو یا رسول الله
خوش ثنای تو یا رسول الله
ماورای تو یا رسول الله
بخدای تو یا رسول الله
در هوای تو یا رسول الله
لاف مهرش چه زنم او قرشی من حبشی
وجهه فی نظری کل غداة و عشی
ضاعف الله به کل زمان عطشی
نمود است ظاهر برای محمد
که برتر ز عرش است جای محمد
بدین رتبه نبود ورای محمد
نخوانده خدا خود سوای محمد
بود بخیه از قبای محمد
کف دست حاجت سوی محمد
شهنشاه عالم گدای محمد
دهی سر ز بستان قد رعنای مصطفی
گیسوی روز پوش قمر سای مصطفی
شد پرده دار ذروه علیای مصطفی
آهوی چشم دلکش شهلای مصطفی
از روی مهر آمده بالای مصطفی
وقت صلای معجزه ایمای مصطفی
شد با کمال رتبه مولای مصطفی ام